

صحیح

مشرف

مشرف بہ عربی و فارسی

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراوان ایمانی فوز و خیر

تعداد: علامہ محمد تقی عثمانی

ناشر: محمد ابراہیم صاحب

۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مشرف

جلد

چہارم



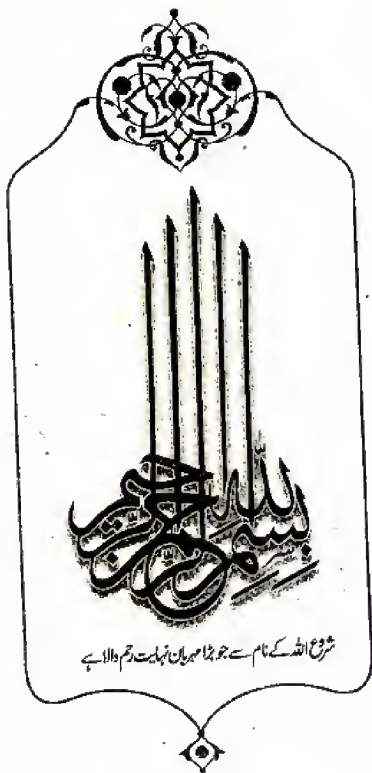
امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النعمان

نعمانی مکتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حرفے ناشر

﴿الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين﴾

محترم قارئین!

حدیث رسولؐ اور اس کے علوم کے ساتھ اشتغال اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور نعمتوں میں سے ہے۔ یہ مشغوریت اللہ تعالیٰ محض اپنے اُن بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ جن پر اس کی خاص رحمت اور نظر کرم ہوتی ہے۔

الحمد للہ یہ اعزاز والہ گرامی (بشیر احمد نعمانی) کو نعمانی کتب خانہ کے قیام کے فوراً بعد ہی حاصل ہوا کہ علوم حدیث رسولؐ میں صحاح ستہ کی کتب کے تراجم اور ان کی اردو زبان میں شروحات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کرنے کی پاکستان میں ابتداء ہمارے ادارے نے کی اور عوام الناس اردو پڑھ لکھ لوگ اور علوم جدیدہ کے حامل علماء و طلباء ہر ایک کو حدیث اور علوم حدیث کی تفہیمی و دور کرنے کا موقع ملا۔

ان تراجم میں علامہ وحید الزماں کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور فرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں آج تک ہونے والے دیگر تراجم میں انہی سے بکثرت استفادہ کیا جا رہا ہے۔

”نعمانی کتب خانہ“ کے شائع کردہ ان تراجم احادیث کی اشاعت کے لیے اُس دور کے تقاضوں کے مطابق دور علاقوں سے کتبہ مشرق خطاط حضرات کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تراجم صحاح ستہ میں ہمارے ادارہ کے شائع شدہ نسخے کم و بیش گزشتہ پچاس برس سے تاحال بیشر و بینی و علمی لا بیریوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

علمی تحقیقی میدان میں کمپیوٹر کی آمد سے جو انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی روشنی میں ہم (مسلم شریف مع محضر شرع النووی) موجودہ ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ ایڈیشن کو درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جس سے امید کی جاسکتی ہے کہ ”مسلم شریف“ کا موجودہ ایڈیشن مارکیٹ میں موجود دیگر اردو نسخوں میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

تمام احادیث کو نئے سرے سے جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راوی حدیث کے بعد متن حدیث کا مرکزی حصہ الگ فونٹ (سائزل) میں لکھا گیا ہے تاکہ حدیث میں فرمان رسولؐ کا حصہ نمایاں ہو جائے۔

تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں جو عالمی معیار کے مطابق نمبر رائج ہیں انہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھیں ان کو عربی کے سابقہ اصل نسخہ سے نقل کروا کر ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث موجود ہیں۔

عربی اعراب کی درنگی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پراسنے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔

بحیثیت ناشر کسی دینی کتاب کی اصل اشاعتی خوبصورتی کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قاری کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر سمجھ لے اور اس پر عمل کرے یہ تمام تبدیلیاں اور کاوشیں اسی سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔

اس عظیم الشان کتاب کی کیپوزنگ، پروف ریڈنگ، ڈیزائننگ اور نظر ثانی میں ہمیں اپنے نہایت قابل احترام دوست جناب ابو بکر قدوسی صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے ہم دلی کی گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس مساعی حسنہ میں شرکت کرنے والے ہم تمام کارکنان کو دین اور آخرت کی کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں ہم اللہ کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے سر بسجود دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اور ہمارے والدین کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محمد ضیاء الحق نعمانی محمد عثمان ظفر
نعمانی کتب خانہ (لاہور۔ گوجرانوالہ)



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد چہارم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱	رسول اللہ ﷺ کے ہر کا بیان		کتاب النکاح
۴۱	نوا کے لفظ کی تحقیق	۱۳	نکاح کے مسائل
۴۱	ولیمہ کا بیان	۱۳	نکاح کا مستحب ہو یا اس کے لئے جس کو طاعت ہو
۴۲	اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت		جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی
۴۸	نکاح نذیب اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان	۱۶	بیوی سے محبت کرے۔
۵۳	دعوت قبول کرنے کا بیان		باب صحت کے محال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر محال ہونے کا
۵۶	طلاق ثلاثا کا بیان	۱۷	پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان
۵۸	نہار کے وقت کی دعا		بہنہ کی اور پھر بھی اور خالہ اور بھانجی کا منع کرنا نکاح میں حرام
۵۹	آگے اور پیچھے سے نسل میں بیج کرنے کا بیان	۲۶	ہے
۵۹	باب اس بیان میں کہ عورت کو وہ انہیں کہہ کر جو نہار سے روکے	۲۸	محرم کا نکاح حرام ہے اور بیضا و بیکر وہ ہے
۶۰	عورت کا بچہ کھولنا حرام ہے		ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو تب تک پیغام
۶۱	عزل کا بیان	۳۰	دینا رواہ نہیں
۶۳	جو عورت قیدی حامل ہو اس سے محبت حرام ہونے کا بیان	۳۲	نکاح شہاد کا بطلان
۶۵	غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں	۳۳	نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان
	کتاب الرضاع		یہ کہ نکاح میں اجازت دینا نہ ان سے ہے اور پا کرہ کا سکوت
۶۷	دودھ پلانے کے مسائل	۳۳	سے
۶۷	رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر	۳۵	باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح کر دے
۷۰	رضاعت کی بیہوشی کی حرمت کا بیان	۳۷	عقد کا اور ذوق کا شوال میں مستحب ہونا
۷۱	بیوی کی بیہوشی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان		جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس
۷۳	ایک اور دودھ پنے جو سنے کا بیان	۳۷	کانت اور تھیلیاں دیکھنے لے
۷۴	پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان		مہر کا بیان اور تعلیم القرآن اور مہر مہصرانے میں لوہے کا چھلا
۷۵	بڑی عمر کی رضاعت کا بیان	۳۸	وغیرہ کے
۷۷	رضاعت کے محکوم سے ثابت ہونے کا بیان	۴۰	تعلیم القرآن پر اجرت لینی درست ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۶	وضع محل سے عدت کا تمام ہونا	۷۸	نکاح کا بیان
۱۲۸	سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے		بعد از تہرام کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بحر و قنڈ ہونے کے نکاحِ نوحہ جانے
	کتاب اللعان	۷۸	کا بیان
۱۲۳	لعان کا بیان	۷۹	لوگ عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شہادت سے بچنے کا بیان
	کتاب العتق	۷۹	اودھاری کے استبراء کا بیان
۱۳۳	ہمدرد آزاد کرنے کا بیان	۸۱	تائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاقِ ولد میں
۱۳۴	ولاہی کو طے کی چیز آزاد کرنے	۸۲	یا کرہ اور شہید کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ظہر سے کا بیان
۱۳۹	ولاہی کا بیچنا یا پر کرنا درست نہیں	۸۳	زیویں کی باری کا بیان
۱۵۰	غلام اپنے آزاد کرنے والے کو سوا اور کسی کو مومی نہیں بنا سکتا		اسماء اور ابی سلمہ رضی اللہ عنہما اپنی باری سکون کو بہرے
۱۵۱	برودہ آزاد کرنے کی فضیلت	۸۵	کرنے کا بیان
۱۵۲	باب کو آزاد کرانے کی فضیلت	۸۶	وہ عورت سے نکاح کرنے کا بیان
	کتاب البیوع	۸۷	یا کرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان
۱۵۳	خرید و فروخت کے مسائل	۹۰	عمودوں کے ساتھ خوش طبعی کرنے کا بیان
۱۵۴	تنگری کی بیچ اور دھوکے کی بیچ باطل ہے		اگر حواشیات نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے
۱۵۴	جبل الجبلہ کی بیچ کی ممانعت	۹۱	خیانت نہ کرتی
	اپنے بھائی کے زرع پر زرع نہ کرے نہ اس کی بیچ پر بیچے اور دھوکہ	۹۱	دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے
۱۵۵	دینار اور تھن میں دودھ بھر کر مکنا حرام ہے	۹۱	عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان
۱۵۶	آگے بڑھ کر تاجروں سے طے کی ممانعت		کتاب الحلاق
۱۵۷	شوہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے	۹۳	حلاق کے مسائل
۱۵۸	مصرافہ کی بیچ کا بیان	۹۹	قروہ کے مسئلوں کی تحقیق
۱۶۰	قبضہ سے پہلے خریدار کو دھوکے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے	۹۹	تین حلاقوں کا بیان
	سکھور کے دھوکے کو جس کا وزن معلوم نہ ہو سکھور کے بدلے بیچنا		کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ
۱۶۳	درست نہیں ہے	۱۰۰	پر حرام ہے اور نیتِ حلاق کی تہی
	بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں	۱۰۳	تخمیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو
۱۶۳	جہاں بیچ ہوتی ہے	۱۱۷	ایلا کا بیان
۱۶۵	تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان	۱۱۸	مطلقہ یا تہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان
۱۶۶	جو شخص بیچ میں دھوکہ کھائے		معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلتا ضرورت
	میدہ جب تک اس کی ملاحیت کا یقین نہ ہو درست پر بیچنا	۱۲۶	کے واسطے روا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۶	دست نہیں جب تک کانے کی شرط نہ ہوئی ہو	۱۶۶	کہ کئے کا پانا حرام ہے مگر شکر یا بھٹی یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا بے سی اور کسی کام کے واسطے
۱۶۸	ترجہ کو خشک بھور کے بدلے پینا حرام ہے مگر یہ میں درست ہے	۱۶۸	پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے
۱۷۲	جو شخص بھور کا درخت پینے اور اس پر بھور لگی ہو	۲۰۲	شراب پینا حرام ہے
۱۷۳	حائل اور مزیدہ اور قارہ کی ممانعت اور بھل کی بیخ قیل صلاحیت	۲۰۳	شراب اور برادر اور سور اور بھول کی بیخ حرام ہے
۱۷۵	کے رعا وند کا بیخ ہونا	۲۰۵	سور کا بیان
۱۸۰	زمین کو گراہ پر دینے کا بیان	۲۰۷	بیخ صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیخ
۱۸۲	اناج کے بدلے زمین گراہ پر دینے کا بیان	۲۰۸	چاندی کی بیخ سونے کے بدلے بطور قرض متوج ہونے کا بیان
۱۸۳	مزارعت اور مزارہ کے بیان میں	۲۱۱	سونے اور نگینوں والے ہار کی بیخ
۱۸۳	زمین حیرہ کرنے کا بیان	۲۱۲	برابر برابر اناج کی بیخ
	کتاب المساکت والمزارعة	۲۱۳	سور کھانے اور کھانے والے پر نیت کا بیان
۱۸۵	مساکت اور مزارعت کے مسائل	۲۱۸	چاندی کی بیخ
۱۸۵	درخت لگانے کی اور بیجیں کرنے کی فضیلت	۲۱۸	حلال کو حاصل کرنے اور شہرہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان
۱۸۸	آذت سے جو نقصان ہو اس کو بھرا دینا	۲۱۹	اونٹ کو بیٹا اور دوسری کی شرط کر لینا
۱۹۰	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرض دار کو تکلیف ہو)	۲۲۰	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر جانور دینا
۱۹۱	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز تکلیف پائے تو واپس لے سکتا ہے	۲۲۵	مستحب ہے
۱۹۳	مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت	۲۲۶	جانور کو جانور کے بدلے کم زیادہ بیچنا درست ہے
۱۹۵	جو شخص مالدار ہو اس کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اٹا رہا جائے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔	۲۲۷	مردی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے
۱۹۵	جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس چرائے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور کھانے کی اجرت لینا منع ہے۔	۲۲۷	بیخ مسلم کا بیان
۱۹۵	کسے کی قیمت اور نجوی کی مٹھائی اور بڑی کی خریدی اور بلی کی بیخ حرام ہے	۲۲۸	انڈا کرنا انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے
۱۹۷	کسوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان	۲۲۹	بیخ میں قسم کھانے کی ممانعت
		۲۲۹	شفق کا بیان
		۲۳۰	ہمسایہ کی دیوار میں کھڑی گاڑنا
		۲۳۱	علم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے
		۲۳۳	جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے
			کتاب الفرائض
		۲۳۳	فرائض یعنی ورثہ کا بیان
			فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بھلا قریبی مرد کو دینے کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۵	قسم میں انشاء اللہ کرنا	۲۲۵	بظاہر ذوال آیت نکال سب سے آخر میں اترنے کا بیان
۲۷۷	جب قسم سے گمراہوں کا نقصان ہو تو قسم منقذ نامنح ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو	۲۲۸	جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثہ کا ہے
۲۷۷	کافر کفر کی حالت میں کوئی نہ راسے پھر مسلمان ہو جائے		کتاب الہیات
۲۷۹	غلام اور لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے	۲۳۰	ہیواد صدقہ کے مسائل
۲۸۲	اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی جہت لگانے والے کے لئے وعید کا بیان	۲۳۰	جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے دہی چیز خریدنا مکروہ ہے
	غلام کو وہی کھلاؤ اور چہنچہا جو خود کھاتے اور پیئے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو	۲۳۱	صدقہ دے کر لوٹنا حرام ہے
۲۸۲	غلام کے اور ثواب کا بیان	۲۳۲	بعض اڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے
۲۸۵	مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان	۲۳۵	عمری کا بیان
۲۸۸	مدبر کی بیعت درست ہے		کتاب الوصیۃ
	کتاب القاسمہ والمحاربین والتقصاص والدیات	۲۳۹	وصیت کا بیان
۲۹۰	قصاص لڑائی کا قصاص اور وصیت کا بیان	۲۵۰	ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں
۲۹۰	قصاص کا بیان	۲۵۳	صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے
۲۹۵	لڑنے والوں کا اور اسلام سے ہجر جانے والوں کا حکم	۲۵۴	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے
	ہجر و فحیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا۔ اسی طرح مرد و عورت کے بدلے قتل کریں گے	۲۵۴	واقف کا بیان
۲۹۸	جب کوئی دوسرا جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں اس کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیار یا قیامی جرم نہیں)		جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے
۲۹۹	داؤن میں قصاص کا بیان		کتاب النذور
۳۰۱	مسلمانوں کا قتل کسب درست ہے	۲۶۱	نذر کے مسائل
۳۰۲	جس نے پہلے خون کی بناؤ الی اس کے منہ کا بیان	۲۶۱	نذر کو پورا کرنے کا حکم
۳۰۳	قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	۲۶۳	ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو..... الخ
۳۰۳	خون اور عزت اور مال کا حق سخت ہے	۲۶۵	کعب پیدل جانے والے کی نذر کا بیان
	قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالے کر دیں گے اور اس سے عافی کی درخواست مستحب ہے۔	۲۶۶	نذر کے کفارہ کا بیان
۳۰۶			ایمان کے بیان میں
		۲۶۷	قسموں کے مسائل
		۲۶۷	خدا کے سوال اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت
		۲۶۸	جولات و عزائی کی قسم کھانے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے
			جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بھتر سمجھتے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے
		۲۶۹	قسم کھانے والے کی حیثیت کے سوا حق قسم ہوگی
		۲۷۵	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۵	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا	۳۰۸	بیعت کے چھ کی دیت اور قتل خطا اور شہرہ کی دیت کا بیان
۳۳۶	حاکم کے فیصلے سے امر واقعی غلط نہ ہوگا		کتاب الحدود
۳۳۷	ہندو اہل بیت کی بی بی کا فیصلہ	۳۱۱	حدود کے مسائل
۳۳۸	بہت چھپے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت	۳۱۱	چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان
۳۳۹	جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اس کا ثواب		چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا
۳۴۰	غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے	۳۱۳	زنا کی حد کا بیان
۳۴۱	غلط باتوں اور جی باتوں کے ابطال کا اور جو دین میں نکالی جائیں	۳۱۵	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان
۳۴۲	ایک گواہوں کا بیان	۳۱۶	جو شخص زنا کا اعتراف کرے اس کا بیان
۳۴۳	مجتہدوں کا اختلاف	۳۱۶	ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان
۳۴۴	حاکم کو دونوں فریق میں صلہ کرنا بہتر ہے	۳۱۹	نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤثر کرنے کا بیان
	کتاب اللقحہ	۳۲۹	شراب کی حد کا بیان
۳۴۴	چڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل	۳۳۲	تقریر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے
۳۴۸	ہانور کا دودھ دھونا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے	۳۳۲	حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے
۳۴۹	مہمانداری کا بیان		جانور کسی کو مارے یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی
	جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے	۳۳۳	
۳۵۱	جب تو شے کم ہوں تو سب تو شے ملادینا مستحب ہے۔		کتاب الاقضية
۳۵۱		۳۳۵	احکام اور فیصلوں کے مسائل





کِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے مسائل

نکاح: نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتے ہے نکح فلان فلانة تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانے مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتے ہے نکح فلان امراته تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلانے مرد نے اپنی عورت سے۔ اس لیے کہ اپنی عورت کا قرینہ ولادت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حیضہ عقد ہے اور مجازاً جماع ہے۔ قاضی ابو الطیب شافعی اور سولے وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حیضہ جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بلا شراک۔

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کے لیے جس

کو طاعت ہو

بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ

لِمَنْ اسْتَطَاعَ

۳۳۹۸- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ اُنْشِئُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بَيْتِي فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَلَا تَزَوِّجُكَ

۳۳۹- علقمہ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبد اللہ کے ساتھ منیٰ میں سو عبد اللہ سے حضرت عثمانؓ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ سو عثمان نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! ہم

(۳۳۹۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو زوج کے تان لفتہ کی طاعت رکھتا ہے اور جو ان بھی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے واکثر ظاہری اور ان کے موافقیں کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زنا کا زور ہو تو اس وقت نکاح کر لینا یا لوٹری خرید لینا ضروری ہے۔ اور قرآن مجید کا

تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تم کو تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد آوے۔ تو عبداللہ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اے گروہ جو انوں کے جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو یعنی ان نقد دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو (اس خرچ کی) تو روزے رکھے کہ یہ اس کے لیے گویا خسی کرنا ہے۔

۳۳۹۹- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کو عثمان بن عفانؓ لے کر تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ادھر آؤ پھر ان کو خلوت میں لے گئے۔ جب عبد اللہ نے دیکھا کہ عثمان کو کوئی کام نہیں تو انہوں نے مجھے بلایا کہ اے عاتقہ یہاں آ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کرادیں شاید کہ وہ تمہیں تمہارا جوانی کا وقت یاد دلادے۔ تو عبد اللہ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۴۰۰- عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہم کو حکم دیا کہ اے جو انوں کے گروہ تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نچا کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اس کے لیے خسی کرنا ہے۔

۳۴۰۱- عبد الرحمن بن بکر نے کہا کہ میں اور میرے چچا عاتقہ اور اسود عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے اور میں ان دونوں جوان تھا تو عبد اللہ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گزری اور میں جان گیا کہ انھوں نے میرے ہی لیے وہ حدیث بیان کی اور روایت میں یہ بھی زیادہ ہے ابو معاویہؓ کی روایت سے کہ عبد الرحمن نے

حَارِيَةً شَابَةً لَعَلَّهَا فَلَا تَكْرَهُ بَعْضُ مَا مَعْنَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ)).

۳۳۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَمِينِي إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَى يَا عَاتِقَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَنَا نَزَوَّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَارِيَةً بَكْرًا لَنَلَهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْتَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ فَلَا تَكْرَهُ بَعْضُ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

۳۴۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ)).

۳۴۰۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَهَمِّي عَاتِقَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رَأَيْتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُ حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَكَأَنَّ

قَالَ فَلَمْ أَلْبَسْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَخَذْتُ الْقَوْمَ بِعِطْلٍ حَذِيظِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَسْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

۳۴۰۲- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرنا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۳- حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہؓ نے نبیؐ کی بیویوں سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا یعنی جو عبادت آپؐ گہریں کرتے تھے اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی پھونسے پر نہ سوؤں گا۔ سو حضرتؐ نے اللہ کی تعریف اور ثناء کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

۳۴۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَثْمَانَ بْنِ مَفْلُوحٍ الْبُتَيْلِيِّ وَكَرَّ أَوْدُنَ لَهُ لَأَخْتَيْنَا.

۳۴۰۴- حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدارہ کیا تو رسول اللہؐ نے ان کی بات رد کر دی اور اگر آپؐ اجازت دیجے تو ہم سب خُصی ہو جاتے۔

(۳۴۰۳) ☆ یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ سے باہر ہوا اس لیے کہ جناب رسول اللہؐ کی فضیلت کا منکر ظہر اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا تو اس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اوپر دواغلوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضور کا یہ قول جواہر الکلم میں سے ہے کہ بزرگوں بدعات اور محدثات کا رد کرتا ہے اور لعل بدعت کے قطع جید (گردن) کے لیے سیف قاطع اور حجاب سنت کے واسطے برہان ماطع ہے۔

(۳۴۰۴) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خُصی ہونے کو جائز نہانتے تھے پھر جب جناب رسول اللہؐ نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا ثابت ہوا اور انھوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی وہ طریقہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول اللہؐ ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے کو ہٹا کر امام مجتہدؒ پر و مرشد کی رائے کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہؐ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحین کے مسلک پر نہیں اور آدمی کا خُصی کرنا نام تو یہی ہے حرام لکھا ہے خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں ان کا خُصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اس کو بچپن میں خُصی کرنا روا ہے لہذا

۳۴۰۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدًا يَقُولُ رَدَّ عَلَيَّ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ النَّبِيلُ
وَلَمْ يَأْذِنْ لَهُ لَأَحْتَضِنَا.

۳۴۰۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ
عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَبَلَّغَ فَنَهَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَلَمْ يُحَازَ لَهُ ذَلِكَ لَأَحْتَضِنَا.

باب نَذَابِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي
نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِئَتَهُ
فَيُورِقَهَا

۳۴۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى
امْرَأَتَهُ زَنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً لَهَا فَقَضَى
حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ ((إِنَّ
الْمَرْأَةَ تَقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذْبُو فِي
صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَنْصَرَّ أَخَذَكُمْ امْرَأَةٌ
فَلَيَاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي مَا فِي نَفْسِهِ)).

۳۴۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
رَأَى امْرَأَةً فَلَذَكَرَ بِمَنْبِئِهِ خَيْرًا أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ
زَنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً وَلَمْ يَدْرُسْكَ تَذْبُو فِي
صُورَةِ شَيْطَانٍ.

نہ اور بعد میں حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

(۳۴۰۸) اس حدیث کی رو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت
کرے اور جان لے کہ جو اس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا ہے کہ شہوت دہانی اور زنا کی
غبت دلائی اور لذات حاصل کرے اور دلائی ہے اور یہ اٹھ شیطان کا ہے اور آپ نے صحابہ کرام کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہے

۳۴۰۹- جابرؓ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

باب: متحہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک

حرام رہنے کا بیان

۳۴۱۰- عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں؟ سو آپؐ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معینہ مدت تک عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! مت حرام کو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۴۱۱- اخیل بن ابی خالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبد اللہ نے یہ آیت

۳۴۰۹- قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَحَذَّكُمْ اضْجَعَتْهُ الْمَرْأَةُ فَلْيَغْتَبِذْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَاغِبْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَزِدُّ مَا فِي نَفْسِهِ))

بَابُ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَحْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالْأُتُوْبِ إِلَى أَحَلِّ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا مَلَائِكَةَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

۳۴۱۱- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ آيَاتُهُ وَلَمْ

تہ ہوا کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں چار گھر کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کے لیے ضروری ہے کہ اگر کسی عقل میں ہو تو اسے ترک کر کے شوہر کے جاتے پر حاضر ہو۔ اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور عقلی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بھر بھی عارض ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب پر اور ان مسلمان اور بیبیوں کو اس حسنت کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور لشوہد اعراض سے بچائے۔ (آمین)

(۳۴۱۱) نکاح متحہ یہ ہے کہ ایک معینہ مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر بھیجی جائے۔ علامہ ہارثی نے کہا ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باجلاہت صحیح اس کا منسوخ ہوا تاہم ہمارے اس کی تحریم پر اجماع معتقد ہو گیا۔

مترجم۔ پھر جن کے نزدیک ایجاب مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سنبھالتے ہیں اور جن کے نزدیک اجازت جہت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور مال دونوں کا ایک ہی ہے۔ اچھی۔ سوائے ایک جہتہ گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں کی

نہی کی اور اس گروہ مجتہد نے انہی احادیث مسنودہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَلَهُنَّ** اچھوڑ دو اور ابن مسعود کی قرأت میں ہے **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ** اچھوڑ دو اور ابن مسعود کی یہ قرأت مثلاً ہے اس کا وجہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے۔ اور امام زفرؒ نے کہا ہے کہ جس نے نکاح حصہ کیا اس کا نکاح صحیح ہے لیکن ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا گو حد تک کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا جیسے اور شرط فاسدہ لائق اعتبار نہیں۔ بلاری نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپؐ نے خیر میں حصہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے منع فرمایا اس کے دن منع فرمایا اس میں بعضوں کو شیعہ ہوا حالانکہ اس میں خیار غرض نہیں اس لیے کہ آپؐ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ اس کی جی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے۔ پھر یہ روایت نے جس وقت میں سنا اس وقت میں نبی کو بیان کر دیا غرض اس میں تضاد مض جائے والے کی خطا ہے۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیث جو از حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس میں سے ذکر کیا ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور چاہر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد جی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جو از سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضرت میں اور بوقت ضرورت نہ کہ بلا ضرورت۔ اور ظاہر ہے کہ عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جو از ابتدا سے اسلام میں تھا جیسے منظر کیلئے مرد اور کا جو از ہے اور ان کے مانند اور ابن عباسؓ نے اسی طرح مروی ہے اور امام مسلمؒ نے اس کی بااحت مسلمہ ابن اکوع سے روز او اس میں روایت کی ہے اور سبرہ کی روایت سے منع فرما کے کہ ان دونوں روایتوں ایک ہی ہیں پھر ای دن حرمت بھی ہوئی اور حضرت علیؓ کی روایت میں اس کی تحریم خیر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سے مسلم کے علاوہ اور کنہیوں میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہؐ نے غزوہ جو کہ میں منع فرمایا۔ اس روایت کا کوئی متابع نہیں بلکہ یہ روایت کی غلطی ہے اور اسی حدیث کو امام مالکؒ موطا میں اور سفیان ابن عیینہ اور عمری یونس اور غیر بہت سے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں خیر کا دن مذکور ہے اور امام مسلمؒ نے بھی اسی طرح نام نہاد ہی سے بواسطہ ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو داؤد نے درج بن سبرہ سے ان کے والد کے توسط سے روایت کیا ہے کہ حدیث کی نبی جتہ الوداع میں ہوئی ہے کہ اس میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح ہے اور سبرہ سے اس کی بااحت بھی جتہ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر ای دن اس کی قیامت تک کے لیے رسول اللہؐ نے حرمت بیان فرمائی۔ حسن بصریؒ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ حدیث سوائے عمرہ فقہاء کے کبھی حلال نہیں ہوا اور سبرہ جی سے بھی یہی مروی ہے اور امام مسلمؒ نے سبرہ کی روایتوں میں تصحیح وقت نہیں بیان کیا مگر محمد بن سعید دلمی و اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں جتہ الوداع مذکور ہے۔ اور محمد شین نے کہا ہے کہ روایت بااحت کا جتہ الوداع کے دن ذکر کرنا خطا ہے اس لیے کہ ان دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ صحیح ہے کہ جتہ الوداع میں حدیث کی نبی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے اور اس دن آپؐ نے اس نبی کی تجہید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس جی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دے دیں اور اسلئے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شرط لیت کامل ہوئی اس نبی کو بھی تازہ طور سے بیان فرمایا کہ سب میں پہنچ جائے جیسے اور حلال و حرام اس دن ارشاد فرمایا ہے اور اس دن حصہ کی حرمت قطعی ابدی قیامت تک کے لیے بیان فرمادی اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کا کبھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیر، عمرہ فقہاء اور روز فتح اور روز طواغیت اس وقتوں میں نبی بطور تجہید کے ہوا اس لیے کہ خیر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اس کے راوی بہت ائمہ اور کچھ ہیں مگر سفیان کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپؐ نے حدیث اور گروہوں کے گوشت سے خیر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حدیث کی حرمت بیان کی اور حق

نکاح کا وقت بیان نہیں کیا اور گھوٹوں کی حرمت کا وقت خیر کے روز کو کہا۔ سو گھوٹوں کی حرمت خاص خیر کے دن ہوئی اور حد کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا اور اس صورت میں رواۃوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشعہ بالصحیح ہے اس لیے کہ حد کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گھوٹوں کی حرمت خاص خیر ہی میں ہوئی۔ اس حجتی نے کہا کہ انوی رہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی۔ مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اس کی اباحت جو عمرہ قضاء، روزِ حج، اور اوٹاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی اباحت بنظر ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہو گئی ہو شاید یہ ہو کہ آپ نے اس کو خیر کے دن حرام کیا اور عمرہ قضاء میں حج مکہ کے دن پھر ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر حج مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں حجتہ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ سبہ جنتی سے مروی ہے اور معتبر ہے راویوں نے ان سے اس کی اباحت حج مکہ کی روایت کی ہے اور حجتہ الوداع میں جو ان سے مروی ہے وہ صرف تحریم پر غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جبہ رواۃ متفق ہیں اور سبہ کے سوا دیگر صحابہ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ حج مکہ کے دن حد کی تحریم فرمادہ ہوئی ہے اور اس کی تحریم حجتہ الوداع میں جو وہی حد صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر مکرر اور حسن بصری کا جو قول اوپر گزرا ہے کہ حد سوائے عمرہ القضاء کے اور کبھی حلال نہیں ہو اس لیے محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور ہے کہ اس کی تحریم خیر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راوی ہیں اس لیے کہ فرخہ خیر عمرہ القضاء کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت حج مکہ اور روزِ اوٹاس میں مروی ہوئی یا جو دیکھ اس کی بھی روایتیں سبہ جنتی سے وارد ہوئی ہیں اور دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں میں وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ سب و ستر کہ ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حد ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم کا اباحت و نسخ دوبارہ یہ قاضی عیاض کی تقریر ہے۔ امام قودی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ اس میں تحریم و اباحت دوبارہ ہوئی ہے اور وہ خیر کے قبل حلال تھا پھر خیر کے دن حرام ہوا اس کے بعد حج مکہ کے دن حلال ہوا اور وہی اوٹاس کا دن ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک کے لیے اور پھر حرمت ہی رہی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اباحت قبل خیر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیر کے دن ہو اور حج کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اس کے کہ حج مکہ دن اباحت ہوئی ہو جیسا ماہرین نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے۔ اس لیے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صرف نکاح کی ہیں کہ حج مکہ کے دن مباح ہو اور ان کا ساقط نہ کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ حد ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی نہ طلاق کی ضرورت تھی بلکہ بجز اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا اور اس کی حرمت پر اجماع متفق ہو گیا اس کے بعد جمیع علماء کا سوا فرقہ مبتدعہ رواضی کے اور ابن عباس بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح حد کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خود خول ہو یا باندہ ہو یا اس کے بطلان پر حکم دیا جائے گا سوا امام زفر کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا۔ اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جراح کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ عقد کا شہد ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھوں گا تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاح حد نہیں ہے نکاح حد وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آجائے۔ امام قودی نے شرح مسلم میں بیعت بھی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جلاء جو بڑے علماء ہیں سنبھانے اس کو پالائے دسواں مشکل خناس کے حلت حد سنا کر سنبھانے کرتے ہیں اور ان کے حق میں سنبھانے جتنے ہیں اور حق

۳۴۱۲- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سَمِعْتُ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلا نَسْتَحْصِي وَلَكُم نَقْلٌ نَغْزُو.

۳۴۱۳- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ”نغزو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۴۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ قَالَا حَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاً أَيْذَنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا بِعَيْنِي مُتَعَةَ النِّسَاءِ.

۳۴۱۴- جابر اور سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو غور توں سے حہد کرنے کی اجازت دی ہے۔

۳۴۱۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَنَا فِي الْمُنْعَةِ.

۳۴۱۵- سلمہ رضی اللہ عنہ اور جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو حہد کی اجازت دی۔

۳۴۱۵- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۱۶- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۱۷- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۱۸- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۱۹- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۲۰- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۲۱- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۲۲- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۲۳- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۲۴- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۲۵- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۲۶- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۲۷- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۲۸- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۲۹- عَنْ عَطَاءٍ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَحُتْنَا فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُنْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْلَمَ وَأَيُّ بَنِي بَنِي وَغَمْرًا.

۳۴۳۰- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ کے گھر میں ہم نے ایک روز قریب دو سو آدمیوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد پر حہد کی اجازت دی تھی۔

۳۴۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَنْجِي بِالْمَقْبُورَةِ مِنَ الشَّعْرِ وَالذَّقْنِ الْكَيَّامِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ بْنُ شَدَّادٍ عُمَرُو بْنُ حَرْثٍ.

۳۴۱۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ أَبُو فَقَّالٍ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ الرَّبِيعِ احْتِلَافًا فِي الْمَنْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

۳۴۱۸- عَنْ يَنَاسٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَحِمَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُوطَاسٍ فِي الْمَنْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

۳۴۱۹- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَنْعَةِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسِيِّ غَابِرٍ كَانَتْهَا بِكَرَةِ عَطَاءٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْتُسَا فَقَالَتْ مَا نَعْطِيكَ فَقُلْتُ رِذَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِذَائِي وَكَانَ رِذَاءُ صَاحِبِي أَحَدَهُ مِنْ رِذَائِي وَكَسْتُ أَشْبَ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِذَاءِ صَاحِبِي أَغْبَتَهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَغْبَتْنِي ثُمَّ

۳۴۱۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم متحہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک منجھو اور آمادہ کر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمرو بن حریث کا تھک میں منع کیا۔

۳۴۱۷- ابو نضرہؓ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں منجھوں (یعنی ج متحہ اور عورتوں کے حہ) میں اختلاف کیا ہے۔ سو جابرؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہؐ کے زمانہ میں دونوں منجھے کی ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

۳۴۱۸- یاس بن سلمہؓ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے عام اوطاس میں تین بار متحہ کی رخصت دی اور پھر منع فرمایا۔

۳۴۱۹- سبرہؓ نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متحہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا وہ بولی مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا جوان تھا جب وہ میرے رفیق

کے سوا سب حرام ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حد کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی۔ پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

(۳۴۱۶) ☆ حضرت عمرؓ نے منع کیا یعنی اس نسخ کو جو جناب رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا ان کو پہنچا دیا اور دیکھ رسول اللہؐ کا آخر حکم تھا اور اس کے بعد چارہ کے پیچھے آپؐ نے انتقال فرمایا۔

(۳۴۱۸) ☆ اس میں تصریح ہو گئی کہ حد تکمہ کے دن مبارک ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میہ ان کا نام ہے اور فتح تکمہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا۔ پھر اس نے کہا کہ تو اور میری چادر مجھے کافی ہے اور میں اس کے پاس تین روز رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے متحہ کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔

۳۴۲۰- ربيع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر عیسٰی دن ٹھہرے اور ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متحہ کرنے کی اجازت دی اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بد صورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے آیا تو پر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک عیلامی جیسے جوان ان کو بتائی ہوئی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے کہا کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متحہ کرے؟ اس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھور رہا تھا اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مشک لکھ نہیں۔ تین بار یادو بار بھی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس سے متحہ کیا اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے متحہ کو حرام کیا۔

۳۴۲۱- سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جہلا یہ بھی کہیں ہو سکتا

قَالَتْ اَنْتَ وَرِثَاؤُكَ يَكْتُمُنِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا))

۳۴۲۰- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقْبَضْنَا بِهَا حُمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ نِسَاءً لِّبَلَدٍ وَيَوْمَئِذٍ لَّمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَافَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجَتْ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكُنِيَ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْخِمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَاعَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ بُرْدٌ مَكْرُومِي خَلْقٍ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَكُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَلَقْنَا فَنَاءً يَمْلُ الْبُكُورَةَ الْعَطْلَطَةَ فَلَمَّا هَلَّ لَنَا أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْهُ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبَذَّلَانِ فَتَشَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُ بُرْدَةً فَخَلَعَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَتَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَيَّ عِطْفُهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقَ وَتُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أُخْرِجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۱- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس رفیق نے کہا کہ اس کی چادر پرانی مٹی گزری ہے۔

۳۴۲۲- رفیق بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے منع کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

۳۴۲۳- عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

۳۴۲۴- عبدالملک بن رفیع بن سبرہ جعفی نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متحد کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متحد سے۔

۳۴۲۵- رفیق بن سبرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے سال فتح مکہ میں اپنے یاروں کو حکم دیا عورتوں سے منع کرنے کا انہوں نے کہا کہ پھر میں دور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو

بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ رَحَلٌ يَصْلُحُ خَالًا وَبِهِ قَالَ إِنَّ بُرْدًا هَذَا خَلَقَ مَعَهُ.

۳۴۲۲- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذْنُبُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِمَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْفِتْيَانَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخْلُ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمِمَّا آتَوْكُمُوهُنَّ شَيْنًا)).

۳۴۲۳- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۴۲۴- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَفِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَهُ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُنْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا.

۳۴۲۵- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْمُنْعَةِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبُ لَبِي مِنْ نَبِيِّ مُسْلِمٍ حَتَّى وَجَدْنَا

(۳۴۲۳) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ایہی حد کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضروری ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابو بکر و عمرؓ کے وقت تک حد کیا اور وہ جاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو ہر حد میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھیر لینا روا نہیں اگرچہ حدت حد کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اسے چھوڑا ہو۔

معدہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشغورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور معدہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ان کے چھوڑ دیے۔

۳۳۲۶- سرور رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح سے معدہ کے۔

۳۳۲۷- سرور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح کے دن عورتوں کے معدہ سے۔

۳۳۲۸- ربیع بن مرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں میں معدہ سے منع فرمایا عورتوں کے معدہ سے اور ان کے باپ مرہ نے معدہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادر پر۔

۳۳۲۹- ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زہیر نے کہ عبد اللہ بن زہیر گھڑے ہوئے مکہ میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انھوں نے ابن عباس کی طرف کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو معدہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لیے جواز کا فتویٰ دیتے تھے۔ پھر انھوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں معدہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی ابن عباس پر) اسنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباس نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ معدہ کیا جاتا تھا ملت میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ کے۔ سوا ابن زہیر نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزمادیکھو کہ قسم اللہ کی اگر تم نے

جَارَةً مِنْ بَنِي غَامِرٍ كَانَتْهَا نَكَرَةً عَيْطَاءُ فَحَطَلْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَحَمَلَتْ فَتَطْرُقَانِي أَجْمَلُ مِنْ صَاحِبِي وَكَرَى بُرْدُ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَأَمَرْتَنِي نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنْ نَسَاءً ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِغَيْرِاهُنَّ.

۳۴۶۶- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ.

۳۴۶۷- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ.

۳۴۶۸- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ مُتَعٍ بِعُودَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

۳۴۶۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَأْسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُعْتَوْنَ بِالْمُتَعَةِ يُعْرَضُ بِرَجُلٍ فَدَاهَهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتْ الْمُتَعَةُ تَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَخَرَّبَا بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَاتَلْتَهَا لَأَرْحُضَنَّكَ بِأَخْبَارَةٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَالِدُ بْنُ الْمُطَهَّرِ بْنِ سَيْفٍ أَنَّ ابْنَهُ تَبَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ حَاوَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتَعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا

متحدہ کیا (یعنی متحدہ سے صحبت کی) تو بے شک میں تم کو تمہارے ہی پھر دوں سے ماروں گا (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس آیا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے متحدہ کا توتی پوچھا تو انھوں نے حکم دیا متحدہ کا سوا ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹھہرو انھوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم میں نے کیا ہے امام الحنفی کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کے لیے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مظهر کو مردار اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ریح بن برہہ چینی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متحدہ کیا تھا نبی کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ نے یعنی متحدہ سے۔ کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ریح بن برہہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمرو بن عبد العزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

مِمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ قُبِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنْ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْعَيْنَةِ وَالذَّمِّ وَلَحْمِ الْبُحَيْرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رِبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْحُثَمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي غَابِرٍ بِرَدْفَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُتَعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رِبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ.

۳۴۳۰- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْحُثَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَقَالَ ((أَلَّا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَغْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ)).

۳۴۳۱- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ حَبِيرٍ وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۲- عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِقُلَانٍ ابْنِكَ رَحَلَ نَاقَةً

۳۴۳۰- عمر بن عبد العزیز نے کہا روایت کی مجھ سے ریح بن برہہ چینی نے انھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متحدہ سے اور فرمایا کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متحدہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے۔

۳۴۳۱- حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متحدہ سے عورتوں کے اور بچے ہوئے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

۳۴۳۲- مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ

نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلی حذیبت یحییٰ بن یحییٰ عن مالک۔

۳۴۳۳- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ يَنْكَاحِ الْمُتَعَةِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُخْبِرَتِ.

۳۴۳۴- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَيِّنُ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لَأَبْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

باب تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

۳۴۳۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)).

(۳۴۳۵) ☆ ان روایتوں سے حرمت پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علماء کا اگر ایک گروہ سلف کا اس کی حالت کا قائل ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور جناب عائشہ اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور انہما لکے سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

(۳۴۳۶) الف) ☆ یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی چھو بھی کو بھی۔

(۳۴۳۷) ب) ☆ یہی مذہب ہے جسے علماء کا کہ حرام ہے جمع کرنا یعنی نور چھو بھی کا اور بھانجی کا اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ چھو بھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دوا کی بہن یا پڑاوا، سکر دوا، لکڑ دوا کی بہن کہ یہ سب چھو بھی ہیں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ دانی کی بھانجی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علماء کا مگر ایک طائفہ متبدع نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے واسل لکم ماوداء ذلکم کی آیت سے اور مجہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور تخصیص کی ہے مجہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۴۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھر بھی سے نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۸- ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ فرماتے تھے کہ پھر بھی سے نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے کسی شخص سے لیے بھینجی اور پھر بھی اور خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھر بھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

۳۴۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھر بھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

۳۴۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۴۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاڑ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاڑ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھر بھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ ماں کے کوئی عورت طلاق اپنی سوت کا تاکہ انہی لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے جسے کانٹاں و نقد مجھے مل جائے) اور چاہے کہ نکاح میں آئے

۳۴۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اِرْتِبَاعِ نِسْوَةٍ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَاتُهَا.

۳۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بَنَاتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاَخِ عَلَى خَالَاتِهَا)).

۳۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَرَى حَالَةَ اَيُّهَا وَعَمَّةُ اَيُّهَا بَنَاتُ الْمَرْءِ.

۳۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا)).

۳۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا وَلَا تَسَالُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا يَكْتَفِيَنَّ حَصْفَتُهَا وَلَتُكْجَحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا)).

ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک بچن سے جمع کرنا ان سب کا وحی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمع عورتوں کا کہ جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وحی میں ملک بچن سے بھی منع ہے۔

اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے (یعنی یہ نہ کہے کہ ظالم عورت حیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

۳۴۴۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی چھو بھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔

۳۴۴۴- ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی چھو بھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

۳۴۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا أَوْ أَنْ تَسْتَأْذِنَ الْمَرْأَةُ طَلَّاقَ أَخِيهَا لِتُكَفِّفَ مَا فِي صَحْفِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَاقِدُهَا.

۳۴۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْمَمَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا.

۳۴۴۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرَمِ وَكَرَاهِيَةِ

خُطْبَتِهِ

۳۴۴۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكَحُ الْمُحْرَمُ ((وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يُخْطَبُ)).

۳۴۴۷- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَخْبِي عُمَرُ بْنُ عُثَيْبٍ اللَّهُ فِي مَعْبَرٍ وَكَانَ يُخْطَبُ بَيْنَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى أَبِيهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوَسِمِ فَقَالَ أَلَا أَرَأَيْتَ أَغْرَأَيْتَا ((إِنَّ الْمُحْرَمَ لَا يَنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ)) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يُخْطَبُ)).

۳۴۴۶- عثمان بن عفان کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

۳۴۴۷- نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا۔ سو مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے۔ سو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں متواہر جانتا ہوں اس لیے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کر سکتا ہے، خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۳۴۴۸- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ خطبہ کا پیغام دے۔

۳۴۴۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْمُخْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)).

۳۴۵۰- عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَتْعَمٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ طَلْحَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ حَبِيبٍ فِي الْمَحَجِّ وَأَنَّهُ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ طَلْحَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا يَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَجِبْ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَنَا أَرَأَاكَ عِرَاقًا جَانِبًا إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَنْكِحُ الْمُخْرَمُ)).

(۳۴۵۰) مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبیؐ نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں۔ سوانح اور اشرفی اور احمد اور جمہور علماء صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اس باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کی حدیث سے۔ اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبیؐ نے ان سے نکاح اس حال میں کیا ہے کہ جب آپ حلال تھے اور صحیح روایت یہی ہے اور ای کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہؐ کے۔ اور قاضی عیاض وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپؐ کو میمونہ سے کسی نے روایت نہیں کیا سو ان عباسؓ کے اور میمونہ اور ابو رافع وغیرہ کا خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ حلال تھے اور وہ اس قصے سے خوب واقف تھے اس لیے کہ میمونہ تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابو رافع، ابن عباسؓ سے ضبط ہیں۔ اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباسؓ کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ نکتہ شائع طور معروف ہے اور اسی لیے عرب کا شاعر کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخلیفة محرما یعنی قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم میں تھے۔ غرض مذہب حنفیہ کا گئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعہ شارح کے خلاف ہے اور سر اٹھائی نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا۔ دوسرے یہ کہ مخالف جابر بن عبد اللہ سلف و خلف ہے۔ تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے۔ چوتھی یہ کہ نبیؐ نکاح محرم کی قرئی ہے اور جو ان کے فضل سے محیط ہے اور قول مقدم ہے کہ اسے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف سنت کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شاید آپؐ کے خصائص ہو۔ غرض ان وجہ سے مسئلہ حنفیوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپؐ نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کر دے جو ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ وہ جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا تو اپنی ولایت سے یا اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دو لہا دو لہا جن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے۔ نوٹی ہلا اختصار۔

۳۴۵۱۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ نبیؐ نے نکاح کیا اور آپ حرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ بھرمیں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اہم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

۳۴۵۲۔ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اہرام کی حالت میں نکاح کیا۔

۳۴۵۳۔ یزید بن اہم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے اور میمونہ میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں۔

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو لے
تب تک پیغام دینا اور واپس

۳۴۵۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بچی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔

۳۴۵۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ تَكَحَّلَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

۳۴۵۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۴۵۳۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ حَارِثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ عِبَائِي رَحَلَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

۳۴۵۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ)).

(۳۴۵۱) ☆ غرض ابن عباسؓ کی روایت کے مقابل میں یزیدؓ کی اور اصحابؓ کی روایات آگئیں اور دونوں میں تضاد نہ سمجھا گیا اور اس سے دو ساق کی گئیں اور احادیث قولی رسول اللہؐ کی واجب العمل رہیں اور نہ ہب حنفیہ پاور ہو اور۔۔۔

(۳۴۵۳) ☆ کیوں برادرانِ حنفیہ زور سے فرماتے کہ وہ لہاد لہن کی بات قول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہؐ جو صحابہؓ میں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہ جو خود منکوحہ ہیں ان کی تکذیب کی جائے اور ابن عباسؓ کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جورو ظلم ہے۔

(۳۴۵۴) ☆ یعنی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں پہنچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز بھرا دے اپنی بیچے۔ اسی طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں۔ اور علماء کا اسی لیے اصرار ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور شخص نہ ہو گا اور عیسیٰ نہ ہو گا ہب سے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح صحیح ہے۔ اور امام مالکؒ سے دور روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے صحیح ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

۳۴۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی کسی کی بیچ پر اور نہ بیچام نکاح دے کسی کے بیچام پر مگر جب اجازت دے وہ بیچام دینے والا کسی کو اور یہی روایت حمید اللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی۔

۳۴۵۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث آئی ہے۔

۳۴۵۷- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر و لامال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیاں کرو اور اس سے کہ بیچام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے بیچام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیچ پر۔ اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تاکہ انٹرمل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمر نے اپنی روایت میں کہ نہ بھاد کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاد پر۔

۳۴۵۹- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بھادو اور کسی کی بیچ پر بیچ نہ کرو اور شہر یا گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے بیچام نکاح پر بیچام بھیجو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے بدن میں ہے وہ اپنے لیے انٹرمل لے۔

۳۴۶۰- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ کوئی بھائی اپنے بھائی کی بیچ پر بولی نہ بھادے۔

۳۴۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ)).

۳۴۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْإِسْطَوْدِ.

۳۴۵۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْطَوْدِ.

۳۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَخَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا لِتُكْفِيَهَا مَا فِي بَنَاتِهَا أَوْ مَا فِي صَفْحَتِهَا زَادَ عَمْرُو فِي رَوَاتِهِ وَلَا يَسْمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ .

۳۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَخَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْآخَرَى لِتُكْفِيَهَا مَا فِي بَنَاتِهَا)).

۳۴۶۰- عَنْ الرَّهْزِيِّ بِهَذَا الْإِسْطَوْدِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ مَعْمُورٌ وَلَا يُزِدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ .

(۳۴۵۵) ☆ اس پر اتفاق ہے کہ جب اول بیچام دینے والا دوسرے کو اجازت دے دے یا وہ مداخلہ کرے اور اس عورت کے بیچام سے باز آئے تو پھر بیچام دینا دوسرے کو روا ہے۔

(۳۴۵۸) ☆ گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں کسٹن جڑ بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے اور شہر والے جب ان کو بیچ نہیں گئے تو وہ کچھ کہ شہر کے نرخ سے واقف ہیں تو پنا بھاد کر کے کچھ گراں بیچیں گے اس میں ایک کا فائدہ ہے، جو کہ انھیں انھوں گاؤں والے اس سے منع فرمایا اور لاڑھیاں نہ بیچے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خرید کر بن کر گئے زیادہ دام لگانے کو دوسرا ان کو خریدار چاہان کر قیمت زیادہ دے گیا اور دھوکا کھا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاد کر رہا ہے اور تم بھی بھاد کر کے گئے تو آپس میں نفسانیت ہوگی۔ باقی شرح اور پر گزر چکی۔

- ۳۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَطْبِهِ)).
- ۳۴۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.
- ۳۴۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا أَنَّهُمْ قَالُوا: ((عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخَطْبِهِ أَخِيهِ)).
- ۳۴۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمَيْمَنِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ)) فَلَا يَجُوزُ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاجَعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَطْبِهِ أَخِيهِ حَتَّى يَلْزَمَ).
- ۳۴۶۱- ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔
- ۳۴۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۳۴۶۳- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔
- ۳۴۶۴- عبدالرحمن بن شماسہ نے عقبہ بن عامرؓ سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے سو ردائیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیچ پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

باب : نکاح شغار کا بطلان

- ۳۴۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّحْلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.
- ۳۴۶۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ عُثَيْبِ بْنِ الْوَلَدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبَايَ مَا الشَّغَارُ.
- ۳۴۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ.
- ۳۴۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)).
- ۳۴۶۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیادیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیادے اور مہر دونوں کا نہ ہوتا۔
- ۳۴۶۶- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۴۶۷- ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا کہ نکاح شغار سے منع فرمایا۔
- ۳۴۶۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں۔

(۳۴۶۳) ☆ بھائی کی قید سے یہ بات بوجہی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانی یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

۳۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شخار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دوں کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

۳۴۷۔ مضمون وہی ہے اور این نمبر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

۳۳۷- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

۳۴۷۲۔ عقیدہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں اور رابین خنی کی روایت میں شرط کا لفظ ہے۔

باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور

باکرہ کا سکوت سے

۳۷۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیوہ کا

٣٤٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّغَارِ زَادَ ابْنُ نُسَيْرٍ وَالشُّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوْجِي أَنْتَ وَأَزْوَاجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوْجِي أَنْتَ وَأَزْوَاجُكَ أُخْتِي.

٣٤٧- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ

٣٤٧١- عَنْ حَايِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّعْبَانِ.

بَابُ الْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

٣٤٧٢- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غُنَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَسْتُمْ بِهِ الْقُرُوجَ)) هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي تَكْرٍ وَابْنِ الْمُنْثَنَى غَيْرُ ابْنِ الْمُنْثَنَى قَالَ ((الشُّرُوطُ)).

بَابُ اسْتِئْذَانِ الشَّيْبِ فِي النِّكَاحِ

بِالنُّطْقِ وَالْبَكْرِ بِالسُّكُوتِ

٣٤٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

☆ (۳۶۹) غرض اس نکاح میں عورتوں پر برا ظلم ہو تا تھا کہ دو مہر خوروں کا تو بیوا ہو گیا اور دونوں غریبوں کا مہر، ایک گداور ہے یا بےساختہ است مہر ہے اور امام احمد اور اہل اربعی عہد سے خطائی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام باغ نے فرمایا ہے کہ قتل دخول وہ مہر ہے جو تا ہے اور ایک روایت میں کہ قتل دخول صحیح ہے نہ بعد اور ایک نہ ناعت۔ نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

☆ (۳۴۷۳) علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مرد ہیں جو مٹانی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش علقی کا رعاوتوں سے یا ستور کے موافق جان و نقد و بیاداریہ کہ کپڑا لینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور غلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شرعی چڑھایا کروں گی یا محرم میں تعویذ کی زیارت کہ چلیا کروں گی تو ایسی شرط کی کوفاہر کہ ضروری نہیں بلکہ ایسی چیز اور شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

☆ (۳۳۷۳) بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری سے۔

نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور پاکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کراہ سے اذن کیونکر لیا جائے آپ نے فرمایا کہ اذن اس کا یہ ہے کہ چپ رہے۔

۳۴۷۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۴۷۵- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت لی جائے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ شرماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے (یعنی زبان سے ہاں نہ ہوں ضروری نہیں)۔

۳۴۷۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے۔

۳۴۷۷- ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۳۴۷۸- اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی عقد ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لیے اجازت لے اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُكْرَهُ الْأَيُّمُ حَتَّى تُسَأَمَرَ وَلَا تُكْرَهُ الْيَتَامَى حَتَّى يُسَأَذْنَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ ((أَنْ تَسْكُتَ))

۳۴۷۹- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِعَنْ يَحْيَى حَدِيثَ هِشَامٍ وَأَسْنَدُهُ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَحَبِيبَانَ وَمُعَلَّوْبَةَ بْنِ سَلَامٍ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ

۳۴۷۵- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَسَأَمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ تُسَأَمَرُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا فَإِنَّهَا تَسْكُتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ بَلَكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ))

۳۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتَامَى أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا)) قَالَ نَعَمْ

۳۴۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((النَّبِيُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتَامَى أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا))

۳۴۷۸- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَقَالَ ((النَّبِيُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتَامَى أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا))

(۳۴۷۸) ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور بخاری وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور یہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا سے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کا حق ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں لہ

وَرَمْنَا قَالِ وَصَّيْهَا إِفْرَاكُهَا

اجازت اس کی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا قرار کرنا ہے۔

باب تزویج الثَّالِثِ الْبِكْرِ الصَّغِيرَةِ باب: باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح

کروے

۳۴۷۹- جناب عائشہؓ مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب رومان کی ماں میرے پاس آئیں (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انھوں نے مجھے پکارا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں باہر گر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس

۳۴۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْتُ حَتَّى رَسَوْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ بَسْمِ بْنِ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَرَجَعْتُ شَهْرًا مَوْفَى شَعْرِي حُمِيمَةً فَأَتَنِي أُمُّ رومانَ وَأَنَا عَلَى أَرْجُو حَوْثٍ وَمُعِي صَوَاجِبِي فَصَرَحَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تَرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ يَدِي فَأَرْفَقَنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَذِهِ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذْهَبْتَنِي نَيْتًا فَإِذَا بِسَوَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ عَلَى الْحَبِيرِ وَالْبُرْكَهَ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفٍ فَأَسْأَلُكَ عَنِّي يَا بَنِيَّ

نہ اور اور اذی اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

۳۴۷۹- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کا نکاح اختیار نہیں امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے نکاح اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیاء کو تو زوج اس کی حالت صغیر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور احمد اور ثور اور مجہود کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اور اذی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو روا ہے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو نکاح کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں اور مجاہد کا اتفاق ہے کہ وہ صحابی نہیں لڑکیوں میں نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے پیروں نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لیے کہ شاید ایمان ہو کہ شوہر کے چہرے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں اس لیے کہ اگر مصلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے نکاح کی اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ غیر خواہی کرے اپنی اولاد کی۔ اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر مشتق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیر سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف نہ ہو تو احمد اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لیے نہ کہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جمع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور علی

بھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولتا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے۔ غرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

۳۴۸۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ ﷺ نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

۳۴۸۱- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں لہن کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

۳۴۸۲- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

فَمَسَّنَ رَأْسِي وَأَصْلَحَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى فَأَسْلَمَنِي إِلَيْهِ.

۳۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَنَبِيِّي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

۳۴۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَزَفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلَعَهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ.

۳۴۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَنَبِيِّي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ.

لہذا یہی صحیح ہے۔ اور اس روایت میں جناب عائشہ کی نہ کوئی تقریر حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں۔ اور داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین عائشہؓ بھی جوان ہو گئی تھیں نو برس میں اور بعض روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہؓ کو تحقیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور کہیں سات فرمائے اور کی کو پورا لگن لیا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا لہن کا اور جمع ہونا اور قوں کا اس لیے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اس لہن کو افس اور غشی حاصل ہوتی ہے اور اسے آداب زفاف سے بھی سنبھالتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت لہن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

(۳۴۸۱) ☆ اس میں ان کی صیغہ کنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہوا ان احادیث سے جن میں تصویریں لڑکوں کا نہ مانع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گڑیاں کا نقشہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہوا اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چित्र لپٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابِ اسْتِحْبَابِ التَّرْوُجِ وَالتَّرْوِجِ فِي شَوَالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

۳۴۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَرَوُجُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَالٍ وَبَنِي يَوْمِي شَوَالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُحْطَىٰ عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَالٍ.

باب : عقد کا اور زفاف کا شوال میں

مستحب ہونا

۳۳۸۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے شوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہؐ کے پاس مجھ سے بڑھ کر بیاہی تھی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستر کی کیا جائے ماہ شوال میں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان کے باپ نے ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستر کی کیا جائے۔

۳۳۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۸۴- وَخَدَّتَاهُ ابْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَلَّ عَائِشَةَ.

بَابُ نَذْبِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَّيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَرَوُّجَهَا

۳۴۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَعْبَرَهُ أَنَّهُ تَرَوُّجُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْظُرْتُ إِلَيْهَا)) قَالَ لَأَقَالَ ((فَأَذْهَبَ فَأَنْظُرَ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا))

باب : جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

۳۳۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی عیب)۔

۳۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَرَوُّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

۳۳۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے

(۳۳۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان شرک شعار جو اسے منہوس ہیں وہ خود منہوس کبھی چوس بگد نمایاں ہیں اور ان کا عقیدہ آٹار جاہلیت سے ہے۔

(۳۳۸۶) ☆ یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن ہوگا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق

عقد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ اس لیے کہ انصاری آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی نکھود لاتے ہو (یعنی جب تو اسٹار یا دھ مہرانا دھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا۔ اور قبیلہ بنی عیس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب : مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے

۳۴۸۷- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو بہہ کر دوں۔ (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستكحها خالصة لك من دون المومنين یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي عَيْنِهَا الْإِنْصَارِ شَيْئًا)) قَالَ ذَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ ((عَلَى سَئِمٍ قَرُوءَتُهَا)) قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ كَأَنَّمَا تَتَحَبَّوْنَ الْفِصَّةَ مِنْ عَرَضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نَغْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَنْفُكَ فِي نَعْتٍ تُصِيبُ)) مِنْهُ قَالَ قَبِثَ بَعَثَا إِلَيَّ نَبِيَّ عَسَى يَبْعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ بَيْنَهُمْ.

باب الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمِ قُرْآنٍ وَخَاتَمِ حَدِيدٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

۳۴۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبِثَ أَقْبَى لَكَ نَفْسِي فَظَنَرُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ قَلَمًا وَأَتَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَنْفُضْ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ

اور خیر خواہی کے لیے ایسی بات کہنا شروع کر دی کہ اس نے بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور دیکھنا مذہب ہے ہمارا اور ملک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوئیوں کا اور جابر علیہ السلام کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطا پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جہور کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں تاک اس کو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے۔ اور اگر کسی کو خود دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ لے کہ اس کو فخر دے دے۔ اور یہ جو فرمایا تو گویا چاندی اس پہاڑ سے نکھود لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو نہ کرنا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نسبت ادا کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جلاء کی عادت ہے کہ سوا میں چربی و چھری کی چون چون گاڑی کے مہر میں باندھ دے۔ یہ سخت جہالت و حماقت ہے۔ ایسا ہی مظلوم ہے نووی کا ساتھ اختصار اور کوئی تفسیر کے۔

خاص ہے تجھ کو نہ کہ اور مومنوں کو (اور اس سے جو اہل بیت ہو) خاص آپ کے واسطے) پھر نظر کی رسول اللہؐ نے اس کی طرف اور خوب بیچے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پائے۔ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ جادیکہ اگرچہ لوہے کا چھلا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ! ایک لوہے کا چھلا بھی نہیں مگر یہ میرا تہبند ہے۔ سہل نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ سو اس میں سے آدھی اس عورت کی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہؐ نے جب اس کو دیکھا کہ بیٹھ موڑ کر چلا سو آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں سورہ یاد ہے اور اس نے سورہوں کو گنا اور آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورہیں اسے یاد دلانا چاہی تیرا مہر ہے)۔ یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَزَوْنَاهَا فَقَالَ ((فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا يَصْنَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَصْنَعُ إِذَا زِلْتَ إِنْ لَبِستَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ)) وَإِنْ لَبِستَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَحَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَلَّ مَحْطِئُهُ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَكِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فُدْعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عِنْدَهَا فَقَالَ ((فَتَقْرَأُوهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اذْهَبْ فَقَدْ مَلَكتُهَا بِمَا مَلَكتَ مِنَ الْقُرْآنِ)) هَذَا حَدِيثٌ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثٌ يَعْقُوبُ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

۳۴۸۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرُ أَنَّ
فِي حَدِيثِهِ زَائِدَةً قَالَ ((اَنْطَلِقْ هَذَا زَوْجُكَهَا
فَعَلَمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ))۔
۳۴۸۸- سہل رضی اللہ عنہ سے چند سندوں سے یہی مضمون مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم۔ اور زائدہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا جاہلیں نے حیرا عقد اس سے کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے (یعنی جو تجھے یاد ہے)۔

(۳۴۸۸) ☆ سبحان اللہ اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تعلقی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ کی جو آیت میں مذکور ہوئی کہ باہم آپ کا نکاح درست ہے اور آپ کے سوا اگر کوئی دوسرا باہم نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا۔ اور آپ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ہر گز جو مرد وہ نکاح رکھتا ہو دیکھنا عورت کا رد ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالحہ مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور فضلاء اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں۔ غرض یہ سکوت جواب دینے سے ادا ہے کہ جواب دینے میں خفالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپ نے جو چھٹا دھڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا اتنا ہی اس لیے کہ اس میں تراویح کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہو جائے تو نصف مہر اس کو ملتا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہو سکتا ہے جس پر عاقلین راضی ہو جائیں اس لیے کہ لوہے کا چھٹا کم ہے کہ بے اور مہر کا جب بے شافیہ کا اور باہم ہر علماء کا مسئلہ سے طلق تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابو الزناد اور ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد وغیرہ اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہاء ائمہ ریث کا اور ابن وہب کا اور اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب کا مذہب علماء کا چاروں درمصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیرہم کا کہ وہ لہذا لہن کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر خواہ ایک کو ڈیالیا ایک چیل کا جو ڈیالیا ہو کا ایک چھٹا یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربیعہ دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب مرتد ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اس قول میں اسکیلے ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد دس درہم ہے کہ قریب پوسٹے تین درہم سے ہوتے ہیں اور ابن شبر سے کہا کہ کم از کم پانچ درہم ہیں جن کو نصاب ہے قسطنطین کا مرتد ہونے میں دلوں کے نزدیک اور غنمی نے مذکورہ جانا ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بھی کہے اور یہ تمام مذہب ہواں مذہب اول کے جو ہم نے مضامیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح و صحیح کی رد سے مردود و باطل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ ایک چھٹا بھی لوہے کا مہر میں کافی ہو جاتا ہے اور جن میں مقابل ہو سکتی رائے کسی کی صورت قول کسی کار۔ رسول اللہ کے قول اور فضل ہے۔

تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست ہے :

پس ہرگز مومن بیع سنت کو ان اقبال کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول اللہ کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفقہ لینا تعلیم پر روا ہے اور یہ دونوں امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مجتہدین محدثین اور متبعین سنت کا اور یہی قول ہے عطاء بن حنن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مردود ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ علیہ

۳۴۸۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ يَأْزُوجُهُ بِنْتِي عَشْرَةَ أَوْيَّةً وَنَشَأَ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشْ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ بِنَصْفٍ أَوْيَّةٍ فَبَلَغَتْ عَشْرَ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْزُوجُهُ.

۳۴۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أُمَّرَ صُغُرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَعْبٍ قَالَ ((قَبِيزَا لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاقِ))

۳۴۸۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا مہر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانچ سو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں)۔ یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کے لیے۔

۳۴۹۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے دیکھا اثر زردی کا عبد الرحمن پر فرمایا یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گھٹلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ظہ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علماء کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہ کے اور قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف، قابل رد و طرد ہے کہ کسی طرح القیات اس کی طرف نہیں ہو سکتی۔

رسول اللہ کے مہر کا بیان

(۳۴۹۰) ہجرت واثقہ کسی خوشبو کا نہ کہ زعفران کا کہ دھرم دوں کو حرام ہے اور خورقوں کو درست ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہاں کے لیے درست ہے اور یثیبین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو بھرا اجڑا یا یاں لیے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی اجنبی ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدلن پر نہ ہو اور نہ ہب امام مالک کا اور ان کے یاروں کا کہ لباس زعفران درست ہے اور امام مالک نے اس کو خلاف حدیث سے نقل کیا ہے اور یکنامہ ہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

نواۃ کے لفظ کی تحقیق اور ولیمہ کا بیان:

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے یا تو مراد کھجور کی گھٹلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ٹکٹ۔ اور یہ بھی قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گھٹلی ہے۔ اور ثوری نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اس سے مستحب ہو ادا برکت کی دو لہا کو۔ اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہ ماننے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں۔ قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت اکلے سے محفل ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طلاق والے کو کہ ایک بکری سے کہنہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ولیمہ صحیح اور درست ہو یا نہ ہو اور حضرت منیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہو اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے میر ہو گئے اصحاب رسول اللہ کے اور تھمرار ولیمہ کے دونوں سے زیادہ مکر وہ ہے۔

۳۴۹۱- انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مجبور کی کھٹلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا کہ ویکہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔

۳۴۹۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْلَيْمْ بِشِئَاءٍ)).

۳۴۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَوْلَيْمْ وَلَوْ بِشِئَاءٍ)).

۳۴۹۳- عَنْ حَمِيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَن فِي حَدِيثِهِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

۳۴۹۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۴۹۴- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصاری آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا ہے؟ میں نے عرض کی ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

۳۴۹۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بِشِئَاءٍ الْغُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((كَمْ أَصْدَقْتُهَا)) فَقُلْتُ نَوَاقٍ وَفِي حَدِيثٍ إِسْنَقٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۴۹۵- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

۳۴۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۴۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۹۶- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ أَسْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ.

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت

۳۴۹۷- حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیر پر اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت

بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتِقَانِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۳۴۹۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةً

(۳۴۹۳) ☆ نواۃ کی تحقیق بھی اوپر گزری۔

(۳۴۹۷) ☆ خیر یوں نے کہا ہے محمد و الحسن یعنی محمد اور لشکر آپکا اور حمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایک مقدمہ جو آگے چلے ساتھ جو پیچھے آئے ہیئت جو دائیں طرف ہو ہمسارہ جو بائیں طرف ہو قلب جو توجہ میں ہو اور حاکم وہ ہیں رہتا ہے۔ حق

فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا۔ کہا راوی نے کہ پھر آپ نے آزاد کیا صفیہؓ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت ہے ان سے کہا کہ اسے ابو حمزہؓ ان کا مہر کیا پاندھا انھوں نے؟ کہا یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے تو سگڑ کر دیا ان کا مہر سلیمؓ نے اور پیش کر دیا آپ پر ان کو رات میں اور صبح کو رسول اللہؐ کو پیش ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کھانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط لائے لگا (دسی سکھا کر بیاتے ہیں) اور کوئی سمجھور اور کوئی گھی ان سب کو توڑ تاز کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا رسول اللہؐ کا۔

۳۳۹۸- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۳۳۹۹- حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دو ہزار ثواب ہے۔

۳۵۰۰- انسؓ نے کہا میں روایت کرتا ابو طلحہؓ کا خیبر کے دن اور

انہوں نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے لہذا یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالکؒ اور شافعی اور ابو حنیفہؒ اور محمد بن حسنؒ کا یہی قول ہے اور زفرؒ کا چنانچہ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت و راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر انوار قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر مقرر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور ان کے اس قسم قیمت راضی اور نہ مرد کے ذمہ مہر۔ اور اگر قیمت مجھول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں قنادر سر اقول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیبؒ اور حسن اور غنیؒ اور زہریؒ اور ثوریؒ اور داؤدیؒ اور ابو یوسفؒ اور احمدؒ اور شافعیؒ کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندگی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جائے یہ اور لازم ہو جائے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بشرطیکہ اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک محمدؐ اور بہتر اور قوی ہے۔

قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ کے پیر سے۔ پھر پہنچے ہم اہل خیر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چارپایوں کو نکالا تھا اور وہ اپنے کدال اور نوکری اور بچادڑی لے کر نکلے اور کہنے لگے محمدؐ اور خنیس یعنی دونوں آگئے۔ کہا راوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے خراب ہوا حویر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں سویرا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نکست دی اور وحیہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ نے سات مھنصوں کے بدلے میں اور پھر سپرد کیا اس کو ام سلیم کے کہ سنا کر کر دیں ان کا اور تیار کر دیں ان کو آپ کے لیے۔ اور کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے اس لیے ان کے سپرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کرے یعنی ایک حیض کے ساتھ استبراء ان کا ہو جو حکم ہے باندی کا۔ اور یہ صفیہ بنتی خنیس جی کی اور رسول اللہ نے ان کا ولیمہ کیا کھجور اور اقطہ (پنیر) سے اور سگی سے اور زمین میں کٹی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دسر خوان چڑے کا بچھا دیا گیا (گڑھے اس لیے کھودے کہ سگی اور اور ادھر نہ جانے پائے) اور اقطہ اور سگی لائے اور اس میں ڈال دیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں سولوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے۔ پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اور تنوں کو رسول اللہ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی عضا ہوا اونٹنی نے (یہ نام ہے جناب رسول اللہ کی کا اونٹنی کا) اور رسول اللہ گھر سے اور حضرت صفیہ بھی گئیں۔ سو آپ اچھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے

رَدِفَتْ اُمِّي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَقَدِمِي نَفْسٌ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّبَعْنَاهُمْ حِينَ تَوَغَّيْتُ الشَّيْثُ وَقَدْ أَمْرُجُوا مَوَاسِيئَهُمْ وَغَرَضُوا بِغُورِ سَبْهُمْ وَمَكَاتِلَهُمْ وَمُؤَرَّجِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَيِّسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرَبْتَ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَنَزِّلِينَ)) قَالَ وَهَرَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِيهِمْ دِحْيَةُ جَارِيَةٍ سَمِيَّةٌ فَأَسْرَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَعَّمَةُ لَهَا رُفْقَتُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَسَتِهَا الثَّمَرُ وَالْأَقِطَ وَالسَّيْنُ فَجِصَّتْ الْأَرْضُ أَبَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوَضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّيْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَذَرِي أَنْزَوْجَهَا أَمْ اتَّخَذَهَا أَمْ وَلَدَ قَالُوا إِنْ حَضَبَتْهَا فَهِيَ امْرَأَةٌ وَإِنْ لَمْ يَحْضَبْهَا فَهِيَ أُمٌّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَضَبَتْهَا فَصَعَلَتْ عَلَى عِصْرِ الشَّعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتْ الشَّاقَّةُ الْغَضَبَاءُ وَتَذَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَرَّتْ قَدَامَ فَسَرَبَتْهَا وَقَدْ أُشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبَعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَيُّهَا خَيْرُ أَوَّعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ.

تھیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا اوی نے میں نے کہا اے ابو حزمہ! کیا جناب رسول اللہؐ اگر پڑے؟ اور انسؓ نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپؐ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپؐ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں۔ پھر جب کھانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپؐ کے پیچھے ہوا اور دو شخص آپؐ کے حجرے میں رہ گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بٹھار کھا اور وہ نکلے سو آپؐ اپنی بیسیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو؟ وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہؐ اور آپؐ نے اپنی بی بی کو کیا پایا؟ آپؐ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں۔ پھر جب آپؐ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپؐ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپؐ کو خبر دی یا آپؐ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپؐ لوٹ کر آئے (یعنی حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپؐ کے ساتھ آیا پھر جب آپؐ نے بیہرہ کھلا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بچے میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبیؐ کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ رَضِيَّةَ وَزَيْنَبَ فَأَشْتَبِحَ النَّاسُ خَبْرًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَتَغَيَّبُ فَأَذْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَّغَ قَامَ وَتَبِعَهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثَ لَمْ يَخْرُجَا فَخَفَلَ يَمُرُّ عَلَى يَسَائِهِ فَيَسْلَمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ((مَلَامَ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ)) فَيَقُولُونَ يَخْبِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ يَخْبِرُ فَلَمَّا فَرَّغَ رَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَقْرَبِي أَنَا أُخْبِرُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنْهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أَشْكُفَةِ الْبَابِ ارْجَسَ الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ آيَاتِهِ لَنَا تَذَكُّرًا لِيُؤْتُوا لَكُمْ آيَاتِهِ

۳۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِبَدِيَّةٍ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا

(۳۵۰۱) اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہؓ نے کہا کہ اگر آپؐ مزید کو چھپا دیں تو جانو کہ نبیؐ میں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپؐ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہو تا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ نہ ہوتا ہے ایک جماعت کا صحابہؓ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور طلحہ

رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے وحیؑ کے پاس کہا بھجوا اور ان کے عوض جو انھوں نے مانگا آپ نے دے دیا اور صفیہ کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلیم کو) اور فرمایا کہ ان کا سنگار کرو۔ کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ خیر سے یہاں تک کہ جب خیر کو یوں پشت کر دیا ترے اور ان کے لیے ایک خیر لگا دیا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس توش حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔ سو کوئی تر یعنی کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا کوئی ستویں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے۔ انس نے کہا کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول اللہ کا صفیہ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دیواریں مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اس کے اور ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں سو ٹھوکر کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ صفیہ کی طرف یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور ان کو ڈھانپ لیا اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوڑ کر یاں (یعنی باندیاں آپ کی بیویوں کی) لکھیں اور صفیہ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دیتے لگیں اس کے گرنے کا۔

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّمَاءِ بِنُفْلٍ قَالَ بَقِيتُ إِلَى وَحْيَةٍ فَأَعْطَاهَا بَهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ ((أَصْلَحِيهَا)) قَالَ ثُمَّ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقَبْضَةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَأْتِنَا بِهِ)) قَالَ فَجَعَلَ الرَّحْلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ الشَّعْرِ وَفَضْلِ السَّوْبِ حَتَّى جَمَعُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَسِبًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْفَحِشِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضِ بِلَى خَيْبَرِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ ذُكِّرْتُ بِذَلِكَ وَلَيْمَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَاذْطَلَعْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُحُرَ الْكَدْبَةِ حَشِيشًا إِلَيْهَا فَرَمَعْنَا مَطِينًا وَرَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِينَةً قَالَ وَصَوَّبَتْ حَلْفَةً قَدْ أَرَدَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَمَّرَتْ مَطِينَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَرَعَ وَصُرَعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَخَذَ مِنَ النَّاسِ يُنْظَرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهَا فَقَالَ ((لَمْ نَعُزْ)) قَالَ فَذَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي بِسَائِلِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَتَشَمَّنْنَ بِصُرْعَتِهَا.

تھیں نہ سب نے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انھوں نے اعلان کو شرط کیا ہے ذکر شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ کہ اعلان۔ اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وغیرہم کہ اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک دو فاضلوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اہل اہل بیت کا کہ اگر چیکے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہو نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چیکے سے نکاح کیا مگر دو کو نہ ہونے تو صحیح ہے

بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَتَوَلُّو
الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ

۳۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ يَهْرُ قَالَ لَمَّا
انْقَضَتْ عِدَّتُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَيْنَبَ فَأَذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَزَيْنَبُ
حَتَّى أَتَانَا وَهِيَ تَحْمِلُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا
عَظُمْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ
إِلَيْهَا أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرَهَا قَوْلُئِنَّهَا طَهَّرِي وَنَكَحْتُ عَلَى عَقِبِي
فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أُرْسِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا
حَتَّى أُوَافِرَ رَبِّي فَقَامَتِ إِلَيَّ مَسْحِيحَهَا وَتَوَلَّى
الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ عَلَيْهَا بَغِيرَ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخَبِيزَ
وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النِّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ
رِجَالٌ يَتَحَلَّبُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّلَامِ فَخَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّخَذَ فَجَعَلَ
يَنْتَبِعُ خُحْرَ بَسَائِلِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتِ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَذْبَرِي أَنَا
أُخْبِرُكَ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أُخْبِرْتِي قَالَ
فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبَتْ أَذْخُلُ مَعَهُ

باب : نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ

کامیاب

۳۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اور روایت ہے بہزادی کی
کہ جب پوری ہو گئی عدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید
کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو
اور زید گئے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہ اپنے آنے کا خیر
کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے
دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ
کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ نے ان کو یاد کیا تھا (یہ کمال ایمان کی
بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے دل میں اس
خیال سے کہ رسول اللہ نے ان کو پیغام دیا ہے اس قدر عظمت
اور ہیبت ان کی چھائی کہ نظر نہ کر سکے اور افسوس ہے کہ اس
زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال
میں نہیں آتی اور بے تکلف جموں تاویلین کرنے لگتے ہیں یہ خیال
نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جس
کی شان میں وما ينطق عن الهوى اورد ہوا ہے اور ان ہو الا
وحی یوحی اراہے۔ غرض میں نے اپنی پٹھہ موڑی اور اپنی
ایزیوں پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب! رسول اللہ نے آپ کو
پیغام بھیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا
ہے) اور انھوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب
تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ
نہیں کر لیتی) اور اسی دلت وہ اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں

اور نزدیک جاہیر کے خلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

(۳۵۰۲) ☆ اس حدیث مبارک سے بعد ان سنت کو کوئی مسئلہ معلوم ہو گئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے زید سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر
معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہوگا جیسے زید کا حال تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہو کہ صحابہ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہ
بجز آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سا گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا حق

(واہ! مسلمانوں کی ماں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اتر اور رسول اللہ ان کے پاس بغیر لان کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری زوجہا کھا لیکر یا یکنون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیانہم یعنی بیوا دیانہم نے زینب کو تھ سے تاکہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے) پالگوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں اور راوی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھانے پر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ لٹکے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا اور آپ اپنی بیویوں کے حجرہ میں پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ آپ نے کیا پایا اپنی بی بی کو (یعنی زینب کو) پھر راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو میں نے خبر دی یا آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے نکاح میں اور پردہ کی آیت اتری اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری لا تدخلوا سے اخیر تک یعنی نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب

فَأَلْفَى الْمَسْرُومِي وَبَيْنَهُ وَتَزَلَّ الْجَحَابُ قَالَ وَوَعِظَ الْقَوْمَ مِمَّا وَعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ زَالِقٍ فِي حَدِيثِهِ لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ مَبْطُونٍ إِلَّا إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَسْتَجِيبُ مِنَ الْخَوْفِ.

تھ قول و فعل و تفریر سے دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و افتیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہی ہے۔ تیسرے یہ کہ مسلولہ استغادر مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استغادر احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ ہم کو ہر کام میں استغادر سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پاک لڑکے کا حکم غیر کافہ اور اس کی بیوی مثل غیر کا بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پاک طلاق دے دے۔ پانچویں فضیلت نکاح ثانی کے ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ خود اس کا پانی مہانی اور فاضی لا گاتی ہو۔ چھٹی فضیلت ام المؤمنین زینب کی کہ ثابت ہو ان کا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالاے عرش پر خدا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المؤمنین ان کو اس کا خبر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ

اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکنے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرماتا ہے جی بات سے۔
۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا انیس لیرہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی۔

۳۵۰۴- وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی، گوشت یہاں تک کہ نہ کھائے اور چھوڑ دیا۔

۳۵۰۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ تیار ہوتے ہیں گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ یہ نہیں اٹھے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور امین عبد الاعلیٰ نے اپنی روایتوں میں یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی تشریف لائے کہ اندر آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اور میں نے اگر آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ”اے ایمان والو! مت داخل ہو گھروں میں مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا عند اللہ عظیماً تک لینی پوری آیت عند اللہ عظیماً تک اتری۔

۳۵۰۳- عَنْ أَنَسٍ وَ فِي رَوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَتْهُمُ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ بَنَائِهِ مَا أَوْلَتْهُ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شاةً.

۳۵۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنَائِهِ أَكْثَرَ لَوْ أَفْضَلَ بِمَا أَوْلَتْهُ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَائِيُّ بِمَا أَوْلَتْهُ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَنَحْمًا حَتَّى تَرَسُّوهُ.

۳۵۰۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَبَعُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ سَكَاتَهُ يَبْتَهِجُ لِلْعِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةً وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِذَا هُمْ قَامُوا فَاتَطَلَّقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَعْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا قَالَ نَحَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَدْخَلَ فَأَلْقَى النِّجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ غُرًّا وَحَلَّ بِأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَاءَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.

۳۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أَنَسُ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ حُحُوشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوُّجُهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الشَّهْرِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَسَى فَمَحَبَّتٌ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مُكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَنِي وَتَيْتَهُ بِالْمِسْجَرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

۲۵۰۶- انسؓ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہؐ نے دو لہا بنے ہوئے زینب بنت جحشؓ کے اور ان سے نکاح کیا تھا آپ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا سو آپ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہؐ کھٹے اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہو گئے اور لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ۔ سو آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

۳۵۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوَّءَ ابْنِي لَبِي كَاسٍ وَأُورِ مِيرِي مَاءٍ أَمَّ سَلِيمُ نَعْتُهُ طَيْدَهُ بَنِي أَوَّلِ اس كَوَاسٍ طَبَقٍ مِش رَكَاهُ وَرَكَاهُ كَاسٍ اِئْسَ اس كَوَاسٍ جَارِ سَوَلِ اللّٰهُ كَاسٍ (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دو لہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ کی کتاب میں بہت چھوٹا ہے یہ ہماری طرف سے اے رسول اللہؐ انسؓ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہؐ کے

۳۵۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوَّءَ ابْنِي لَبِي كَاسٍ وَأُورِ مِيرِي مَاءٍ أَمَّ سَلِيمُ نَعْتُهُ طَيْدَهُ بَنِي أَوَّلِ اس كَوَاسٍ طَبَقٍ مِش رَكَاهُ وَرَكَاهُ كَاسٍ اِئْسَ اس كَوَاسٍ جَارِ سَوَلِ اللّٰهُ كَاسٍ (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دو لہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ کی کتاب میں بہت چھوٹا ہے یہ ہماری طرف سے اے رسول اللہؐ انسؓ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہؐ کے

(۳۵۰۲) یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہؐ کے کہ باوجودیکہ آپ کو ان کے چنبٹے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور خدا جانے انکی ٹکلیس آپ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ چپ رہے یہاں تک کہ پردہ دگار نے اس کا غور بند و بست کر دیا۔

(۳۵۰۷) اس حدیث میں بواغیرہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو اشخاص اسیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینبؓ کی کہ آیت حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔

پاس اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انھوں نے کہا قریب تین سو کے اور مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے اس! وہ طابق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں)۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھائیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے)۔ پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا کہ اٹھا لے اس اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا جب میں اس کھانا زیادہ تھا۔ اور بعضے لوگ بیٹھے باقی بناتے رہے رسول اللہ کے گھر میں اور رسول اللہ بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینب) دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا اور آپ نکلے اور اپنی بیٹیوں کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے پھر جب رسول اللہ کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ پر ہم گراں ہوئے جلد دروازے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ آئے یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا آپ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر ہوئی

فَقُرِئَتْ السَّلَامُ وَقُيُوتُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَبِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((سَمِعْتُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبَ فَأَذْغُ لِي فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمِعْتِ)) رَحَلْنَا قَالَ فَذَعَرْتُ مَنْ سَمِعَتْ وَسَمِعْتُ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ عَذَّبْتُكُمْ كَمَا كُنْتُمْ قَالَ رَحَلْنَا ثَلَاثَ مَيَّاتٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَمْسُ هَاتِي التَّوَزَّ)) قَالَ فَذَحَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّعْفَةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ)) قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجْتُ طَائِفَةً وَتَحَلَّتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي ((يَا أَمْسُ ارْزُقِي)) قَالَ فَزَوَّغْتُ مِمَّا أَزْرِي حِينَ رَضَعْتُ كَنَانُ أَكْثَرَ أُمَّ حِينَ رَضَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجَنَّتَاهَا إِلَى الْخَابِطِ فَتَقَلَّبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ طَشُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلَّبُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَرْنَعِي السُّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلِكْتُ إِلَّا نَيْمِيًّا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَاهُنَّ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ہوگی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں یا ایسا اللہ میں سے اخیر تک۔ جریر جو راوی ہیں انھوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے چھٹی ہیں اور پردہ میں رہتے تھے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۵۰۸۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب تکاف بنو ابی صلی اللہ علیہ وسلم کا رینب رضی اللہ عنہا سے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ۔ سو میں نے جو ملا اسے بلا لایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلے جاتے اور نبی ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا اور سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بخارہ اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا اور نبی ﷺ سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِ بْنِ إِيَّاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْصَرِبُوا وَلَا تُخَالِفُوا حَدِيثَ اللَّهِ إِلَى ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَخْبَرْتُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ غَفْلاً بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِّبَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. ۳۵۰۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَنَبَّأَ أَهَدْتُ لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ حَيْسًا فِي تَوْبٍ مِنْ جِبَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ادْهَبْ فَادْخُلْ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَفَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا لِقِيَّتِهِ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَاكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْضِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكْتَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِ بْنِ إِيَّاهُ قَالَ فَتَادَهُ غَيْرُ مُحْتَبِينَ طَعَامًا وَتَكُنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ أَطْهَرُ لِقَائِكُمْ وَقَلْبُكُمْ.

باب : دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۵۰۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو دوسرے کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔

باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

۳۵۰۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا)).

۳۵۱۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو چاہیے کہ قبول کرے۔
راوی نے کہا عید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے ہیں۔
۳۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا اس میں ولیمہ نکاح کا ذکر ہے۔

۳۵۱۲- ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔

۳۵۱۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کے مانند۔

۳۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

۳۵۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَجِبْ))
قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عَيَّدَ اللَّهُ يَزُورُهُ عَلَى الْغُرْسِ.

۳۵۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ غُرْسٍ فَلْيَجِبْ)).

۳۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اتَّوْا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

۳۵۱۳- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجِبْ غُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ)).

۳۵۱۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجِبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْغُرْسِ وَغَيْرِ الْغُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(۳۵۱۰) جو نوٹی نے کہا کہ دعوت کھانے کی فتح دال ہے اور دعوت نسب کی بکسر دال۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور ہے تو بالا اتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے اس میں اختلاف ہے۔ اور اس حدیث میں شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض مین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے مگر اتنا ہے کہ حاضری دہاں کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان عذر دلوں کے جو لوگ نہ ہو سکتے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے۔ یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی حش ولیمہ کے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں۔ اور قاضی عیاض نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا میں امام مالکؒ اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اسکے اور یہی قول ہے لغز سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہو چکا ہے یہ ہیں کہ مال میں دوائی کے شہ ہو یا خاص انشاء کی دعوت ہو یا دہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے، ہنشتی اس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا دای نے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی ظلم پر بدسلوکی یا دہاں کوئی منکر ہو جیسے خرو غیر یا تاج رنگ یا فرس یا حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذر دلوں سے دعوت کا قبول نہ کرنا دوا ہے اور ایسے ہی ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری نہیں جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں خذو غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں جو سے ہیکر کی یا قوش عبد اللہ کا یا کندری کہ ان میں اکثر خذو غیر اللہ ہوتی ہے۔

- ۳۵۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ ذُيعِيَ إِلَى غُرْمٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيَجِبْ».
- ۳۵۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(اتَّبُوا الدُّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)».
- ۳۵۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ «(إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى تَجَارِعٍ فَاجِيبُوا)».
- ۳۵۱۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى) وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ الْمَتْنِ ((إِلَى طَعَامٍ))».
- ۳۵۱۹- رَوَيْنَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.
- ۳۵۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطَرًا فَلْيَطْعَمْ)».
- ۳۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْعَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيَتَرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدُّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
- ۳۵۲۲- عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِزُهْرِي يَا أَبَا نَجْرٍ كَيْفَ هَذَا الْخُذِيْعِ «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَتُضْحِكُ فَقَالَ قَيْسٌ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غِيًّا
- ۳۵۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ جب تمہیں شادی یا ایسی ہی کسی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔
- ۳۵۱۶- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا جب تمہیں دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرو۔
- ۳۵۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کی طرف تو بھی قبول کرو۔
- ۳۵۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے اور ابن شخی کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔
- ۳۵۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۵۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کر لے اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔
- ۳۵۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس دلیر کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں نہ حاضر ہو اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
- ۳۵۲۲- سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا امیروں کا ہے؟ سودہ بنتے اور انھوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی

(۳۵۱۷) ☆ یعنی کھانا کیسای ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

(۳۵۱۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

(۳۵۲۰) ☆ فلیصل کے معنی بعضوں نے یہی کہے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ تراز پڑے۔ یعنی لعل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر گزری کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

۳۵۲۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا ایسے کا کھانا ہے۔

۳۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بدتر طعام اس ولیمہ کا ہے کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلائے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی۔

باب: طلاق خلاصہ کا بیان

۳۵۲۶- جناب عائشہؓ نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سو اکڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جوار نہیں ہے)۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو راہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کہی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جمانے نہ چکے اور

فَأَقْرَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الرَّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ مَالِكٍ))

۳۵۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ تَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۳۵۲۴- عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَحْوُ ذَلِكَ.

۳۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَمْنَعُهَا مَنْ يَأْكُلُهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْكُلُهَا وَمَنْ لَمْ يُحِبِّ الدُّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطْلَقَةُ ثَلَاثًا لِمُطْلَقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَّأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

۳۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَتَبَّ طَلَّاقِي فَتَرَوُحْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَإِنِّي مَا مَعَهُ مِنْ بَنِي هَذِهِ الْقُرْبَى قَسِمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَوَاجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذْرُبِي عَشِيَّتَهُ وَيَذْرُقَ عَشِيَّتُكَ)) قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَغَالِظٌ

(۳۵۲۵) ☆ یعنی ایسے لوگوں کو بلائے نہیں جن کو جموٹوں بلائیں تو بچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سو نخرے لاتے ہیں تاکہ بھون چڑھائے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان کا احسان جاتے ہیں۔

وہ تیری لذت جلا نہ چکے۔ جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں۔ سو خالد نے پکارا کہ اے ابو بکر آپ سنے نہیں کہ یہ رسول اللہ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

۳۵۲۷- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَيَأْتِيَهُ بِأَبَا بَكْرٍ صَلَّى نَسَمِعُ هَذِهِ مَا تَحْزَنُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۷- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْتَ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَحَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْيَةِ وَأَخَذَتْ بِهَدْيَةٍ مِنْ حَبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبُهَا فَقَالَ ((لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عَسِيْقَتِكَ وَتَذُوقِي عَسِيْقَتِهِ)) وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِيَابِ الْخُحْرَةِ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ عَالِدُ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرْحَمُ هَذِهِ عَمَّا تَحْزَنُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۸- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نئی آکر تم کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزری۔

۳۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَحَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِعَطِيَّةٍ حَبِيبَةٍ يُورِثُ.

۳۵۲۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق مغلطہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے

۳۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ

نکاح کیا اور اس نے بھی طلاق دے دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگی یعنی اس سے نکاح کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکے یعنی شوہر ثانی کا۔

۳۵۳۰- ایک اور سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۳۱- جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پالے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔

۳۵۳۲- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

باب : جماع کے وقت کی دعا

۳۵۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے ماؤزقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عتایت فرمائے گا۔

۳۵۳۴- مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انھوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

بِهَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلُ قَالَ ((لَا حَتَّى يَذْوُقَ غَسَلِهَا))۔

۳۵۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَلَمَّا فُتِرَ زَوْجُهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَبَلَغَ بِهَا فَاَزَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا مُسْبِلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا حَتَّى يَذْوُقَ التَّاجِرُ مِنْ غَسَلِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ))۔

۳۵۳۲- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثٍ يَحْتَمِي عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۳۵۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ اَنْ أَحَدُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا. فَإِنَّهُ إِنْ يَقْتَرِ بَيْنَهُمَا وَلَدَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا))۔

۳۵۳۴- عَنْ مُنْصَوِّرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَبْرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((بِاسْمِ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ ((بِاسْمِ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مُنْصَوِّرٌ أَرَادَ قَالَ ((بِاسْمِ اللَّهِ))۔

(۳۵۳۱) ☆ یہی مذہب ہے جمیع صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو اول کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث قصص ہیں آیت حتی تکح زوجا غیرہ کے۔

باب: آگے اور پیچھے سے قمل میں جماع کرنے کا جواز نہ کہ دبر میں

بَابُ جَوَازِ جَمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُلَيْهَا مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعْرِضٍ لِلدُّبْرِ

۳۵۳۵- جابرؓ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قمل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھیگا پیدا ہوتا ہے کہ ایک چیز کو دودھ پیتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ جو تمہاری کھیتی میں سواپی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بچ ڈالے تو اگے نہ کہ وہ جہاں بچ ضائع ہو)۔

۳۵۳۵- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبْرِهَا فِي قُلَيْهَا كَانَ الْوَلَدُ أَخْوَلُ فَتَرَلْتُ نِسَاءَكُمْ خَزَنَ لَكُمْ فَأَنَا خَزَنَكُمْ أَنِّي شَيْتَمُ.

۳۵۳۶- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۵۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ يَقُولُ إِذَا أَتَيْتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الدُّبْرِ فِي قُلَيْهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَخْوَلُ قَالَ فَأَتَرَلْتُ نِسَاءَكُمْ خَزَنَ لَكُمْ فَأَنَا خَزَنَكُمْ أَنِّي شَيْتَمُ.

۳۵۳۷- جابرؓ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہریؓ سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بوی کو اونٹھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لگا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قمل میں۔

۳۵۳۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْخَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِنَّ شَاءَ مُحِبَّةٍ وَإِنْ شَاءَ غَيْرِ مُحِبَّةٍ غَيْرُ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِنَامٍ وَأَجْدٍ

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے

بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

۳۵۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۳۵۳۷) ☆ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قمل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر۔ اور بہت ہی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی بروائی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ دلی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی اور مست نہیں۔

(۳۵۳۸) ☆ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر حق

ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا ہنر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔
۳۵۳۹- شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے پچھونے پر آئے۔

۳۵۴۰- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے پچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پر وہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔

۳۵۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے پچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک۔

باب: عورت کو مجید کھولنا حرام ہے

۳۵۴۲- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا مجید ظاہر کر دے۔

۳۵۴۳- ابوسعید خدریؓ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بڑی لعنت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا مجید کھول دے (یعنی یہ بات میں خیانت کی)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ))
۳۵۳۹- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((وَقَالَ حَتَّى تَوُجِعَ))

۳۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا قَتَأَنِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاطِعًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا))

۳۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ قَبَاتَ عَصَبَانِ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ))

باب: تحریم افشاء سِرِّ الْمَرْأَةِ

۳۵۴۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ مِنْ أَشْرَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا))

۳۵۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ مِنْ أَعْظَمِ الْفَاحِشَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) وَقَالَ ابْنُ تَمِيمٍ ((إِنْ أَعْظَمَ))

ظہر کو حالت حیض میں بھی ناف کے اوپر تک مباشرت اور مس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے پچھونے سے بے حد ہر ہٹا کر ہے۔
(۳۵۴۳) ہذا ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے شکنی اور سادہ لوحی چاہئیں سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات ناموزوں اور سکنات از محض ظہور میں آتے ہیں ان کا افشاء کرا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مردیت اور خلاف حیاء ہے۔

باب حکم العزل

باب عزل کایاں

۳۵۴۴- ابن حجر بڑے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدری کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہ کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے چہا کیا ہے آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریض کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ، شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے۔ پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

۳۵۴۵- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی۔

۳۵۴۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو نقد میری بات ہے (یعنی اصل ہونا نہ ہونا)۔

۳۵۴۴- عَنْ ابْنِ حَجْرٍ أَنَّهُ قَالَ فَحَلَّتْ أُمَّا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَلْصُطَلْقٍ فَسَمِعْنَا كَرَامَةَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْغَزْوَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْغِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعُولَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْ أَظْهَرُ لَنَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ عَزْلَ نَسَمَةٍ هِيَ كَاتِبَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَسْكُونٌ)).

۳۵۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثٍ رُبْعَةً غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ ((كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۳۵۴۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَابًا فَكُنَّا نَعَزُّ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ((وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاتِبَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَاتِبَةٌ)).

۳۵۴۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)).

۳۵۴۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ سِيرِينَ يَهَذَا الْإِسْنَادَ

وَيُطْلَقُ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي
الْعَزْلِ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا
هُوَ الْقَتْلُ)) وَفِي رِوَايَةٍ يَهْرُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ
سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ.

۳۵۴۹- مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد نے کہا

کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ ”کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل نہ کرو“ (یعنی نہ کرنا ادلی ہے)۔

۳۵۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بْنِ
مَسْعُودٍ رَدَّهٖ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ((لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا
تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَتْلُ)) قَالَ مُحَمَّدٌ
وَقَوْلُهُ ((لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ)).

۳۵۵۰- عبدالرحمن بن بشر انصاری نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور وہ وحہ چلاتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو تو آپؐ نے فرمایا کیا مضائقہ اگر تم عزل نہ کرو؟ اس لیے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔ ابن حون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے۔

۳۵۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ الْأنصاري رضي الله عنه قال قرأ الحديث حتى رده إلى أبي سعيد الخدري قال ذكر العزل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال وما ذاكم قالوا الرجل تكون له المرأة فترضع فيصيب منها ويكره أن تحبل منه والرجل تكون له الأمة فيصيب منها ويكره أن تحبل منه قال ((لا عليكم أن لا تفعلوا ذاكم فإنما هو القتل)) قال ابن عوف فحدثت به الحسن فقال والله لكان هذا رجلاً.

۳۵۵۱- کہا مسلمؒ نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے ان سے حماد نے ان سے ابن حون نے اور ابن حون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمدؐ سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انھوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبدالرحمن بن بشر نے یہی حدیث۔

۳۵۵۱- وَ حَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُوفٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ.

۳۵۵۲- معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ

۳۵۵۲- عَنْ مَعْبُدٍ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا يَا

سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انھوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۳۵۵۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔

۳۵۵۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کو پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا ہوتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک چو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۳۵۵۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۵۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص حضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لیے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائے گا جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔

۳۵۵۷- وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ

سعیب مَلِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَأَلْتُ الْخَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُثْمَانَ إِلَى قَوْلِهِ ((الْفَلْسُ))۔

۳۵۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا))۔

۳۵۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ ((مَا مِنْ مَخْلُوفٍ أَنْثَى يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ))۔

۳۵۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۵۵۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً مِمَّنْ عَادَتُنَا وَسَابِقَتُنَا وَأَنَا أَطْلُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أُمَكُّهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ ((اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ)) لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهَا سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا))۔

۳۵۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا

(۳۵۵۳) یعنی جس کو یہ بات ہے وہ ضرور ہو گا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

(۳۵۵۷) یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی ہے اللہ کی بزرگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی شخص برابر چلے تو اللہ کی ہدایت کا فخر کرے نہ کہ اپنے حسن شخص اور حسن رائے کا۔

أُغْزِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَنْتَعِ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ)) قَالَ فَخَاءَ الرَّحُلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْحَارِثَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

۳۵۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

۳۵۵۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنَ يَنْزِلُ زَادَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَهَيَّا عَنْهُ الْقُرْآنَ

۳۵۶۰- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۵۶۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِمَ يَنْهَانَا

بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمُسَيِّئَةِ

باب: جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۲- ابودرداء نے کہا کہ نبی ﷺ گزریے ایک خیمہ کے دروازے پر اور وہیں ایک عورت کو دیکھا کہ قریب جھنے کے ہے تو آپ نے فرمایا کہ شاید وہ فحش اس سے لڑوہا ہلے کار کھتا ہے (یعنی جس کے پاس ہے)؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے

۳۵۶۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجْبَعٍ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ ((لَعَلَّاهُ يُرِيدُ أَنْ يَلْمَ بِهَا)) فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۶۱) ✽ غرض ان روایتوں سے جو واضح انکراہت ثابت ہو ا عزل کا اور کراہت اس لیے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

(۳۵۶۲) ✽ یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑا جائے تو اس کا بچہ اہل گناہ کا تو اب شہرہا کہ یہ لڑا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کا فر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے بخیر۔ پھر بر تقدیریکہ وہ لڑا اس مسلمان کا ہو تو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ اور بر تقدیریکہ وہ کار کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اس لیے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت میں اس لڑکے سے خدمت لینا غلاموں کی طرح ردا ہو گا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑا بتلایا اور وارث کیا تو صحیح

وَسَلَّمَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَجِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَحْبِذُهُ وَهُوَ لَا يَجِلُّ لَهُ))

۳۵۶۳- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُزْضِعِ وَكَرَاهَةُ الْعَزْلِ

۳۵۶۴- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنْ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَالْفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ)) قَالَ مُسْلِمٌ وَأَنَا خَلَفْتُ فَقَالَ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَتْ يَحْيَى بِالْذَّلِ

۳۵۶۵- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أَعْنَتْ عَمَّانَةَ قَالَتْ خَصُرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنْفِ وَهُوَ يَقُولُ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنْ الْغِيلَةِ فَتَطْرُثُ فِي الرُّومِ وَالْفَارِسِ فَإِذَا هُمْ يُبْعِلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا)) ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ

چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو لعنت قبر تک اس کے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنائے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

۳۵۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں

۳۵۶۳- جدامہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کروں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ مسلم نے فرمایا کہ جدامہ سبے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

۳۵۶۵- جدامہ رضی اللہ عنہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ بد و خبی ہے۔ عید اللہ کی روایت میں ہے مفری سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ مودود جس کا سوال ہو گا قیامت میں۔

جب غیر کو اپنا وارث نہ کر لیا اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا۔ غرض اس خرابی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ تاو ضعیف حمل اس سے محبت حرام رہے کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگا جائے۔ کہا مسلم نے اور بھی روایت بیان کی کہ ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے مزید یہ نذر کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے ان سے ابو داؤد نے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

(۳۵۶۳) ☆ غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر غلام و خلع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل ہو جاتا ہے تو دودھ پیو ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور ضعیف ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اس سے منع نہیں کیا اس لیے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے۔ چنانچہ فاروق و روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے۔ (۳۵۶۵) ☆ دائرہ کے معنی لڑکی کو زہدہ گاڑ دینا جیسا جاپان عرب کا دستور تھا۔ مودود وہی زہدہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ نے عزل کو دائرہ فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرتا ہے اولاد کا۔ اس لیے کہ اولاد تلفقہ سے ہوتی ہے جس نے تلفقہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے لٹی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادُ الْحَقِيءُ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهِيَ رِوَاةُ الْمَوْعُودَةِ سُبُلَتْ.

۳۵۶۶- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجَبَلٍ حَدِيثَ سَجْدَةِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْغَزَلِ وَالْغَيْلَةِ عَنِّي أَنَّهُ قَالَ ((الْغَيْالُ)).

۳۵۶۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا حَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُغْرِلُ عَنْ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِيهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومِ)) وَ قَالَ زَمَيْرٌ فِي رَوَاتِهِ ((إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ وَفَا الرُّومِ)).

۳۵۶۶- اس سند سے بھی مذکور وہاں حدیث مروی ہے۔

۳۵۶۷- سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔



کِتَابُ الرُّضَاعِ

دودھ پلانے کے مسائل

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ باب : جو رشتے سے حرام ہیں دودھ رضاعت سے بھی حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۸- عَنْ عُمَرَؓ أَلَّا عَابِثَةً أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِهَا خَفِصَةً قَالَتْ عَابِثَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَأَيْتَ إِنْ لَعَنَ خَفِصَةً مِنَ الرُّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَابِثَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فَلَانٌ شَيْئًا لَعَمَهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ إِنَّ الرُّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا تُحْرِمُ الْوِلَادَةُ))

۳۵۶۹- عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۵۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَهْدَى الْإِسْنَادُ بِمَثَلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۳۵۷۱- عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَقْلَحَ أَخَا أَبِي الْقَعْنَبِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَنْهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَ

۳۵۶۸- عمرو رضی اللہ عنہ کو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ خفصہ کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے رضائی بچا خفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر فلاں شخص (یعنی میرا بچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

۳۵۶۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

۳۵۷۰- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

باب : رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر

۳۵۷۱- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اقلح ابو القعنس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضائی بچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا

تھا۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو اپنے پاس۔

۳۵۷۲- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میرے پاس آئے فلح بن ابوالقیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑی پلایا ہے تو آپؐ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھوں میں یا فرمایا اپنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۵۷۳- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اربع بھائی ابوالقیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول جناب کے اور ابوالقیس ان کے رضائی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہ کے)۔ تو عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اربع کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس لیے کہ ابوالقیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابوالقیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے برا جانا کہ ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ سے پوچھ نہ لوں۔ آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دو۔ عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۷۴- زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داپنے ہاتھ میں خاک بھرے۔ اور ابوالقیس شوہر تھے اس عورت کے

الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِّنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِّنَ لَهُ عَلَيَّ.

۳۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بَعْضِي حَدِيثَ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّحْلُ قَالَ ((تَرَبَّيْتُ بِذَلِكَ أَوْ يَمِيلُو)).

۳۵۷۳- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَهُ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذِّنُ لِأَفْلَحٍ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعْنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ حَاضِرٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَذِّنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرَّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تَحَرَّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

۳۵۷۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَبِهِ ((فَإِنَّهُ عَمِلُوا تَرَبَّيْتُ يَمِيلُو)) وَكَانَ أَبُو

الْفُعَيْسِ زَوْجِ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

۳۵۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاءٌ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلْيَبِغْ عَلَيْكَ عَمُّكَ)) قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَبِغْ عَلَيْكَ.

۳۵۷۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أُمَّ أَبِي الْفُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ۳۵۷۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْفُعَيْسِ

۳۵۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْخَعْدِ فَرَدَّدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامُ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْفُعَيْسِ فَلَمَّا حَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ ((فَهَلَّا أُذِنْتُ لَهُ تَوَيْتَ يَمِينُكَ أَوْ يَدُكَ)).

۳۵۷۹- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمِّي أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَبَّبْتُهُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

جس نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۷۵- عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرمؐ سے اجازت طلب کر لوں۔ جب نبی اکرمؐ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرا چچا میرے پاس آسکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آسکتا ہے۔

۳۵۷۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۷- ایک اور سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۸- حضرت عائشہؓ نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابو الخجد تھی سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا ابو الخجد ابو الفعیس ہی ہیں پھر جب نبی تشریف لائے تو میں نے آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ان کو کون نہ آنے دیا تمہارے دابے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں۔

۳۵۷۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افع تھا انھوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا تم ان

(۳۵۷۹) ان سب احادیث کی نظر سے امت کا جماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کو دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنی دودھ پلانے والی دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح اہل احرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو نکاح کا طلاق ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جاری نہیں یعنی ماں کی طرف وہ لڑکے کی وارث نہیں ہیں

((لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَخْرُومُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَخْرُومُ مِنَ النَّسَبِ))
 سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔

۳۵۸۰- اس سند سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۰- عَنْ غَايِثَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ مِنْ قَعْبَسٍ فَأَبَيْتُ اَنْ اَذْنَ لَهُ فَاَرْسَلَ ابْنِي عَمَلُو اَرْضَنِيْ امْرَأَةً اُحِبِّي فَأَبَيْتُ اَنْ اَذْنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لِيَدْخُلْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمَلُو))

باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان

باب تحريم ابنة الفاح من الرضاعة

۳۵۸۱- حضرت علیؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا سب ہے کہ آپ رضعت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کی عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہاں بنی حمرہ کی۔ آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔

۳۵۸۱- عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ما لك تنزوي في قریش وتخذلنا فقال وتخذلكم حتى قلت نعم بنت حمزة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي من الرضاعة))

تجہ ہوتی نہ لاکا کا دارست ہوتا ہے اور نہ کسی کا نطفہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے سیکے کو مار ڈالے۔ غرض ان حکموں میں دودھوں مثل اجنبی کے ہیں اور اسی طرح اجناس سے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرفدہ اور اولاد رضیع میں اور رضیع اور اولاد مرفدہ میں اور اس حکم میں دودھ رضیع گویا مرفدہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرفدہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا افتادہ شوہر نکاحی ہو یا ملک یمن کی راویہ دودھ کا باپ ہو جاتا ہے لیکن نہ بپ ہے نہ کاغذ علماء کا اور اس کی اولاد رضیع کی بھائی، یمن ہو جاتی ہے۔ اور مرفدہ کے شوہر کے بھائی رضیع کے بچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہنیں رضیع کی بہنیں ہیں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضیع کی مرفدہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے اور غرض اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا اختلاف کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرفدہ کے بیچ میں اور مازنی نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمرؓ رضاعی کا نطفہ مرفدہ سے اور انھوں نے استدلال کیا و اماہم احکم الملامی و احکمہم و احکمہم من الرضاعة سے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا اور دینی اور پھر بھی کیا جیسے سب میں ذکر نہیں کیا اگر اس کے نبی نے تصریح کر دی اور نبی یمن نے احکام کا جیسے قرآن یمن ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا اگر اس کے نبی نے تصریح کر دی اور نبی یمن نے احکام کا جیسے قرآن یمن ہے۔

تشریح: کیا مسلم نے روایت کی ہم سے زید بن ان سے یحییٰ قحطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے ان سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے علی بن مسرر نے ان سے سعد نے ان دونوں سے قتادہ نے اہام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہیں تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور مسند کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت میں یہ ہے کہ سنا میں نے جاری بن زید سے۔

۳۵۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۲- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْتَحْضَرَ
بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْلٍ حَدَّثَنَا
أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَعْيَانَ كُلُّهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۵۸۳- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے
عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہؓ کی صاحبزادی۔ آپ نے
فرمایا وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بیٹی ہے رضائی اور رضاعت
سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے سب سے۔

۳۵۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ ((إِنِّهَا
لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ
مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ)).

۳۵۸۴- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی
ہے۔

۳۵۸۴- عَنْ قَادَةَ بِإِسْنَادٍ هَمَّامٍ سِوَا غَيْرِ أَنَّ
حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((ابْنَةُ أَخِي مِنَ
الرِّضَاعَةِ)) وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ ((وَإِنَّهُ يَحْرُمُ
مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) وَفِي
رِوَايَةِ بَشْرِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

۳۵۸۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کو حمزہؓ کی صاحبزادی کا
خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہؓ کی
صاحبزادی کو؟ تو فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ میرے رضائی بھائی
ہیں۔

۳۵۸۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّنِ
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ لَهَا
تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ
((إِنْ حَمْزَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ)).

باب: بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان
۳۵۸۶- ام حبیبہؓ ابوسفیانؓ کی بیٹی نے کہا کہ نبی ﷺ میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیانؓ
کی بیٹی کو نہیں چاہتے؟ آپ نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے

باب تحریم الرِّبَّةِ وَأَخْتِ الْمَرْأَةِ
۳۵۸۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَعْيَانَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتْتُ لَهُ حَلٌّ لَكَ فِي أَخِي

(۳۵۸۶) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ روید جب تک اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے جب تک
حرام نہیں ہوتی یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اس شوہر ثانی نے اس کو پرورش نہیں کیا تو
وہ لڑکی اسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت روید کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہو

کہا آپ ان سے نکاح کریں (ام حبیبہؓ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جماع کرنا نکاح میں منع ہے)۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلے تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں اور دوست رکھتی ہوں کہ جو خیر میں میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر نہ تھی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ابو سلمہؓ کی بیٹی کو آپ نے فرمایا ام سلمہؓ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پائی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی اس لیے کہ وہ میری بیٹی تھی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو (یعنی ابو سلمہؓ کو) ٹوپے نے سو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔

بَسْتُ أَبِي سَعْيَانَ فَقَالَ ((أَفَعَلْتُ مَاذَا)) قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ ((أَوْ تَحْبِيْنُ ذَلِكَ)) قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُحْبِلَةٍ وَأَحَبُّ مَن شَرِكِي فِي الْخَيْرِ أَحْبَبِي قَالَ ((فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي)) قُلْتُ فَإِنِّي لَمُخْبِرَتٌ أَنْتَ تَغْضَبُ ذُرَّةَ بَنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بَنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رِبْسِي فِي جِغَرِي مَا خَلَّتْ لِي إِنْهَا ابْنَةٌ أَحْبَبِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَنَاهَا لَوْيَةُ فَلَا تَغْرِضُنْ عَلَيَّ بَنَاتِيكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِيكُنَّ))

۳۵۸۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً
۳۵۸۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْكِحْ أَحْبَبِي عُرْوَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَحْبِيْنُ ذَلِكَ)) فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُحْبِلَةٍ وَأَحَبُّ مَن شَرِكِي فِي الْخَيْرِ أَحْبَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنِّي لَمُخْبِرٌ لَكَ))

۳۵۸۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً
۳۵۸۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْكِحْ أَحْبَبِي عُرْوَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَحْبِيْنُ ذَلِكَ)) فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُحْبِلَةٍ وَأَحَبُّ مَن شَرِكِي فِي الْخَيْرِ أَحْبَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنِّي لَمُخْبِرٌ لَكَ))

اللہ ہو یا نہ کیا ہو۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ہائیکم اللہ فی حجورکم (اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیٹیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے)۔ اس کا جواب ان سب علانے یہ دیا ہے کہ یہ قیدی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ جو رحس ہوں یا نہ ہوں جیسے ولا تقفلوا اولادکم من املاق (اور قفل نہ کر دلائی اولاد کو مفلسی کے خوف سے) کہ قید من املاق کی باعتبار اکثر احوال کے ہے کہ عرب مجھے لوگ مفلسی کے خوف سے قفل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب املاق کا خوف نہ ہو تب قفل روا ہے۔ اور ثویہ کو بڑی تمی ابی لہب کی کہ اس نے قفل علیہ سعدہ کے چنانچہ رسول اللہؐ کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک جم کر داد بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت ربیہ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے تربیہ دی بنت عرۃ کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعی بیٹی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تھا کہ حمزہ حضرت کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک امکا دودھ پیا ہے۔ (نورنی)

میرے لیے جائز نہیں ہے۔ تو ام حبیبہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ ورتہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابو سلمہؓ کی بیٹی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر وہ میری گود میں میری بیوی نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہؓ کو ثویبہؓ نے دودھ پلایا ہے اس لئے تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو۔

۳۵۸۹- وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عذہ کا نام نہ کر رہے اور کسی میں نہیں۔

يَجُلُّ لِي)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا تَنَحَّضْتُ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذَوَّةَ ((بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ)) قَالَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ أَنَّهَا كُنَتْ تَكُنْ رِبَاسِي فِي جُجُورِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةُ قَالَتْ تَرْضَعُنِي عَلَيَّ يَنْبَغِي وَلَا أَحْوَابُكُمْ))

۳۵۸۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَسْنَدُ أَنَّهُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَذْرَةَ غَيْرَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

باب: ایک اور دودھ چوسنے کا بیان

۳۵۹۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

۳۵۹۱- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

باب فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّانِ

۳۵۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَحْرُمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّانُ))

۳۵۹۱- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَرُغِمْتُ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْحَدِيثِي رَضْعَةً أَوْ رَضَعْتَنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحْرُمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَانُ)) قَالَ غُرُورُ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوَيْلٍ.

۳۵۹۲- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَحْلًا مِنْ بَنِي غَابِرِ بْنِ صَنْعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تَحْرُمُ الرِّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ ((لَا))

۳۵۹۳- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَحْرُمُ الرِّضْعَةُ

۳۵۹۲- ام فضل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔

۳۵۹۳- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں

ہوئی۔

أَوْ الرَضْعَانِ أَوْ الْمَصَّةُ أَوْ الْمَصَّتَانِ))۔

۳۵۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

۳۵۹۴- عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ إِسْحَقَ فَقَالَ كَرِهَ ابْنُ أَبِي بَشِيرٍ ((أَوْ الرَضْعَانِ أَوْ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا)) ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ ((وَالرَضْعَانِ وَالْمَصَّتَانِ))۔

۳۵۹۵- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۹۵- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الْإِبْلَاجَةَ وَالْإِبْلَاجَتَانِ))۔

۳۵۹۶- ام فضلؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۹۶- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْحَرِّمُ الْمَصَّةَ فَقَالَ ((لَا))۔

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان

بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

۳۵۹۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اتر اٹھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

۳۵۹۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْنَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُنَّ فِيْنَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

(۳۵۹۷) اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے صحیح کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لیے اس کے صحیح کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے صحیح کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھا جائے۔ اور صحیح تین قسم کا ہے ایک یہ کہ حکم نور ثلاثتین منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ ثلاثتین منسوخ ہو جائے نہ حکم۔ مثال اول کی شہر رضعات معلومات ہے کہ حکم اور ثلاثتین منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور ثلاثتین منسوخ ہو جائیں اور اس طرح ہے الشیخ والمشیغہ اذ ذلک جاز جملہ حکم باقی ہے اور ثلاثتین منسوخ ہو گئے اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور ثلاثتین اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے اور اسی قسم سے ہے واللہین ینوفون منکم و یلدون ازواجاً وصیہ لا زواجہم الا یہ کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور ثلاثتین باقی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہ اور امام شافعی اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جبور علماء کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطاء و طاؤس اور ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور ابو داؤد اجماعی اور ثوری اور ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے اور ابو ثور اور ابو عیاد اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔ اب سنو کہ شافعی اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصنۃ والمصنجان کے جواب دینے میں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں اور صحیح نہیں ہے کہ حدیث کا شرط ہو ماضی ردی ہے۔ (انہوکی بالانقصار)

۳۵۹۸- عمرہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اگرچہ بار چوسنا اثر۔

۳۵۹۹- اس سند سے کبھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۹۸- عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عُمَرُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَغْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَغْلُومَاتٍ.

۳۵۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو أَنَّهُ سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ يَبْنِيهِ.

باب : بڑی عمر کی رضاعت کا بیان

بَاب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۳۶۰۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ابو حذیفہؓ کے چہرہ میں کچھ خنک پاتی ہوں جب سالم میرے گھر میں آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ انھوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے اور عمر و کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمر و کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے۔

۳۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْضِعِيهِ)) قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((فَلَمَّا عَلِمْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ)) زَادَ عَمَرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۰۱- جناب عائشہؓ نے کہا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ اور ابو حذیفہؓ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں (یعنی ابو حذیفہؓ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہؓ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبیؐ نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابو حذیفہؓ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلایا اور ابو حذیفہؓ کی کراہت جاتی رہی۔

۳۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ نَعْنَى ابْنَةَ سَهْلٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَرْضِعِيهِ تَحْرِمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ)) فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ.

۳۶۰۲- جناب عائشہ صدیقہؓ نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمروؓ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مولیٰ ابو حذیفہؓ کے ہمارے گھر میں بہارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انھوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انھوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی انھوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ نے مجھے خبر دی ہے یعنی قاسم کو خبر دی ہے۔

۳۶۰۳- زینب ام سلمہؓ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہؓ نے جناب عائشہؓ سے کہا کہ آپ کے پاس غلام (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) ۲۷ ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہؐ کی بیوی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہؓ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے ابو حذیفہؓ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

۳۶۰۴- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِمَسْلَمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرَّحَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرَّحَالُ قَالَ ((أَوْضِعِيهِ فَنُحْرِمِي)) عَلَيْهِ قَالَ فَسَكَتَتْ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أَخَذْتُ بِهِ وَهَيْئَةً ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ.

۳۶۰۳- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْفَانِعُ الَّذِي مَا أَحْبَبُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَّا لِلَّهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حَذِيفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ

۳۶۰۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَعْنَى عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ حَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِيهِ رَجُلًا أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((أَرْضِعِيهِ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ
 ((أَرْضِعِيهِ يَذْهَبَ مَا فِي وَجْهِ أَبِي خَذِيفَةً))
 فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي خَذِيفَةً.

۳۶۰۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُذْخِلَنَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مِنْكَ الرِّضَاعَةَ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا وَخَصَّةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ يَدْخِلُ عَلَيْنَا أَحَدًا بِهِذِهِ الرِّضَاعَةَ وَلَا زَيْنًا

۳۶۰۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیاں انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پنی کر اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور حضرت ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

باب إِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَخَاجِعِ
 ۳۶۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان
 ۳۶۰۶- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ کو ناگوار

مدت رضاع کا بیان

(۳۶۰۵) علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ اور اؤڈ کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انھوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علماء نے صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین و غیر ہم تک نے اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آن تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے۔ مگر ابو حنیفہ نے تمام جہاں کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ ایک برس جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں۔ اور جہود علماء نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قول سے کہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اودان ان ینم الرضاعة یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کا ل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جہود نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت جماعت سے ہے اور تمام احادیث مشہور سے اور حدیث مشہور کو انھوں نے بقایا خاص بنانا ہے سہلہ کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے ہیں مذہب جمہیر علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مرد ہے فقہ قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کی نظر سے اور مذہب جناب عائشہ کا مثلاً ہے اور رسول اللہ نے جو کھڑیا کہ تم سالم کو دودھ پلاؤ اس میں کا ضعیفی عارض نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے کسی برتن میں دودھ دوہ کر پلادیا ہو اور شاید حضرت کی بھی بھی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے جھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو تو دینی نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید جھوٹا بدن کا بغیر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت ابورخ میں دودھ پینا جائز ہے۔

ہو اور آپ کے چہرہ پر ہنس نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ
ذرا غور کیا کر دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پتا وہی
معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنی لام رضاعت میں ہو یعنی
دو برس کے اندر۔

۳۶۰۷۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا
درست ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور حجر و قید
ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ
لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے
اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ سو بعض یاروں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے
کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری والی محصنات یعنی حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر
جو تمہاری ملک میں آئیں یعنی قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب
ان کی عدت گزر جائے۔

۳۶۰۹۔ ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے حنین
کے دن ایک سریہ بھیجا اس حدیث میں ”الا ما ملکتم
ایمانکم“ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال
ہیں اس میں عدت گزرنے کا تذکرہ نہیں۔

۳۶۱۰۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَعَبْدِي رَجُلٌ قَابِذٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ أَحْبَبُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرُونِ
يَا حَوَنَكُنَّ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ
الْمَخَاضَةِ.

۳۶۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ أَبِي السَّيِّدِ الشَّعْبِيِّ بِإِسْنَادٍ أَبِي
الْأَخْوَصِ كُنْغَنِي حَدَّثَنِي حَدِيثُهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَخَاضَةِ

بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ
الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ
نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

۳۶۰۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
حَنْينَ بَعَثَ حَبِشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا
فَقَاتَلُوهُمْ فَفَتَّهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا
فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَحَرَّجُوا مِنْ عَشِيَّتِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاجِهِمْ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ
وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
أَيُّ فَنَّهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۰۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَّ نَبِيَّ
اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حَنْينَ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدُ
بْنِ زُرَّعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ
فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۱۰۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۳۶۱۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابُوا سَيْبًا يَوْمَ أَوُطَسَ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَتَحَوُّوا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَاتُهُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَيَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۳۶۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شہبات سے بچنے کا بیان

۳۶۱۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ احْتَضَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَغَدِقَ فِيْ زَمْعَةٍ فِي غَلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُخِي عَجَبٌ لِّي أَبِي وَقَّاصٍ عَجِبٌ إِلَيَّ أَنَّهُ أَتَنُ أَنْظُرَ إِلَى شَبِيهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَيْدِيهِ قَطْرٌ

۳۶۱۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا ہے عبد بن ابی وقاص ہے اور انھوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں مشابہت ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ

لوٹری کے استبراء کا بیان

(۳۶۱۱) ☆ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورت جس کفار کی جب عازریوں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح لوٹ گیا اب جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آجائے ان سے محبت بلا تردد و خطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد محبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعی کا وہ جو لوگ علماء سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بہت مدتوں اور ان شرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے محبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی نہیں جو ابلی کتاب نہ تھے جس لیے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کے مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی محبت میں تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا۔ اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لوٹری ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ جب گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے محبت روا ہے اور اس کا نکاح لوٹ گیا نہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ لوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں ملک ایمانکم عام فرمایا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ان ہی عورتوں کے لیے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ کہ ان کے لیے جو معرض بیعت میں آئیں۔

(۳۶۱۳) ☆ فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے محبت کی جائے خواہ نکاح سے مالک یمن سے۔ غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہو ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اس کا تصور کیا جائے گا اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہونگے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنی جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمن سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے گا جس کے پاس یہ

کے فراش پر اس کی لوثڑی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ سورسول اللہ نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخونی عنبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ اسے عبد الاکرا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نسبیتی اور مروی ہے یا پھر۔ اور اسے سودہ زمرہ کی بیٹی تم اس سے چمپا کرو۔ پھر سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور محمد بن روح کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۶۱۳۔ زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لاکا فراش کا ہے اور زانی کا ذکر نہیں۔

۳۶۱۵۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا لاکا ستر والے کا اور زانی کے پتھر ہیں۔

۳۶۱۶۔ ابو ہریرہ سے اسی کی ایک اور روایت اس سند سے بھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي شَبِيهَ فَرَأَى شَبِيهًا يَتْبَعُهُ فَنَالَ ((هُوَ لَكَ بَا عَيْدُ الْوَلَدِ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاوِي الْحَجَرِ)) وَاحْتَجَبِي بَيْنَهُ يَا سَوْدَةُ بَنْتُ زَيْدٍ ((فَالْتَمِمْ مَرَّةً سَوْدَةَ فَطُوتُمْ بِذِكْرِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَمَضٍ قَوْلُهُ)) يَا عَيْدُ ((

۳۶۱۴۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ بَنِي حَدِيثَهُمَا ((الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ)) وَلَمْ يَذْكُرَا ((وَلِلْعَاوِي الْحَجَرِ))

۳۶۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاوِي الْحَجَرِ))

۳۶۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ عَدَّتْ هِيَ۔ اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر ایسا نکل گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ البتہ امکان و طہی کا ہو بعد عورت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکان و طہی نہ ہو مثلاً مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر یہ ماہ میں یا اس کے بعد لاکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہو گا یعنی اس کا نہ کھلائے گا۔ یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور حنابلہ کا مگر ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انھوں نے امکان صحت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر میں کافی چنانچہ یہاں تک کہ ابن کا قول ہے کہ اگر طلاق دے دی گئی عورت کو عقد کے بعد اور طہی کا ہو تاہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے بعد سے تو لاکا ہی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور پھر ہے اور ظاہر اقتصاد اور تین ابطال اور اس حدیث میں ان کی کوئی دلیل نہیں اسلئے کہ یہ فرمایا آپ کا کہ دلہ فراش کا ہے اور زانی کو مروی ہے باعتبار غائب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لوثڑی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک عینین میں رہے اور مالک اس کا اس سے جماع نہ کرے اور نہ قرار کرے و طہی کا تو لاکا اس لوثڑی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا اور جب و طہی کی وہ فراش ہوگی پھر جب جو لاکا ہوگا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائے گا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ لاکا اس کا آقا سے ملحق نہ ہو گا جب تک ایسا لاکا نہ ہو کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ سمجھے پھر جب ایسا لاکا ہو گیا اب ملحق اولاد ہو سب اسی کی سمجھی جائے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کرے۔ (لوثڑی)

(۳۶۱۳)۔ ابن عیینہ میں عید بن زمرہ کی جو رسول اللہ نے لڑکے کو زمرہ سے ملحق کر دیا یہ معمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورت فراش تھی زمرہ کی اور یہ ثبوت شاید زمرہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا ہوا یا حضرت کو معلوم ہو۔ اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی اور مالک کی ابو حنیفہ پر اس لیے کہ زمرہ کا کوئی پہلا فرزند اس لوثڑی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ضمیر اتنا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ کا باطل ہے۔

منقول ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

بَابُ الْعَمَلِ بِالْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

باب: قَائِف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق و ولد میں

۳۶۱۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَرْتَرًا أَسْتَرِيرُ وَجْهِي فَقَالَ ((أَلَمْ تَرَيِ أَنْ مُجْرَؤًا نَظَرَ أَبْقَا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَفْئَامِ لَمِنْ بَعْضٍ))

۳۶۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيِ أَنْ مُجْرَؤًا الْمَذَلِجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قِطِيفَةٌ قَدْ غَلَبَا رُءُوسَهُمَا وَبَذَتْ أَفْئَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَفْئَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ))

۳۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاعِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَفْئَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

۳۶۲۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمْ يُونُسَ وَكَانَ مُجْرَؤًا قَائِفًا.

۳۶۱۹- جناب عائشہ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجرزدی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور ہر کٹے تھے تو اس نے کہا کہ یہ ہر جڑ ہیں ایک دوسرے کے (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

۳۶۱۹- مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۳۶۲۰- وہی مضمون اس سند سے مرذی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجرزدی قائد شناس تھا۔

(۳۶۲۰) ہارزی نے کہا ہے کہ یہاں علی کے لوگ اسامہ کے نسب میں طعن اور دو گمانی کیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورہ اور سبکی روایت کیا ہے اور داؤد نے احمد بن صالح سے۔ پھر جب اس قیاد شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور یہاں علی کے لوگ اس کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور یہ گمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالح کے سوا اور لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چلے تھے اور اسامہ کی بالام یعنی تھیں اور ان کا نام برد کرتے تھا اور وہ حبشہ سیاہ قام تھی اور قاضی نے کہا ہے کہ زید بنی تھی محسن بن ثعلبہ کی والدہ اطم اور علامہ کا اختلاف ہے قائف کا قول قبول کرنے میں سوا ابو حنیفہ اور ان کے یاروں اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق و ولد میں اور شافعی اور جمہیر علماء نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا قول

باب قَدْ رَ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبُكَرُ وَالْقَبُ
مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا غُفْبَ الرَّفَافِ
۳۶۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا
ثَلَاثًا وَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِلِيٍّ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ
إِنْ شِئْتِ سَبْعَتَ لَيْلٍ وَإِنْ شِئْتِ سَبْعَتَ لَيْسَانِي))
باب : باکرہ اور شیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے
ٹھہرنے کا بیان

۳۶۲۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ
سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ ((لَهَا لَيْسَ بِلِيٍّ
عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبْعَتَ لَيْلٍ وَإِنْ
۳۶۲۳- ابوبکر، عبدالرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس صبح کی تو
فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں
ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی
گھر توں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد
تمہاری باری آئے گی۔

مشہور قول ہے کہ لوٹریوں کی ولادت میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی ولادت میں معتبر نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے
اور لیل نام شام یعنی کی میں روایت مجز کا تف کی ہے اور یہ ان کے تمام مخالفین پر حجت ہے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ کا خوش ہو کا صاف
دلیل ہے کہ آپ نے اس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو کا تف کے قول کو معتبر جانتے ہیں اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا
کا تف کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کا بی ہے یا دو کی ضرورت ہے۔ صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دل ہے
اور یہی قول ہے قاسم مالک کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہو ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر
حجت ہے اور ضروری ہے کہ کا تف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت اخلاق ولد اور ضرورت کا تف کی کہ مثلاً ایک لوٹری ایک شخص نے
خرید لی اور قبل ایک حیض آجائے کے مشتری نے اس سے صحبت کی اور بائج نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لوٹری کو چھ مہینے پر یا اس
سے زیادہ پر لڑا کہ مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر ربائج کی صحبت سے۔ اور پھر کا تف کی طرف ام نے رجوع کیا اور اس نے ایک کے
ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑا لڑا کا ہو گیا اور اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چھوڑ دیا جائے کہ وہ لوگ تک کہ پدر
میل کرے اسی کا سمجھا جائے۔ اور اگر کا تف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا نہ جب یہی ہے کہ وہ لوگ تک چھوڑ دیا
جائے پھر پدر میل کرے اس کا تصور کیا جائے اور ابو ثور اور یحییٰ نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑا کا تصور کیا جائے گا اور بلاشک اور محمد بن مسلمہ نے
کہا کہ جس کی مشابہت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے۔ اور جو لوگ کا تف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہیں کہ
دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کئے جائیں اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں متنازع
کریں تو بھی وہ دونوں اس کی مائیں سمجھی جائیں اور ابو یوسف نے کہا کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر ملجوا کریں تو ایک ہی سے
ملحق کیا جائے اور اگلے نے کہا ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

شِبْتٌ ثَلَاثٌ ثُمَّ ذُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثٌ ((

کردن۔ انھوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

۳۶۶۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ تَزْوُجَ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَدَّتْ بَنُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ شِبْتِ زِدْكَ وَحَسْبُكَ بِذَلِكَ سِتْعٌ وَلِلَّيْبِ ثَلَاثٌ))

۳۶۶۳- ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نکاح کیا اس مسئلے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو انھوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہیے اور شیبہ کے پاس تین دن۔

۳۶۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ يَهْدِي الْإِسْنَادُ بِجَلَّةٍ

۳۶۶۴- وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

۳۶۶۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا بِيَوْمٍ قَالَ ((إِنْ شِبْتِ أَنْ أَسْتَبِعَ لَكَ وَأَسْتَبِعَ لِيَسَانِي وَإِنْ سَبَعْتَ لَكَ سَبَعْتُ لِيَسَانِي))

۳۶۶۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

۳۶۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى النَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سِتْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ النَّيْبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَنَزَلَتْ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقَتْ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ

۳۶۶۶- انس بن مالک نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں شیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب شیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہوئے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی صحیح کہا مگر انس نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

(۳۶۶۶) ☆ ام سلمہ نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن مجرا نہ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک شب سب بیویوں کے پاس رہ کر آنا ہوگا۔ اور سات روز پسند نہ اس کے لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی لہن اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر شیبہ ہے تو تین دن اور شیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہوگی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے جمہور علماء کا نئی حدیثوں کی رو سے اور ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

۳۶۲۷- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنْ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبَكْرِ سُبْعًا فَإِنَّ خَالِدًا وَلَوْ شِئْتُ فُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

باب: بیبیوں کی باری کا بیان

۳۶۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي سَبْعٍ فَكُنَّ يَحْتَمِلْنَ كُلُّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ بِأَيِّهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَانَتْ زَيْبٌ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْبٌ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَارَلَا حَتَّى اسْتَحَبَّتَا رَأَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَسْوَأَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثٌ فِي أَهْوَاهِمُ التَّرَابِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَحْيِي أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قُولِي خَلِيدًا وَقَالَ أَنْصَبِينَ هَذَا.

۳۶۲۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی نو بیبیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نو بیبیوں کا تشریف لاتے تھے۔ اور بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انھوں نے عرض کی کہ زینب ہے۔ سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں ٹکرا رہے تھے۔ ان کی یہاں تک کہ دونوں کی آدھیں بلند ہو گئیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی اور ابو بکر ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کو نکلنے اور ان کے منہ میں خاک ڈالنے اور نبی ﷺ اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکیں ہوں گے تو حضرت ابو بکر ان کو کچھ پر ایسا ویسا تھا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضرت کے آگے جھکنی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

(۳۶۲۸) ☆ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک بیوی میں اس بیوی کے گھر جانے اور یہی افضل ہے۔ اور اگر آپے گھر ہر ایک کو باری باری ملانے تو روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شامیہ کے نزدیک حرام ہے مگر ضرورت جیسے سکرانہ موت ہو یا اور اشد ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ ﷺ کا اس خیال سے تھا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ ہیں جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا۔ پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ لیا اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق کبھی بیبیوں کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ

باب: اپنی باری سوکن کو بہہ کرنے کا بیان

۳۶۲۹- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سے بڑھ کر، وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ اسکے مزاج میں بڑی تیزی تھی۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دور در سب سے ایک ان کے دن ایک سودہ کے دن میں۔

۳۶۳۰- وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تھا۔

۳۶۳۱- جناب عائشہ نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو بہہ کر دیتی تھیں رسول اللہ کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر بہہ کرتی ہوگی۔ پھر جب یہ آیت اتری فوجی سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اسے نبی دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے تو میں نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

باب جَوَازِ حَيْثُهَا نَوَيْتُهَا لِضَرَّتِهَا

۳۶۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسْأَلِهَا مِنْ سَوْدَةٍ يَشْتَرِي زَمْعَةً مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِلَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ حَقَلْتُ يَوْمَئِذٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ وَيَوْمَ سَوْدَةٍ.

۳۶۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ بِمَعْنَى حَلِيَّتِ حَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَلِيَّتِ شَرِبْلٍ قَالَتْ رَأَيْتُ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي ۳۶۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعَارُ عَلَى النَّاسِ وَهِيَ أَنْفُسُهُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ امْرَأَةٌ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤَدِّي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتِغَيْتَ مِنْهُمْ عَزَلْتُ فَإِنَّ قُلْتَ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَأَيْكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

حکم کہ جناب رسالت آپ کا حسن خلق اور ملافت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابو بکر نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ انکی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں ثابت ہوئی اس سے نفیست ابو بکر صدیق کی اور نظر کرنا ان کا مصالح امور میں۔ چھٹی معلوم ہوا کہ وہ اپنے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا نہیں کا اپنے افضل سردار کو اور ان کی بی بیوں رسول اللہ ﷺ کی جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سب سے زیادہ فقیر اور محبوبہ تھیں آپ کی اور خضرہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

(۳۶۲۹) جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا انھوں نے سودہ کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنے سوت کا چاڑھوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دے دے کہ وہ بیٹے چاہے دے۔

۳۶۳۲- وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ بہہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے۔

۳۶۳۳- عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میوند کے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی پھر جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو بلا ناؤ لانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صنفہ تھیں۔

۳۶۳۴- ابن جریر سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطاء نے کہا وہ سب کے آخر میں متولی ہوئیں تھیں اور انھوں نے مدینہ میں وفات پائی تھیں۔

باب : دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

۳۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جا تا ہے چار سبب سے۔ اس کے مال کیلئے اور جمال کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے۔ سو تو دیندار پر فتح حاصل کرتیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أُنْهَى كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَمَسَّحُنِي امْرَأَةٌ تَهَيَّأَ نَفْسَهَا لِزَوْجٍ حَتَّى أُنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نُرُوجِي مِنْ تَشَاءَ مِنْهُنَّ وَتُؤَيِّرِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيَسِّرُ لَكَ فِي هَؤُلَاءِ.

۳۶۳۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْتَهَا فَلَا تَزْهَرِعُوا وَلَا تَزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمَلُ فَكَانَ يَقْسِمُ لِمَنْ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ النَّبِيُّ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ بْنِ أَعْطَبٍ.

۳۶۳۴- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءُ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ بِنَاكِحِ ذَاتِ الدِّينِ

۳۶۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِبَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرُبِّتَ بِذَلِكَ)).

(۳۶۳۳) ☆ عطا کو ہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گزر گیا اور عطاء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان بہہ کر دی تھی جناب رسول اللہ کو۔ ذہری نے کہا حضرت میوند تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بنت خزیمہ تھیں۔

(۳۶۳۵) ☆ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و جمال اور حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب نعمتوں سے دین کو مقدم جانے کی محبت میں اس کی محبت تک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن عطف اور حسن معاشرت بھی عطا کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ و نیوے اور فتنہ دینیہ سے محفوظ رہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبُكَرِ

۳۶۳۶- عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجَتْ امْرَأَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتُ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ كَيْبٌ قُلْتُ كَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا بَكَرًا تَلَاعِبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ مَحْشِيئَاتٍ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ ((فَذَلِكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَنْكُحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَذَلِكَ))

۳۶۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلِّ تَزَوَّجْتُ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((أَمْ كَرًا أَمْ كَيْبًا)) قُلْتُ كَيْبًا قَالَ ((قَالَيْنِ أَنْتَ مِنَ الْغَدَاوِي وَلِعَابِهَا)) قَالَ سَلَبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعُمُرُو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبُكَ))

۳۶۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسَاحَ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجَتْ امْرَأَةً كَيْبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتُ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَبَكَرًا أَمْ كَيْبٌ)) قَالَ قُلْتُ بَلْ كَيْبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبُكَ)) أَوْ قَالَ ((وَتَلَاعِبُكَ)) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَسَاحَ أَوْ سَبْعَ وَرَبِّي تَكْرَهْتُ أَنْ أَتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيَهُنَّ بِبَنَاتِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيَهُنَّ بِامْرَأَةٍ

بَابُ بَاكَرُہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

۳۶۳۶- عطاء نے کہا مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جب نبی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اسے جابر اتم نے نکاح کیا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا بکرہ سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا بکرہ سے کیونکہ کیا کہ تم اس سے کھیلنے اور وہ تم سے کھیلنے میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ ﷺ امیر کی کچی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے ماں ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر۔ پھر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کے مال کے لیے جہاں کے لیے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۷- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے۔

۳۶۳۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاد لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے۔ سو حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے یا کوئی اور دعاے خیر فرمائی۔

تَقُومُ عَلَيْهِمْ وَتُصَلِّحُهُمْ فَإِنَّ قِبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ
قَالَ لِي خَيْرًا وَيَبِي رَوَاةُ أَبِي الرَّبِيعِ ((تَلَاَعِيهَا
وَتَلَاَعِيكَ)) وَتَصَاحِبُكَ وَتَصَاحِبُكَ.

۳۶۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ نَكَحْتُ يَا جَابِرُ))
وَسَاقِ الْحَدِيثِ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِمْ
وَتُصَلِّحُهُمْ قَالَ ((أَصَبْتُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۶۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا
أَقْبَلْنَا تَمَحَّضْتُ عَلَى نَجْرٍ لِي قَطْرُفٌ فَلَجَقَنِي
رَأْسُ حَلْفِي فَخَسَّ بَعْرِي بَعْرَةً كَأَنَّ مَعَهُ
فَانْطَلَقَ بَعْرِي كَأَحْوَرٍ مَا أَتَتْ رَأْيَ مِنَ الْيَابِلِ
فَلَا تَقْتَضِي إِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا يَجْعَلُكَ يَا جَابِرُ)) فُلْتُ يَا
رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي حَلَوْتُ عَلَيْهِ بَعْرِي فَقَالَ
((أَبْكَرًا تَوَزَّجْتُهَا أَمْ لَيْسَ)) قَالَ قُلْتُ بَلْ لَيْسَ
((قَالَ هَذَا جَارِيَةٌ تَلَاَعِيهَا وَتَلَاَعِيكَ)) قَالَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَهَبْنَا لِنُدْخُلَ فَقَالَ
((أَهْمَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كُنْ
تَمَشَّطُ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَجِدُّ الْمُسْمِيَةَ)) قَالَ وَقَالَ
((إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسُ الْكَيْسُ))

۳۶۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيٍّ إِلَيْهِ
عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۶۳۹) ☆ اس حدیث سے فقہیات باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی اور جو اپنی عورت سے کھینے کا اور پھٹنے کا کیا گیا۔ اور اگر کوئی مصلحت اور نہ
ہو تو باکرہ شیبہ سے افضل ہے۔

وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَانَطَا بِي حَبْلِي فَأَتَى عَلِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قُلْتُ أَبْطَأَ بِي حَبْلِي رَأَيْتُمَا فَتَخَلَّفْتُ فَتَزَلَّ فَحَضَنَهُ بِحِجَابِهِ ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ)) فَرَجَعْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكْفُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتَزَوَّجْتِ)) قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((أَبْكَرُ أَمْ يَكْبَرُ)) قُلْتُ بَلْ كَبُرَ قَالَ ((فَهَلْ لَكَ جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتَلْعَبُكِ)) قُلْتُ إِنْ لِيَ أَخَوَاتٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَزَوِّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتُنْشِطُهُنَّ وَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ قَالَ ((أَمَّا إِنَّكَ قَدِيمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسُ الْكَيْسُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَبِيعُ جَمَلَكَ)) قُلْتُ نَعَمْ فَانْشَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْعَدَاةِ فَحَبَسَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْنَاهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَذَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ وَرَكْعَتَيْنِ)) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرُ بِلَالًا أَنْ يَرِيَهُ أَوْقِيَّةَ فَوْزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَكَلْتُ قَالَ ((ادْعُ لِي جَابِرًا)) فَدَعَيْتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَنْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ ((خُذْ جَمَلَكَ وَتِلْكَ لِمَنَّهُ))

رسول اللہ میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر! میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا۔ سو آپ اترے اور آپ نے اپنی ٹیڑھے کو نے کی لکڑی سے اس کو ایک کونجا دیا پھر فرمایا سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول اللہ سے آگے نہ بڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ بائیسہ؟ میں نے عرض کی شیبہ۔ آپ نے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ میری کئی بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور ان کی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جمان ہی جناح ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچو؟ میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر بلایا تو فرمایا کہ تم ابھی آئے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو گناہ ادا کرنے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھرا اور آپ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ پھر انھوں نے تول دی اور جھکی ڈنڈی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور بیچے موڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیریں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

۳۶۴۲- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاصِيحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أَعْرَاقَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَحَسَهُ أَرَاهُ قَالَ يَشِيءُ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَمَجَّلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسُ فَنَارُغِبِي حَتَّى إِنِّي لَأَكْفُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَبِيعِي بِكَذَا وَتَكْذِبُ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ)) قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعِي بِكَذَا وَتَكْذِبُ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي ((أَتَوُضَّحُ بَعْدَ آيَاتِكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ نَبِيَّ أَلَمْ يَكُنْ قَالَ قُلْتُ نَبِيَّ قَالَ ((فَهَلَّا تَوُضَّحُ بِكُنْ أَمْضَاجِكَ وَتَضَاجِكُنَّ وَتَلَاغِيَنَّ وَتَلَاغِيَنَّ)) قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ فَعَلْنَا كَذَا وَتَكْذَبُ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ.

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنِّسَاءِ

۳۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ النِّسَاءَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ذَنْ تَسْتَقِيمُ لَكَ عَلَى طَرَفِي فَإِنْ اسْتَمْنَعْتَ بِهَا اسْتَمْنَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ)) وَإِنْ ذَهَبَتْ نُفِيسُهَا كَسَرَتْ نَبِيَّهَا وَكَسَرَتْهَا طَلَقَهَا.

۳۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ امْرَأًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُنْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ النِّسَاءَ

۳۶۴۲- چاہر نے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگوں کے پیچھے سو جناب رسول اللہ نے اس کو مارا فرمایا چلایا میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا (یہ مجروح تھا آپ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا۔ پھر فرمایا تم اسے میرے ہاتھ پیچھے ہوا تو قیمت پر اللہ تم کو بخشے۔ میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے۔ پھر فرمایا کیا تم نے لکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ شیبہ یا باکرہ؟ میں نے کہا شیبہ آپ نے فرمایا باکرہ کیوں نہ کی کہ وہ تم سے چھٹی اور تم اس سے۔ ابو نضرہ نے کہا کہ یہ مسلمان کا تکلیف کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضرت نے بھی ان سے فرمایا)۔

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم

۳۶۴۳- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ عورت پہلی کی بڑی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ بھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لیے جا اور وہ نیزھی کی نیزھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

۳۶۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور چھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لیے کہ وہ پہلی سے بنی ہے اور پہلی

(۳۶۴۳) یعنی عورتوں کی جگہ اور ہر مزا پر ہی صبر کرنا ضروری ہے اور آدم کی ہائیں پہلی سے حضرت حوا کی پیداؤش سے پھر پہلی کا شرکبی ہے۔

میں اور چلی چلی سب سے زیادہ نیرھی ہے۔ پر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ نیرھی رہی۔ خیر خواہی کرو عورتوں کی۔

۳۶۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا۔

۳۶۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: اگر خواہیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

۳۶۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

۳۶۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر کی بھی خیانت نہ کرتی۔

باب: دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے

۳۶۳۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۳۶۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حُلِقْتُ مِنْ صَبَلٍ وَإِنْ أَغْوَجَ ضَعْفٌ فِي الصَّلَةِ أَغْلَاةَ إِنْ ذَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَوَكَّهَتْ لَمْ يَزَلْ أَغْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))۔

۳۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا وَصِفًا مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ))۔

۳۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَبْلِهِ

بَاب لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى

زَوْجَهَا الدَّهْرُ

۳۶۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرُ))۔

۳۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبَثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْتَنِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرُ))۔

بَاب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

۳۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))۔

بَاب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

۳۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۳۶۳۸) ☆ حوا کو حوا اس لیے کہا کہ وہ ہر جی کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من و سلویٰ پاسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھانے میں اس کا شر ہو کر ختم ہو گیا۔

وسلم نے فرمایا کہ عورت پہلی کی مانند ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ بیڑھی بنی رہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَفَبْتَ تَقَبَّيْهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ))

۳۶۵۱- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۵۱- وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ سَوَاءٌ.



کِتَابُ الطَّلَاق

طلاق کے بیان میں

باب: حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان

۳۶۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے اتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

۳۶۵۳- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو ان کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے غرض یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور ابن زرع نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ

باب: تحریم طَلَّاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

۳۶۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَوْتَةٌ فَلْيُزَاجِعْهَا ثُمَّ يُبَيِّنْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضْ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ فَيَلْتَزِمَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ))

۳۶۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيغَةً وَاسِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُزَاجِعْهَا ثُمَّ يُبَيِّنْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُبَيِّنْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلَقَهَا فَلْيُطْلَقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَازِعَهَا قَبْلَ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ)) وَزَادَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَاتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا میرے۔ اور تافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو میری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا۔ مسلم نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیتے کہا خوب کہا۔

۳۶۵۳- عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبد اللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوئی (یعنی جو حیض میں دی تھی) انھوں نے کہا کہ ایک شارکی گئی۔

أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرُمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَغَضِبَتِ اللَّهُ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاكِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ حُرْمَةُ اللَّيْثِ فِي قَوْلِهِ طَلَّقْتُهَا وَاحِدَةً.

۳۶۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرَّةٌ فَلْيُرْجِعْهَا ثُمَّ لِيَذَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَّرْتَ فَلْيَطْلُقْهَا قَبْلَ أَنْ يُحَامِلَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْبَعْدَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ)) قَالَ عُثَيْبُ اللَّهِ ثَلَاثُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعْتَ الطَّلِيقَ قَالَ رَاحِدَةُ اعْتَدَ بِهَا.

۳۶۵۵- عبد اللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبد اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

۳۶۵۵- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُثَيْبِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْغَنِيِّ فِي وَرَأْيِهِ فَلْيُرْجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرْجِعْهَا.

۳۶۵۶- وہی مضمون ہے جو اوپر کی بار ترجمہ ہو چکا حتی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی تافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

۳۶۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرْجِعْهَا ثُمَّ يُمْلِئَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُنْهَلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطْلَقْهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَسَهَا فَبَلَكَ الْبَعْدَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ الرَّجُلِ يُطْلَقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَنْتَ طَلَقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْجِعْهَا ثُمَّ يُمْلِئَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْلِئَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطْلَقْهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَسَهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ غَضِبَتْ وَتَلَكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاكِ امْرَأَتِكَ

وَبَآئِنَاتٍ مِّنْكَ.

۳۶۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

۳۶۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَحَيٍّ حَائِضٌ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((مَرَّةً فَلْيُزْجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةَ سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ لَهَا أَنْ)) يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ)) يَمْسُهَا فَلَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۵۸- وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

۳۶۵۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَوْنَاهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقَهَا.

۳۶۵۹- وہی مضمون ہے اور اس کے اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دیا اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔

۳۶۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَحَيٍّ حَائِضٌ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَرَّةً فَلْيُزْجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا أَوْ حَائِلًا)).

(۳۶۵۹) ☆ اس روایت کی وجہ سے امت کا ہرجا ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے بغیر شائے عورت کے ابھر کر کسی نے دی تو گنہگار ہو اور طلاق پڑ گئی اور اس سے رجوع کر نے کا حکم ہے جیسا مذکور ہوا اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے سنا بہ معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اور اسی اور ابو حنیفہ اور قمام گوئیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واقع ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ بہ سبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا ہے کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے۔ چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ انہیں حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اظہار میں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل اہل سنت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء عدت

۳۶۶۰- حدیث دہلی ہے جو اوپر کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔

۳۶۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدَ أَوْ يُنْسِكَ)).

۳۶۶۱- ابن سیرین نے کہا میں برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت حیض میں اور میں اس راوی کو قسم نہ جانتا تھا۔ پھر اس نے روایت کیا کہ حضرتؓ نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس کی اس روایت کو نہ سمجھتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابوغلاب یونس بن جابر ہاشمی سے ملا اور وہ کہے آوی تھے سوانحوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ مانعہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا۔ پھر میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا (یہ قول ہے یونسؓ کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے صاحب میں رکھی (یعنی اگر وہ طلاق دو تو وہ ملا کرتیں پوری ہو جائیں)۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا حق ہو گیا (عبداللہؓ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حاکمیت ہے۔

۳۶۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۶۲- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ.

ان طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے والمطلقات یبوحن ثلاثہ قروء اس میں ابوحنیفہ اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ اور یہی ایک روایت ہے۔ امام احمدؒ سے اور شافعی اور مالکؒ کا قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے وہ طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے۔ اور یہ جو آخر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہو اطلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا۔ اور ابن منذرؒ نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا جیسے طاہس اور حسن اور ابن سیرینؒ وغیرہم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے مراد اس سے طلاق دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصریؒ سے یہ مروی بھی آیا ہے۔

۳۶۶۳- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر رجوع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

۳۶۶۴- یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انھوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی انھوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

۳۶۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے جو گذر چکا۔

۳۶۶۶- اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث

۳۶۶۳- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا حَتَّى يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ ((يُطْلَقُهَا فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا)).

۳۶۶۴- عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ وَحِيَّيَا اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتُهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَقْبَلُ بِذَلِكَ التَّطْلِيقَ فَقَالَ قَمَّةٌ أَوْ إِنْ عَحَزَ وَاسْتَحَقَّ.

۳۶۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِيَرْاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطْلَقْهَا)) قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَمَا خَشِبْتَ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَحَزَ وَاسْتَحَقَّ.

۳۶۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ سَوْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

(۳۶۶۳) ☆ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کے اظہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دی ای وقت سے عدت شروع ہو گئی اس لیے کہ طلاق حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض تو بال جماع عدت میں شمار نہ ہوگا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے۔ پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔

امام مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریر نے ان سے ابو زبیر نے ان سے عبد الرزاق بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمرؓ سے پوچھتے تھے اور ابو الزبیر سنتے۔ اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بہند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔

امام مسلمؒ نے فرمایا کہ خطایا راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ ہیں عروہ کے۔

بیان کی گئی ہے۔

عُمَرُ عَنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مُرَةٌ فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِيُطَهِّرَهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِيُطَهِّرَهَا فَقُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِذَلِكَ التَّطْلِيقَ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْشَمْتُ.

۳۶۶۷- ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمر بنی اکرمؓ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ رجوع کرے جب پاک ہو جائے تو پھر طلاق دے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق شریعی تھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ۳۶۶۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((مُرَةٌ فَلْيَرَا جُعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا)) قُلْتُ يَا ابْنَ عُمَرَ أَمَا حَسِبْتَ يَتْلُوكَ التَّطْلِيقَ قَالَ فَعَنَ.

۳۶۶۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ خَلِيدِيهِمَا ((يُرَا جُعْهَا)) وَفِي خَلِيدِيهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْسِبُ بِهَا قَالَ فَعَنَ.

۳۶۶۹- مضمون وہی ہے جواور پر گزرا ہے۔

۳۶۶۹- عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَعَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبِيرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِي.

۳۶۷۰- وہی حدیث جس کا ترجمہ کئی مرتبہ گذر چکا۔

۳۶۷۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ بِسَمْعِ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((يُرَا جُعْهَا)) فَرَدَّهَا وَقَالَ

((إِذَا طَهَرْتَ فَلْيُطْلَقْ أَوْ يُمْسِكْ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَفَرَّ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۶۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۶۷۱- وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحَرُ هَذِهِ الْقِصَّةِ.

۳۶۷۲- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

۳۶۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُوَلَّى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِبَيْتِ حَدِيثِ حُجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ أَحْضَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ.

باب : تین طلاقوں کا بیان

بَاب طَلَّاقِ الثَّلَاثِ

۳۶۷۳- ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا سہا تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شہر کی جاتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انہوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔

۳۶۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَتَمَّتْ بَيْنَ عِلَافَةِ عُمَرَ طَلَّاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعَجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَانَةٌ فَلَوْ أَمْنَضْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاثْمَانَةٌ عَلَيْهِمْ.

۳۶۷۴- ابوالصہبہؓ نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں نبی ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکرؓ کی خلافت میں اور عمرؓ کی ملامت میں بھی تین سال تک؟ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

۳۶۷۴- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُحْصَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

۳۶۷۵- ابوالصہبہؓ نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دو اپنی

۳۶۷۵- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ

(۳۶۷۵) جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور مجاہد علماء کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور طاہس اور مال ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے

علیہ میں سے کیا نہیں تھیں تین طلاق۔ پھر دہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

هَاتِهِ مِنْ هَذَلِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا بَكَرٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَلَمًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَخَارَهُ عَلَيْهِمْ.

بَابُ وَجُوبِ الْكُفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی ۳۶۷۶- عبد اللہ بن عباسؓ کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ بے شک تمہارے لیے ابھی چال ہے رسول اللہ ﷺ میں۔

۳۶۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۳۶۷۷- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔ پھر آپ نے آیت پڑھی ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“۔

۳۶۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَةٍ فَمِنْ يَمِينٍ يُكْفَرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۳۶۷۸- عُمید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے جناب عائشہؓ صدیقہ سے سنا کہ نبیؐ کی بی زینبؓ کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہدیا کرتے تھے۔ سو بی بی عائشہؓ نے کہا کہ میں نے اور حصہ دینا کیا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ آپ سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے بدبو ملتا فیر کی پاتی ہوں۔ سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ سے یہی کہا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہدیا ہے اور اب کبھی نہ ہوں گا۔ پھر یہ آیت اتری لم تحوم سے اخیر تک یعنی اے نبیؐ! کیوں حرام کر رہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کر کے لیے حلال

۳۶۷۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُتُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَعْتُ أَنَا وَخَفْصَةُ أَدْنَابُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقُلْتُ إِنِّي أَجِدُ بَيْنَكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِخْدَامِنَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَدُنَّ فَقَالَ ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ

اللہ ہے حاج بن ارطاة سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب نبیؐ کی رو سے اور ابن قیمؒ نے اور محققان محدثین نے ہی کو اختیار کیا ہے۔

۱۰۰

کیا ہے اور فرمایا کہ اگر توبہ کریں وہ دونوں قول ان کے جھک رہے ہیں اور مراد ان سے عاشر اور حصہ ہیں اور یہ جو فرمایا کہ چپکے سے ایک بات کہی گئی ہے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی قول ہے جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میں نے شہدیا ہے۔

۳۶۷۹- حضرت عاشر سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔ پھر جب آپ صبر پڑھتے تو اپنی بیویوں کے پاس آتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ سو ایک دن حصہ کے پاس آئے اور وہاں اور دونوں سے زیادہ ٹھہرے۔ سوش نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس ان کی قوم سے شہد کی ایک بی بی رہی تھی سو انھوں نے جناب رسول اللہ کو شہد پلایا ہے۔ سوش نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سوہ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے معاف کر لیا ہے؟ سو وہ فرمائیں گے کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کی عادت تھی کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ سے بدبو آئے۔ پھر حضرت تم سے کہیں گے کہ مجھے حصہ نے شہد پلایا ہے تب تم ان

جَحْشِي وَتَنْ أَهْوَدَ لَهُ ۖ قَبَّلَ لَمْ تَحَرِّمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ بِلِي غَوِيهِ إِنَّ تَوْبَتَا لِيَابِسَةً وَخَفِصَةً وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۶۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُقَاءَ وَالْمَسْكِلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْغَمَضُ ذَاكَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَسْتَوِي مِنْهُنَّ فَيُدْخِلُ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتِسْ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتِسِ نَسَائُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عِشْقًا مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ لَأَخْلُقَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو يَذْنُو فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبِهُ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرَّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ

(۳۶۷۹) اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لك اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مجھ پر حرام نہیں ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طہارہ ہے اور اگر طہارہ کی نیت کی تو طہارہ ہے اور اگر تحریم یعنی حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق و طہارہ کے تو نکاحہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یقین نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ نکاحہ یقین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہو گا اور قاضی عیاض نے اس مسئلے میں چودہ مصلحتیں لکھی ہیں کہ امام نووی ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے کہ بادیہ کی تعلیم کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور عاشر سے قصہ شرب عسل کا مذکور ہے جیسا مروی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس مجازی کا کہنا کہ حضرت نے قسم یاد نہیں کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا محض نامقبول ہے اور حضرت شافعی اور ان کے پیروں کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں نکاحہ یقین کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی ہو کہ شہد زنیہ کے پاس چلا گیا اور دوسری میں آیا کہ حصہ کے پاس اور روایت ہول زیادہ صحیح ہے۔ یہی کہا ہے نسائی نے اور حشلی نے اور یہ جو آیت میں وارد ہوں تو

سے کہا کہ شاید اس کی کبھی نے عرقہ کے درخت سے شہد لیا ہے (عرقہ اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مفاہیر ہے) اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی۔ اور اے صفیہؓ! تم بھی ان سے ایسا ہی کہا۔ پھر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس اللہ کی کوئی مجھ کو نہیں ہے سو اس سے کہ میں قریب تھی کہ ان سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے عائشہؓ) اور حضرت درودادہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تمہارے ڈر سے تھا۔ پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہؐ کہا کیا آپ نے مفاہیر کھلایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حصہ نے تھوڑا شہد پلایا ہے۔ تب انھوں نے کہا کہ کبھی نے عرقہ سے شہد لیا ہے۔ پھر جب میرے پاس آئے میں نے بھی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہؓ کا)۔ پھر صفیہؓ کے پاس گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر جب دوبارہ حصہ کے پاس گئے تو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ اس میں سے آپ کو شہد لاؤں تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سودہ نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پہنچنے سے۔ جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔ ابو اسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انھوں نے کہا روایت کیا مجھ سے حسن بن بشر نے ان سے ابو اسامہ نے یعین بن مسمون۔

۳۶۸۰- کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی مجھ سے سید بن سعید نے ان سے علی بن مسمر نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے یہی حدیث مانند اس کی۔

سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرَبَتْ عَسَلِي فَقَوْلِي لَهُ حَرَسَتْ نَحْلَهُ الْفَرْطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلِي أَنْتَ يَا صَبِيَّةُ قَلَمًا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَكْثِدَهُ بِالَّذِي قُلْتَ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكَ قَلَمًا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَائِرَ قَالَ ((لَا)) قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرَّيْحُ قَالَ ((سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرَبَتْ عَسَلِي قَالَتْ حَرَسَتْ نَحْلَهُ الْفَرْطُ قَلَمًا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ يَبْنَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَبِيَّةٍ فَقَالَتْ يَبْنَ ذَلِكَ قَلَمًا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْتَيْدُكَ مِنْهُ قَالَ ((لَا حَاجَةَ لِي بِهِ)) قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَسْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُبِي قَالَ أَبُو اسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَانَةَ يَهْدًا سَوَاءً.

۳۶۸۰- رَحَدْنِيهِ سَوْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ يَهْدًا الْإِسْنَادُ نَحْوَهُ

صہ یعنی جب چپکے سے کہی جی نے انہی کسی بی بی سے ایک بات مراد اس سے یہ فرماتا ہے رسول اللہؐ کا کہ میں نے شہد پایا ہے اور میں اب بھی نہیں ہوں گا اور بی بی صاحبہ کو اپنی عہد یاد کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد یہ بھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لیے ہے درود وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص پاری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی پاری نہیں ہے مگر جہاں روا نہیں۔

باب بَيَانُ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلًا إِلَّا بِالْبَيِّنَةِ

باب: تخییر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

۳۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ ((إِنِّي ذَاكِرٌ لَكُمْ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَفْعَلِي خُصِّي تَسْتَأْمِرِي أَوْ تَنْهَيْي)) قَالَتْ فَلَا عَلَيَّ أَنْ أَتَوْبِي لَمْ يَكُنَّا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ ((إِنْ أَلَلَّ عَزَّ وَجَلَّ)) قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا كُنْتُمْ تُرَدُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيِّنَتْنَاهَا قُلْ لَكُمْ فِيهَا أَنْتُمْ حُرٌّ وَمَنْ كُنْتُمْ تُرَدُّونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ اللَّهَ أَخَذَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمُ الْحَقَّ عَقْدًا فَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَمْرًا غَظِيْمًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَبْنَئِي هَذَا أَتَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُلٍّ مَا فَعَلْتُ.

۳۶۸۱- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں تو جناب رسول اللہ نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لیا اپنے ماں باپ سے اور حضرت نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ بھی جناب رسول اللہ کے چھوڑنے کا حکم مجھ نہ دیں گے۔ پھر آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی (یعنی اے نبی اکبر) دو تم اپنی بیویوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زینت چاہیں تو آؤ میں تم کو بر خور داری دل اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایک بھکتوں کیلئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ جناب عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کوئی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو۔ پھر بیویوں نے نبیؐ سے ایسے ہی کہا جیسا میں نے کیا تھا۔

۳۶۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَعْدِ مَا تَزَوَّجَتْ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَتَوَوَّى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتُ تَقُولِينَ

۳۶۸۲- جناب عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتزی لرجعی من تشاء منهن یعنی الگ رکھو تو ان سے جس کو چاہے۔ تو معاذہ نے

(۳۶۸۲) یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوتی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہو تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرما جناب عائشہؓ کا اس خیال سے نہ تھا کہ عیش و آرام چاہتی تھیں بلکہ نوامد آخرت کی فکر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب

إِرْسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنَّ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُؤْذِرْ أَخْذًا عَلَى نَفْسِي.

حضرت عائشہ سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے انھوں نے کہا کہ میں کہتی تھی اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

۳۶۸۳- وَ حَدَّثَنَا الْبُحَّسِيُّ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُبَارِزَ أَخْبَرَنَا عَصِيْمَ بْنَ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۶۸۳- کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عامر نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۸۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۴- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ ﷺ کو یعنی جب آپ نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

۳۶۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَبَاهِي خَيْرُتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ يَمَانَةً أَوْ لَقَا بَعْدَ أَنْ تَحْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

۳۶۸۵- مسروق نے کہا کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک باریسا سو باریزا یا بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ سے پوچھ چکا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگی (یعنی نہیں ہوگی)۔

۳۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ نِسَاءٍ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

۳۶۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

۳۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيْرُنَا فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۷- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَيْرُنَا فَلَمْ يَعُدُّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

۳۶۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۸۹- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

۳۶۸۹- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

تو یہ سب صحیح کی قرب الہی کی اور سب نزول رحمت اور نور برکات اخروی اور مشاہدہ الوہود کی تھا۔ اور اس سے بخیر و برکت کی حدیث سے جس میں آپ نے ظہر کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدیم ثابت ہوا جناب عائشہ کا کلام یہ ہیں جو اس وقت موجود تھیں۔

۳۶۹۰- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکرؓ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور اجازت چاہی ان کو بھی اجازت ملی اور نبیؐ کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی بیٹیاں ہیں کہ انگلیں چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبیؐ کو ہنساؤں سوانحوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کاش! آپ دیکھتے خارچہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمرؓ کی بی بی ہیں) کہ اس نے مجھ سے خراج مانگا تو اس کے پاس کھڑا ہو کہ اس کا گلا گھونٹے لگا۔ سو رسول اللہؐ اُس دئے اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خراج مانگ رہی ہیں۔ سو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمرؓ حصہ کا۔ اور دونوں کہتے تھے (یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہ تم رسول اللہؐ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہؐ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انیس روز ہمارے پھر آپ کے اوپر یہ آیت اتری یا ایہا النبی قل لا زواجک سے عظیماً تک۔ سو آپ نے پہلے جناب عائشہؓ صدیقہؓ سے اس کی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ!

۳۶۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا يَبْأَبُو لَمْ يُؤْذِنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُ وَرَجُلًا سَاجِدًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضِلُّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتُ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلْتَنِي التَّفَقُّةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَحَّاتُ عَنْفَهَا فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((هُنَّ خَوَلِي كَمَا تَوَى يَسْأَلْنِي التَّفَقُّةَ)) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْفَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى خَفْصَةَ يَجَأُ عَنْفَهَا كَذَلِكَ يَقُولُ نَسَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عَنْدهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَهَذَا لَيْسَ عَنْدهُ ثُمَّ اعْتَزَلْنَهُنَّ شَهْرًا أَوْ يَسْنًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ((يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَا زَوَّجْتُكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ لَكُمْ عَلَيْهَا أَنْفُسُكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا)) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ

(۳۶۹۰) ☆ اس حدیث میں جو آپ نے جناب عائشہؓ سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورے کر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر الحسن ہیں اور وہ بچا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و ہنداری و حمایت فرمائی تھی کہ بوزھوں کو تعصیب نہیں کہ وار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انھوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بقول خُصے "ورکار خیر حاجت بیچ استقامت نیست"۔ غرض اس سے بڑی فضیلت جناب عائشہؓ کی اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی ہاوت ہوئی کہ شیخینؓ نے اپنی بڑکیوں کو خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور ان کو حقیر کر کے آپ کو ہنسایا اور مظلوم کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے۔ جو لوگ شیخینؓ پر طعن ہیں اللہ تعالیٰ حق

میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کیوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے۔ انھوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ! پھر آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ لوں بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ کسی عورت کو اپنی بیویوں میں سے خبر نہ دیں اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو بیٹی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً سے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ نہ سختی کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے۔

۳۶۹۱- عمر بن خطابؓ نے کہا کہ جب کنارہ کیا نبیؐ نے اپنی بیویوں سے کہا انھوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دی رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج کاحال معلوم کروں۔ سو داخل ہوا میں جناب عائشہؓ کے پاس اور میں نے ان سے کہا کہ اے بیٹی ابو بکرؓ کی تمہارا کیا حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہؐ کو۔ سو انھوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطابؓ کے ام اپنی گمبری کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو)۔ پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہؐ کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب

أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحَبُّ أَنْ لَا تَغْضَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ)) قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْنَا عَلَيْهَا الْآيَةُ قَالَتْ أَوَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ اسْتَحَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَاللَّذَّاءُ الْآخِرَةُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخَبِّرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالْبَيِّنِ قُلْتُ قَالَتْ ((لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَتَغَيَّبِي مَعْتَنَا وَلَا مَفْعَتَنَا وَلَكِنْ بَغْيِي مَعْلَمًا مَيْسِرًا)).

۳۶۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ لَمَّا اسْتَزَلَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَتْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَفْذُ بَلَّغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْنَيْكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَفْذُ بَلَّغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ

تھے ان کا منہ کالا کرے۔ اور ان حدیثوں سے تمام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جابر علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور نہ یہی نہ باب صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ تم آؤ وہ کو ہنسنا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا حلالہ قربات ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو نہیں چاہیے اور میں نہ ہوتا تو تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہ ﷺ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہ کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جہرو کے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح رسول اللہ کا غلام جہرو کے کی چوکت پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی کے کہ وہ مجبور کا ڈنڈا اٹھانکے ہوئے تھا اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ چڑھتے اترتے تھے (یعنی وہ بجائے میڑھی کے جہرو کے میں لگی تھی)۔ سو میں نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور رباح نے جہرو کے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں۔ پھر نظر کی رباح نے غرقہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حصہ کے لیے آیا ہوں اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرتا تھا کہ حضرت عمرؓ کے ایمان اور غلو سے کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہ کے ساتھ ہے۔ اور ضروری ہے کہی محبت ہر مومن کو حضرت کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہ کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی تہیند اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں تو اس

عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِلُّهُ وَلَوْ أَنَا لَطَلَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبْتُ أَضْدَ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي حِزَانِي فِي الْمَشْرِقَةِ فَذَهَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غَلَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْبَدًا عَلَى أَسْكِنَةِ الْمَشْرِقَةِ مُدَلٍّ بِرَحْلِيهِ عَلَى نَعِيرٍ مِنْ عَشْبٍ وَهُوَ جَذَعٌ يُرْفَعُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُخْخِرُ فَدَاوَيْتُ بَا وَرَبَاحٌ اسْتَأْذَنَ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرُ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذَنَ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرُ رَبَاحٌ إِلَيَّ الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذَنَ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَطْلُئُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جُفْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِي لَأَضْرِبَنَّ عُنُقِي وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْرَأَ إِلَيَّ أَنَّ الرِّقَّةَ فَذَهَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَحَلَسْتُ فَأَذْنِي عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي حَنْبِهِ فَظَنَنْتُ بِصُرِي فِي حِزَانِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں چند منہی جو تھے قریب ایک صاب کے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کوٹے میں جمرو کے پڑے تھے کہ اس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں اور ایک کپا چڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوتی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپ نے فرمایا کس چیز سے تم کو رلایا اسے ابن خطاب؟ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں کیوں کر نہ روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو مبارک پر اثر کر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں۔ اور یہ قیصر اور کسری ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے۔ اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں۔ سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منورہ میں غصہ پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو بیویوں میں کیا دشواری ہے اگر آپ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے فرشتے اور جبرئیل اور میکائیل اور اس میں اور ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ کی کلام میں تائید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمرؓ کا بارگاہ النبی میں ظاہر ہوا اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ دیا ہی ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تجھ پر اتری عسیٰ وبہ ان ٱٱلفکین سے آخر تک یعنی قریب ہے پروردگار اس کا یعنی نبی کی اگر طلاق

وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِمَضْرُوءٍ مِنْ شِعْبٍ نَعْمُ الْمَضَاعِ وَمِنْهَا قَرَطًا فِي تَاجِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَقْبَقَ مُتَلَقِّ قَالَ فَاتَّبَعْتُ عَنَابِيَّ قَالَ ((مَا يَكْنِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ)) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَكْبِي وَهَذَا الْخَصِيمُ قَدْ أَتَى فِي حَبْلِكَ وَهَذِهِ عِيْرَاتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَهَذَا قَيْصَرٌ وَكِسْرَى فِي السَّارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ جِوَارَاتُكَ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَنَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا)) قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ الْمَسَاءِ فَإِنْ كُنْتُ طَلَفْتُهِ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقُلْنَا تَكَلَّمْتَ وَأَخَذَ اللَّهُ بِكَلَامٍ إِلَا رَجَعْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَرَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ التَّخْيِيمِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَفْتُكَ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَرْوَاحًا خَيْرًا مِنْكَ وَإِنْ نَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَطَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ قَالَ ((لَا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْخَصْمَى

دے دے وہ تم کو قبول دے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفق ہے اور جبر نکل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام قریشی اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہؓ ابو بکرؓ کی صاحبزادی اور حصہ ان دونوں نے زور کیا تھا اور ان بیبیوں کے نبیؐ کی۔ پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہؐ کیا آپ نے ان کو طلاق دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہؐ! جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان نککریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو۔ سو میں اتروں اور ان کو خبر دیدوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو سو میں آپ سے ہاتھ کرتا رہا یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل نکل گیا اور یہاں تک کہ آپ نے دعدان مبارک کھولے اور منہ سے آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی۔ پھر جناب رسول اللہؐ اترے اور میں بھی اتر اور میں اس کھجور کے ڈنڈا کو بکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گرنہ پڑوں اور جناب رسول اللہؐ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلنے لگتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ آپ جہر دے میں انتیس دن رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری واذا جاء ہم یعنی جب آتی ہے انکے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو یہاں رسول اللہؐ کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے۔ غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تحجیر کی اتاری۔

يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَاءَهُ أَفَأَنْتَوْنِ فَمَا خَبَرُهُمْ أَنْتَ لَمْ تَطْلُقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتَّى تَحْشَرَ الْمَغْضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَشَحَرَ فَصَحَّكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ تَفَرُّاً ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فَتَوَلَّتْ أَنْتَبِثُ بِالْجَذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْآرَاضِ مَا يَمْسُهُ يَدُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ ثَمَنَةً وَعِشْرِينَ قَالَ ((إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ ثَمَنًا وَعِشْرِينَ)) فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَتَدَبَّيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يَطْلُقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَإِنَّا خَافُكُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْرِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

۳۶۹۲- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمرؓ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار بیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں انکے لیے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں انکے ساتھ چلا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہؐ پر آپ کی بیویوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے واسطے حقوق میں اتارا جو اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشغورہ کر رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہؐ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غمے رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے چادر اپنی لی اور میں گھر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غمے میں رہتے ہیں۔ سو حفصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو

۳۶۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكُنْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْتَةَ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِنَهْضِ الطَّرِيقِ فَقَالَ ابْنِي الْإِسَاءُ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّذَاتِ تَطَاهَرْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِ أَرْوَاجِهِ فَقَالَ بَلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْتَةَ لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتُ أَنْ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْبِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَغْلَمُهُ أَجْبُرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَرْوَاجًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَيَسِّرْنَا أَنَا فِي أَمْرِ الْبَتَّةِ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكَ أَنتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكُلِّفُكِ فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تَرْوَاجَ أَنتِ وَإِنَّا لَنُتَكَلِّفُكَ تَرْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُظَلَّ يَوْمُهُ غَضَبًا قَالَ عُمَرُ فَاتَّخَذَ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرَجَ مَكَالِي حَتَّى أُدْخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتَةَ ابْنِكَ لَتَرْجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُظَلَّ يَوْمُهُ غَضَبًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَرْجِعُهُ

جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ کی محبت پر۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ نے کہا کہ تجب ہے تم کو اے ابن خطاب! کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اس فصاحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنی محفل رسول اللہ سے) تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اس میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکایا اور کہا کہ کھولو کھولو۔ میں نے کہا کیا غسان آیا؟ اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ اپنی بیویوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ حصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور میں نکلا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک جھروکے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ کا سیاہ فام اس میڑھی کے سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اڑن دو۔ حضرت عمر نے کہا پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ سے بیان کیا پھر جب میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ مسکرائے اور آپ ایک

قُلْتُ تَقْلِبِينَ أَيْ أَخَذَرُكِ غُفْرَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا بَيْتُ لَا يُعْزِلُكَ هَذِهِ أَيْ قَدْ ائْتَجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَائِي بِهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمِّ سَلَمَةُ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْنِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذَتْنِي أَخَذًا كَثْرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عَيْنَيْهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِثْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيَةً بِالْخَبَرِ وَتَحْنُ حِينَئِذٍ تَتَخَوَّفُ مِنْكَ مِنْ مَلُوكِ غَسَّانَ ذِكْرُ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَنَأَتْ صَلُورُنَا مِنْهُ فَاتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ يَذُوقُ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ قُلْتُ حَيَّ الْقَسَائِي فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اغْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ قُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ خَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ أَخَذُ نَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا بِعَصَايَ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَوْدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ قُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَضَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ نَسِمَ

حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی چھوٹا تھا اور آپ کے سر کے نیچے ایک بچہ تھا چھڑے کا اور اس میں بھجور کا چھلکا بھرا تھا اور آپ کے پیروں کی طرف کچھ بچے سلم کے ڈھیر تھے (جس سے چھڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ کے سر ہانے ایک کپا چڑا لگا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! بیک کسری اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ جب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دینا ہے اور تمہارے لیے آخرت۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْنَهَا لَيْفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبَاءُ مُعَلَّقَةٌ قَرَأْتُ أَنَّهُ الْحَصِيرُ فِي حَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَتْ فَقَالَ مَا يُكَيِّفُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَيْسَرِي وَفَيْصَرِي فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ)).

۳۶۹۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم مر ظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا حال ان دو عورتوں کا (یعنی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حصیر اور ام سلمہؓ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں حمروں کے پاس آیا اور ہر گھریں روٹا تھا یعنی ازدواج مطہرات کے اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے نہ ملنے کی ایک لہجہ قسم کھائی تھی۔ پھر جب انتیس دن ہو چکے تو آپ ان کی طرف گئے۔

۳۶۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرْ الظَّهْرَانِ وَنَاقَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ كَسَحُو حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَمْرٌ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَقَصَةٌ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَأَنْتَبِ الْحُمْرَ فَإِذَا فِي كُلِّ نَيْسَبِ مَكَاةٍ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ أَلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ بَسْعًا وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْنِ.

۳۶۹۴- وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مر ظہران پہنچے تو حضرت عمرؓ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی اور میں چھاگل لے گیا۔ آگے وہی مضمون ہے۔

۳۶۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَقَاظَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرْ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ بَعْضُنِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَبَّا قَضَى حَاجَتَهُ

وَرَجَعَ فَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي
حَتَّى قَالَ غَائِبَةٌ وَخَفِصَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۶۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا تھا کہ حضرت عمرؓ سے ان دو بیویوں کا حال پوچھوں نبیؐ کی بیویوں میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج کیا انھوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ میں تھے حضرت عمرؓ راہ سے کنارے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ کنارے ہو پانی کی چھاگل لے کر اور انھوں نے پاجانہ کیا اور پھر میرے پاس آئے اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھوں نے وضو کیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کونسی دو عورتیں ہیں نبیؐ کی بیویوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس! (یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا)۔ ذہری نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو انکان پوچھنا اتنی مدت تک ناپسند ہوا اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا۔ پھر فرمایا کہ وہ خفصہ اور عائشہؓ ہیں۔ پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کے خصائل سیکھ لگیں اور میرا مکان ان دنوں بنی امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر۔ سو ایک دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا۔ سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو برامانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبیؐ کی بیویاں ان کو

۳۶۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَلَا حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَضَّحْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزْتُ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا إِنَّ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ وَاعْجَبَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كِبَرَهُ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْهُ قَالَ هِيَ خَفِصَةُ وَعَائِشَةُ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوفُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعَهُمْ قُرَيْشِي فَوُثِمَا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَامِيْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا فَوُثِمَا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَلَقُوا نِسَاؤَنَا يَتَغَلَّبُونَ بِنِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مِنْ بَنِي بَنِي أُمَيَّةَ بَنِي زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَلَّبَتْ فَوُثِمَا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تَرَا جُعْبِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَا جُعْبِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أَرَا جَعْلَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا جَعْنُو وَتَهَجَّرُو إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَأَنْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے سو میں چلا اور داخل ہوا غصہ پر ا ور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ کو انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اور میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ محروم ہو نہیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمرؓ کی معلوم ہوتی ہے اور جو عقل و شان انکے سینہ میں بیٹھی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجھ سے فرمائش کیا کہ جو تیرا بی چاہے اور تو دھوکا نہ کھانا اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے رسول اللہؐ کی یہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بھر دوسرے میں نہ رہو کہ تیری اس کی برابری نہیں ہو سکتی۔ اس میں اقرار ہے حضرت عمرؓ کا حضرت عائشہؓ صدیقہ کی افضلیت اور محبوبیت کا)۔ مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہؓ کو اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے اور ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رفیق نیچے گیا (یعنی حضرت کے پاس اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی اور میں نکلا اور اس نے کہا بڑا غصہ ہوا میں نے کہا کیا ملک غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی ہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دی نی نے اپنی بیبیوں کو میں

عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْمَعُونَ إِحْدَاكُمُ الْيَوْمَ إِلَى الذَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا حَابَبَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِكَكُمْ وَحَسِيرٌ أَقَامُنْ إِحْدَاكُمُ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا لِيُغْضِبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَذَا هِمِّي فَمَا هَلَكْتُ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ خَاوِلُكِ هِمِّي أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَلِي بِرُؤُودِ عَائِشَةَ قَالَتْ وَتَحَنَّنَ لِي حَارٌّ مِنَ الْإِنْسَانِ فَكُنَّا تَتَنَابَوُ الْزُّوْلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَالزُّوْلُ يَوْمًا فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَيَأْتِيَنِي بِبَغْلٍ ذَلِكَ وَكُنَّا تَتَحَدَّثُ أَنَّ عَسَاءَ تَتَوَلَّى الْفَحْلَ لِيُغْزَوْنَا فَتَزَلَّ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ تَذَابَنِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ عَسَاءُ قَالَ لَا بَلْ أَعْطَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ وَأَطُولُ طَلْقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ فَمَا حَابَبَ حَفْصَةَ وَحَسِيرَتِ فَمَا كُنْتُ أَفْلُرُ هَذَا كَلَامِي حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَيَّ تِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطْلُقُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَذْرِي مَا هُوَ ذَا مُعْزِلٍ فِي هَذِهِ الْمُشْرَبَةِ فَاتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدٌ فَقُلْتُ

نے کہا ہے نصیب ہوئی حصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اتر اور حصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ درواری ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ نے؟ سو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کئے ہوئے اس جھروکے میں بیٹھے ہیں سو میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو سیاہ قام تھا اور میں نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت چپ ہو رہے پھر میں پینچہ موڑ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلائے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے اجازت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ کو سلام کیا اور آپ ایک بورے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ کے بازو میں اڑ کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے طلاق دی اپنی بیویوں کو اسے رسول اللہ اسو آپ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا اللہ اکبر اسے رسول اللہ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر۔ پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت بر لمانا تو اس نے کہا کہ تم کیا برا مانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ کی قسم ہے کہ نبی کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔ سو میں نے کہا کہ محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس کے رسول اللہ کے اور وہ اسی دم ہلاک

اسْتَاذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى اتَّهَيْتُ إِلَى الْمَيْمَنِ فَخَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَتَكَبَّرُ بَعْضُهُمْ فَعَلَسْتُ قَلْبًا ثُمَّ عَلَّيْنِي مَا أَحَدٌ ثُمَّ أَتَيْتُ الْعَلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَكَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْعَلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ قَدْ أَتَرَفِي خَبِيرٌ فَقُلْتُ أَطْلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَكَا مَعْتَرِ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَخَلَعْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَلْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُرَاجَعَتُهُ وَتَهْمُرُهُ إِخْدَانُهُ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ حَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَحَصِيرٌ أَفْقَامُنْ إِخْدَانُهُ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِعِصْيَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَصَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حُصْمَةٍ فَقُلْتُ لَا بُعْرَتِكَ أَنْ كَانَتْ حَارَتِكَ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكَ

ہو جائے۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا حضرت حصہ کے پاس اور میں نے کہا کہ تم دھوکا نہ کھانا اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو آپ پھر دوبارہ مسکرائے (اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انھوں نے سب طرح مقدم رکھا رضامندی کو رسول اللہ کی اور یہی متقاضی ہے کمال ایمان کا) پھر میں نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ہاں سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایسی نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف پھرتی۔ سو اتنی چیزوں کے سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فراغت اور کشادگی عطایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ قاریخ الہالی رہیں) اس لیے کہ اس تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کی بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ آتش پرست اور نبی پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کہا کہ اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی طبیعت دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے۔ سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگتے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیفیت یہ تھی کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

وَأَخْبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَنَبَسْتُمْ أَحْزَى فَقُلْتُ أَسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَعَمْ)) فَخَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْيَسَرِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ اذْغِ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أَثَرِي فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارْسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاَسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ ((أَهْيَ شُكَّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَبِئَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَأَنَ أَنْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شَيْءٍ مُوجِبٍ بِهِ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۶۹۶- زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہ کی زبانی کہ جب انتیس روئیں گزر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول اللہؐ اور پہلے مجھ سے آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تخخیر کا)۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ہمارے پاس انیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن تکنتی تھی۔ (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ بھول نہ گئے ہوں)۔ سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا طلاق انتیس دن پر بھی آتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی یعنی اے نبی اکبر و تم اپنی بیویوں سے آخر تک۔ جناب عائشہ مدینہؓ فرماتی تھیں کہ حضرتؐ کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلا شک چاہتی ہوں اللہ

۳۶۹۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى بَسْعَ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيَّ شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ بَسْعَ وَعِشْرِينَ أَعْلَعْتُ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ بَسْعَ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا قَلَّا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنِي أَبُوِي)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِي حَتَّى يَبْلُغَ أَهْرَافُهُمْ عَائِشَةُ قَالَتْ فَمَنْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبُوِي لَمْ يَكُنْ لِيَأْتُرَنِي بِفِرَاقِي قَالَتْ فَقُلْتُ أَوْ فِي هَذَا أَسْتَأْذِرُ أَبُوِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَغْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَبُوِي أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ بِنِسَائِكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ

ایلاء کا بیان

(۳۶۹۶) ☆ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلاء کا اور ایلاء لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نفی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ کوئی مطالبہ۔ مگر انکی حدت میں اختلاف ہے۔ علمائے حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مولیٰ وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولیٰ یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے۔ اور کو فیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولیٰ ہے۔ اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک چار ماہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلاء جاتا رہا۔ اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کو فیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی۔ اور علمائے حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا۔ اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق دے بلکہ جبر کے اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی ہی جبر کر دے اور کو فیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہ بائن ہے یا ردہ جی۔ اور دوسرے فقہاء متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ حق

تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تقویٰ ہے ام المؤمنین کا)۔ معمر نے کہا کہ مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیویوں کو اس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو۔ قتادہ نے کہا صغت قلوبکمما کے معنی یہ ہیں کہ جبکہ رہے ہیں تمہارے دل۔

اللَّهُ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَ لَمْ يُرْسِلْنِي مَفْعَلًا ۖ قَالَ قَتَادَةُ صَغَتِ قُلُوبُكُمْ مَا لَتْ قُلُوبُكُمْ ۖ

باب: مطلقہ پانچ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

۳۶۹۷- قاضی قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمر نے ان کو طلاق دی طلاق بائن اور وہ شہر میں تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کئے اور قاضی اس پر غصے ہو گئے تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ نہیں (یعنی نفقہ وغیرہ)۔ پھر وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر حکم کیا قاضی کو کہ تم ام شریک کے گھر میں

باب الْمُطَلَّغَةِ لَأَنَّهَا لَا نَفَقَةَ لَهَا

۳۶۹۷- عَنْ قَاضِيَةِ بِنْتِ قَيْسِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو بَنٍ حَفْصِ طَلَّقَهَا الثَّنَةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَجَطَتْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ نَيْسَ لَكَ عَلَيْكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَزَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ ((يَلْبِسُ امْرَأَةً يَغْشَاهَا

ظہر رجعی ہے۔ مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کے اندر اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سو مالک کے اگر تین فردوں چار بیٹوں میں گزر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہو گئی اور جبہ زنی کے لیے عدت شروع کرے یعنی بعد چار ماہ کے دوسرا افادہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہوا اس سے پاسان رکھنا اور دانے پر جیسے وہ غلام تھا حضرت کے دروازے پر اور اگر آپ کے یہاں پاسان رہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گھر والے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں آگیا ہے۔ چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا اگر ایک بار نہ ملے۔ پانچویں یہ کہ مستحب ہے لڑکا کو حبیہ دینا اور ادب سکھانا اگرچہ بعد شادی کے ہو۔ چھٹی ذہب۔ رسول اللہؐ کا اور قاعدہ کہ آپ کا تھوڑی دیا پر۔ ساتویں کہ گھوں پر جس میں میز بیویوں کی ضرورت ہو رہتا روا ہے۔ آٹھویں خزانہ اور گودام مقرر کرنا احکام الیبت کے لیے روا ہے۔ نویں حرم صحابہ کو رام کی طلب علم کے لیے کہ اسی کے واسطے باری مقرر تھی کہ ہر روز ایک صحابی حضرت کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں۔ دسویں حاجت ہو کہ خراج ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اس انصاری کی خبر قبول کی۔ گیارہویں حاملہ کا مفضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمرؓ اس انصاری سے روئے علم حاصل کر لیتے تھے اس کی باری کے دن کا۔ بارہویں معلوم ہوئے اس سے آپ بزرگوں کے اور بیبت ان کی کہ ابن عباسؓ ایک سال تک حضرت عمرؓ سے سوال نہ کر سکے اور یہ شرط ہے سعادت مندوں کا۔ تیرہویں ترجیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمرؓ ابن عباسؓ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو۔

عدت پوری کرو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے بچے اتار سکتی ہو (یعنی بے تکلف رہو گی۔ گوشت پر وہ کی تکلیف نہ ہو گی) پھر جب تہمازی عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جحش نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابوجحش تو اپنی لامخی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لو۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و خوبی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رشک کرنے لگیں۔

۳۶۹۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ رو لیا۔ پھر جب انھوں نے دیکھا تو کہا کہ اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لیے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ نہ نہ مکان۔

۳۶۹۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر خزرونی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اس لیے کہ وہ نابینا ہے

أَصْحَابِي اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَصْعِقُ يَتَانِكَ فَإِذَا خَلَلَتْ قَالِيْبِي)) قَالَتْ فَلَمَّا خَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُتَابِرَةَ ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَأَبَا جَحْشٍ عَطَلَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْ أَوْرَ حُجْمٍ فَلَا يَصْنَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ ((وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكُ لَا مَالَ لَهُ. انْكحِي أَسْمَاءَ بِنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ ((انْكحِي أَسْمَاءَ)) فَكَرِهَتْهُ لَمْ تَحْمَلِ اللَّهُ فِيهِ حَبْرًا وَاعْتَبَطَتْ.

۳۶۹۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَتَفَقَّ عَلَيْهَا نَفَقَةً ذَوْنُ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ أَخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا مَكْنَى)).

۳۶۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا السَّخْرَوْنِي طَلَّقَهَا فَأَتَى أَن يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا نَفَقَةَ لَكَ لَأَنْتِ قَلْبِي فَأَذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ

فَاتَهُ رَجُلٌ أَغْمَى تَضَعِينَ ثَلَاثًا عِنْدَهُ).

۳۷۰۰- عَنْ قَاتِلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَحْبَبَ الصَّخَّالِيُّ
بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنَ الْمُعْبِرَةِ
الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ
لَهَا أَمْلُهُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدٌ بْنَ
الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَقْرَأَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ
مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ
لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَتْ لَهَا
نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْبَعْدَةُ)) وَأُرْسِلْ إِلَيْهَا ((أَنْ لَا
تَسْبِقَنِي بِنَفْسِكَ وَأَمْرُهَا أَنْ تَنْقِلَ إِلَى أُمِّ
شَرِيكٍ ثُمَّ أُرْسِلْ إِلَيْهَا أَنْ أُمِّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا
الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
الْأَغْمَى فَإِنَّكَ إِذَا وَصَعْتَ حِمَارَكَ لَمْ يُولِكَ))
فَانْطَلَقَتْ إِلَى ابْنِهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَسْمَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

۳۷۰۱- عَنْ قَاتِلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ
مِنْ بَيْنِهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي ابْنَةُ فَارَسَلْتُ إِلَى أَهْلِي أَنْبَغِي
النَّفَقَةَ وَأَقْتَصُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ((لَا تَقُولِي بِنَفْسِكَ)).

۳۷۰۲- عَنْ قَاتِلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بَنِ الْمُعْبِرَةِ
فَطَلَّقَهَا أَخْرَجَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَعَتْ أَنَّهَا
جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ
بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سوانہی کے پاس رہو۔

۳۷۰۰- قاتلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابو حفص نے ان کو
تین طلاق دیں اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے قاتلہ
سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہیں۔ اور خالد چند لوگوں
کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مہمونہ رضی
اللہ عنہا کے گھر میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیں
سو اس کی عورت کو نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو نفقہ نہیں ہے
اور اس پر عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں
بغیر میری صلاح کے بیعت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک
کے گھر آجائے۔ پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر بہترین اولین
جمع ہوتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم بنایتا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا
دوہنہ اتار دو گی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔ سو وہ اس گھر میں چلی گئی۔
پھر جب ان کی مدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا۔

۳۷۰۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۲- قاتلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو
کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں۔ پھر قاتلہ نے کہا کہ میں
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے
دریافت کیا گھر سے نکلے تو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے
گھر چلی جاؤ۔ اور مروان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے

نکلے میں۔ اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قائل انکار جانا۔

۳۷۰۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۴- ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجی ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا۔ ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو۔ پھر وہ جناب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انھوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔

آپ نے اجازت دی۔ انھوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اسے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ ٹائینا ہیں کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھیں اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔ پھر جب عدت پوری ہو گئی تھی نے ان کا نکاح کر دیا اسامہ سے۔ سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذؤیب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے۔ سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی۔ سو مروان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر حق اور معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پاتے ہیں۔

پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقوں کے بعد پھر کوئی

الْمُطَلَّقَةُ مِنْ بَيْنَتِهِمَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَكْثَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَااطِمَةَ بَنْتِ قَيْسٍ.

۳۷۰۳- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَكْثَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَااطِمَةَ.

۳۷۰۴- عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَااطِمَةَ بَنْتِ قَيْسٍ بِطَلْقٍ كَانَتْ تَقِيَتْ مِنْ طَلْقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنُ جِشَامٍ وَعِيَّاسُ بْنُ أَبِي رَيْحَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاسْتَاذَنَتْهُ فِي الْإِنْفِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَكَانَ أَعْمَى تَمَسُّعُ بَيْنَهُمَا عِنْدَهُ وَكَانَ يَزَامُهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَتَتْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْلٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانَ قَبِيصَةَ بْنُ ذُوَيْبٍ يُسْأَلُهَا عَنْ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ تَسْمَعِي هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ سَنَأَخُذُ بِالْبَعْضَةِ الَّتِي رَوَيْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَااطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيَّنِي وَيَبَيِّنْكُمْ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةُ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَخْذُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

بات نئی پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اسے کس بھر دے روکتے ہو (یعنی نان و نفقہ بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)۔

۳۷۰۵- حصی نے کہا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیں میرے شوہر نے اور میں حضرت کے پاس اپنا بھجوانے لگی مکان اور نفقہ کے لیے۔ تو انھوں نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مرئی ہے۔

۳۷۰۷- حصی نے کہا ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انھوں نے ہم کو ابن طاب کی ترکجوریں (ایک قسم کی کججور کا نام) کھلائیں اور ستو بوار کے پائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۸- فاطمہ بنت قیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین طلاقیں ہو گئیں اس کے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۰۹- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

۳۷۱۰- ابو اسحاق اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور حصی بھی سو حصی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

كَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْسِبُونَهَا.

۳۷۰۵- عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ نَفَقَاتٍ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

۳۷۰۶- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِبَيْتِ حَدِيثِ زَعْبَرٍ عَنْ مَيْمَنٍ ۳۷۰۷- عَنْ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَمَحَفْنَا بِرُطْبٍ ابْنِ طَابٍ وَسَتَقْنَا سَوِيقَ سُلَيْمٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعُدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَغْتَدَّ فِي أَهْلِي.

۳۷۰۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا قَالَ ((لَيْسَ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ)).

۳۷۰۹- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النِّقْلَةَ فَأَنَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اتَّقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمْرٍو عَمْرٍو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهُ)).

۳۷۱۰- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدَةَ خَالِيسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ

وسلم نے نہ اسے گھر و لوایا نہ خرچہ اور اسود نے ایک منجلی نکلر اٹھائی اور شعبی کی طرف بھاگی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا۔ اور مظاہر ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔

۳۷۱۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۲- فاطمہ بنت قیس کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں اور جناب رسول اللہ نے نہ اسے گھر دیا نہ خرچہ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جاوے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابو جحیم نے اور اسامہ بن زید نے۔ سو جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کو مال نہیں اور ابو جحیم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔ سو انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ اور جناب رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۳۷۱۳- الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گذرا سند کا فرق ہے۔

وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدَ سَكْنَى مِنْ حَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَتِلْكَ نَحَدَّثُ بِمَنْعِلٍ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا تَرْكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسَنَةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَدْرِي لَعَلَّهَا حَقِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السَّكْنَى وَالنَّفَقَةَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِغَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ.

۳۷۱۱- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عُمَارِ بْنِ زُرَيْجٍ بِفَضِيحَةٍ.

۳۷۱۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ إِذَا زَوَّجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي)) فَأَذِنْتُهُ فَحَقِظْتُهَا مُعَاوِيَةَ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرَبَّ لَأَمَانٌ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) فَقَالَتْ يَدِينَهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَأَعْتَبْتُ.

۳۷۱۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ أُرْسِلُ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عُمَرَ بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُبِيرَةِ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَيْفَةَ بِطَلَّافِي وَأُرْسَلُ مَعَهُ بِحِمْسَةِ أَصْحِ تَمْرٍ وَحِمْسَةِ أَصْحِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا

هَذَا وَلَا أُعْتَدُ فِي مَنَازِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَّدْتُ
عَلَيَّ يَبَايَ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كَمْ
طَلَّقَكَ)) قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ ((صَدَقَ لَيْسَ لَكَ
نَفَقَةٌ اُعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمَلٍ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَإِنَّهُ ضَرِيرٌ أَبْصَرُ تَلْقِي تَوَلَّكَ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ
عِدَّتُكَ فَادْبِينِي)) قَالَتْ فَحَطَّيْتُ حَطَابَ مِنْهُمْ
مُعَاوِيَةَ وَأَبُو الْحَنَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا
مُعَاوِيَةُ قَرِبَ خَفِيفَ الْحَالِ وَأَبُو الْحَنَمِ بَنُو
شَيْدَةَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَعُو
هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِأَسَافَةِ بْنِ زَيْدٍ))

۳۷۱۴- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ رضی
اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔
انھوں نے کہا کہ میں ابو عمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ حُجْران کو گئے۔
آگے وہی مضمون بیان کیا۔ اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے
شرافت اور بزرگی بخشی ابوزید سے نکاح کرنے میں۔

۳۷۱۴- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْحَنَمِ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مُسَالِّمَةً فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ
أَبِي عَمْرِو بْنِ حَنْصَلٍ مِنَ الْمُبَوَّرَةِ فَخَرَجَ فِي
غَزْوَةِ حُجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِخَوِّ حَدِيثِ ابْنِ
مُهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّ قَيْسٍ اللَّهُ بِأَبِي
زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ

۳۷۱۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۵- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنُ
الرُّبَيْعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَّاقًا بَاتًا
بِخَوِّ حَدِيثِ سُهَيْلَانَ

۳۷۱۶- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے
تین طلاق دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان
دلوایا نہ نفقہ۔

۳۷۱۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي
زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنًا وَلَا نَفَقَةً

۳۷۱۷- ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے
ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو
طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انھیں الزام

۳۷۱۷- عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
فَرَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ الْغَضَّاسِ بِنْتَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ

دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ فاطمہ کو اس حدیث کا بیان کرنا چھٹا نہیں۔

۳۷۱۸- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ امیرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بد مزاجی کریں تو حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

۳۷۱۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۲۰- عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں ہے۔

فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَنْتِ عَائِشَةُ فَأَخْبَرْتَهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۳۷۱۸- عَنْ فاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُعْتَمَحَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَمَا فَتَحَوَّلَا.

۳۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرَ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ نَعْبِي قَوْلَهَا لَمْ يَسْكُنِي وَلَا نَفَقَةَ.

۳۷۲۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَا إِلَى فُلَانَةٍ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِفُسْمَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ.

(۳۷۲۰) ☆ فاطمہ بنت قیس کی جو دروجہوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں کسی میں طلاق بت مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے بعد رکاوٹ کر نہیں۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ کل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنھوں نے طلاق بت ذکر کی ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور ملائے کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ یا نہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباسؓ اور احمدؓ نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالکؓ اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ کہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل شرع ٹوٹی میں مفصل مذکور ہیں اور ان کو حضرت نے ابن ام مکتومؓ کا بیٹا کے گھر میں رہنے کا حکم دیا اس سے محض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ دو لڑکوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قل للمؤمنین یعضوا من ابصارهم و قل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن یعنی کہہ دو تمہارے نبیؐ کو مؤمنین مردوں سے کہ روکے تمہیں اپنی آنکھیں اور کہہ دو مؤمن عورتوں سے کہ روکیں وہ اپنی آنکھیں۔ اور ای پر دلالت کرتی ہے حدیث جہاں کی جو مولیٰ تھے ان

بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُتَعَدَّةِ الْبَائِنِ
وَالْمُتَوَقِّفِ عَنْهَا زَوْجَهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا
۳۷۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادْتُ أَنْ تَحْدُثَ نَحْلَهَا فَنَزَعْتُهَا رَحْلًا أَنْ تَخْرُجَ فَأَنْتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((بَلَى فَبِحَدِيثِي تَخْلُكُ فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصْدُقَنِي أَوْ تَغْلِبَنِي مَغْرُوفًا))

باب: معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلتا ضرورت کے واسطے روا ہے
۳۷۲۱- جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی بھجوریں توڑ لیں۔ سو ایک شخص نے ان کو بھڑکا ان کے باہر نکلتے پر۔ اور وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی بھجوریں توڑ لو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اور دن کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیک کرد (کہ تمہارا بھلا ہو)

بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَقِّفِ عَنْهَا
زَوْجَهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمَلِ
۳۷۲۲- عَنْ عُنَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلَدِ الرُّمَيْيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْعُلَ عَلَى سَيِّعَةٍ

باب: وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا یہ وہ اور مطلقہ کے لیے
۳۷۲۲- عید اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ سیعہ بنت حارث ہلمیہ کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ

عہد ام سلمہ کے کہ ام سلمہ اور میمونہؓ نے آپ کے پاس حاضر تھیں اور عبد اللہ بن ام مکتوم حاضر ہوئے اور نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ پردہ کر دو انھوں نے عرض کی کہ وہ ناچنا ہیں آپ نے فرمایا کہ تم ناچنا نہیں ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابوہریرہؓ اور قنزلہؓ نے اس کو روایت کیا ہے اور قنزلہؓ نے اس کو حسن کہا ہے فرض حدیث قاطعہ میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبد اللہ بن ام مکتوم کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت نہیں نہ آئے گی جیسے اور کسی بیٹا کے گھر میں رہنے سے جتنی آتی اور حضرت نے جو اہل جوہر معاویہ کا حال فرمایا یہ خبیث عہد میں داخل نہیں اس لیے کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا اور یہ کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی ہے فرض اس حدیث قاطعہ میں بہت سے فوائد ہیں اول جو طلاق قائب ثانی جو از توکیل حقوق مثل قبض و دفع کے متعلق ہونا نقد کا پاس کے لیے اور بعضوں نے کہا نہ نقد ہے نہ سکہ۔ رابع جو از سماع کام انبیہ مسئلہ پوچھنے میں خاصا جو از باہر لگانے کا مکان عدت سے بغیر ضرورت کے سادسا مستحب ہو زیارت نساء صالحات مردوں کو بھی مگر اس طرح کہ ظلمت محرم نہ واقع ہو۔ فرض اسی طرح کہ اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطورات نہیں ذکر کئے جس کو منظور ہو تو دی میں درج کرے۔

(۳۷۲۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلتا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے ہانکٹ اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کے لیے نکلتا روا ہے اور اسی طرح سب عدت وقات شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت وقات میں ابو حنیفہؒ ان کے موافق ہیں۔ مطلقہ باندہ میں ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے بھجور سے بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحب حرک کو مستحب ہے۔

علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انھوں نے آپ سے فتویٰ طلب کیا؟ سو عمر بن عبداللہ نے ان کو لکھا کہ سیدہؓ نے ان کو خبر دی کہ وہ سعدؓ کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں انھوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی۔ پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو ان کا حمل وضع ہوا بعد وفات شوہر کے۔ پھر جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انھوں نے سنگار کیا پیغام دیتے والوں کے لیے اور ابو السائل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار کے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھتا ہوں شاید تم نکاح کا راز دہر رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب انھوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے اوڑھ لیکن کرشمہ کو حضرت کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہائیکہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع حمل کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے محبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

۳۷۲۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو سلمہؓ اور ابن عباسؓ دونوں ابو ہریرہؓ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابو سلمہؓ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازع ہونے لگا سو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں اپنے پیچھے کے

بَسْبِ الْحَارِثِ الْأَسْلَفِيَّةِ فَمَسَّهَا عَنْ حَبِيْبِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَاهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَيِّعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدٍ بْنِ حَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَابِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ فَتَوَفَّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْسَبْ أَنَّ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ بَفَاسِيهَا تَحَمَّلَتْ لِلْعُطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّائِلِ بْنُ بَعْلَكٍ وَخَلَّ بَيْنَ بَيْتِ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مَتَحَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَزْجِيْنَ النِّكَاحَ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَيِّعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ حَمَعْتُ عَلَيَّ بَيَّاسِي حِينَ اسْتَفْتَيْتُ فَأَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْبَتَنِي بِأَنِّي قَدْ خَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمْرَكِي بِالتَّزْوِجِ إِنْ بَدَأَ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي ذِمَّتِهَا غَيْرُ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ.

۳۷۲۳- عَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَمَّا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تَفَسَّ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَْالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَحْلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ خَلَّتْ فَخَمَلَتْ يَتَزَاوَعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي يَمِينٍ أَبَا سَلَمَةَ فَمَبْنُوأ كَرِهِيَا مَوْتِي ابْنِ

عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رکھتی یا پٹا تھا اس پر پھیرتی کہ ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا) اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہو گیا اس کے بدن پر میلی کھلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار مادہ چڑھ جاتا ہو گا جو جانور پر اثر کرتا ہو گا۔ پھر وہ باہر نکلتی ایک میٹھی اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبود وغیرہ لگاتی۔

۳۷۲۹- زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے ام حبیبہ کا کوئی رشتہ دار مر گیا انھوں نے زرد خوشبود لگائی اور ہاتھوں پر لگائی پھر فرمایا میں یہ کام اس لیے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاندان پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۰- اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ) سے نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۷۳۱- حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں انھوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاندان مر گیا اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہو۔ وہ آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی سرمد لگالے کی۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اسے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر سال بھر چھٹی۔ پھر جب کتا لکھا تو میٹھی پھینک کر باہر نکلتی۔ کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی۔

۳۷۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

حَتَّى نَمُرَ بِهَا سَنَةً ثُمَّ تُؤْنِي يَنَابِقَ جَسَدٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَقْطَعُ بِهِ نَفْسًا فَتَقْطَعُ بِشَيْءٍ إِنْ سَأَلْتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتَغْطِي بِبَعْرَةٍ قَرْنِي بِهَا ثُمَّ تَرَأِجِعُ بَعْدَ مَا شَأَنْتَ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ غَيْرِهِ

۳۷۲۹- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوْنِي حَمِيمٍ يَأْتِي حَبِيَّةً فَذَعْتُ بِصَفْرَةٍ فَسَخَنَتْ بِوَرَأْعِهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْنِي بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

۳۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَمْرَأَةً مِنْ بَنِي نَعْبُضٍ أَرْوَّاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوْنِي زَوْجَهَا فَحَاوُوا عَلَى عَيْشِهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ بَكُورًا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَهْلِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَهْلِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ وَمَتَّ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجْتَ أَفْلا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))

۳۷۳۲- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدَّثَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدَّثَتْ أُمُّ

لہ سوگ والی عورت کے لیے سرے کا لگا کر حرام ہونا لگتا ہے اگرچہ ضرورت ہو۔ اور موطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ رات کو سر نہ لگائے اور دن کو پچھڑے ڈالے اور ان دونوں چیزوں کو یوں جگایا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگا کر درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

سَلَمَةً وَأُخْرَى مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَسْمَعْهُ زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ۳۷۳۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذَكَّرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بَنَاتِهَا لَهَا تُؤْمِي غَنِيًّا زَوْجُهَا فَاتَّكَتْ عَلَيْهَا فَجَبَّيْتُ تَرِيدُ أَنْ تَكْثُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُمُ قَرْمِي بِالْفُغْرَةِ عِنْدَ زَائِمِ الْخَوَلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ)) ۳۷۳۴- عَنْ زَيْنَبُ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَبِيُّ أَبِي سُفْيَانَ قَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارَ صَنْيَهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا عَيْتَةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَجِلُّ لِلْأَمْرَةِ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُجِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) ۳۷۳۵- عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَالِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَابِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجِلُّ لِلْأَمْرَةِ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا)) ۳۷۳۶- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعَزِيزِيُّ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ يَجِلُّ رَوَاتِهِ ۳۷۳۷- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَسْرَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَدَّثَتْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِوَجِلٍ حَدِيثِ اللَّبْسِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُجِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۳۷۳۸-

۳۷۳۳- ام المؤمنین ام سلمہ اور ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمد لگاؤں اس کے۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر بیٹگی بھیجی گئی اور یہ تو چار مہینے دن ہیں۔

۳۷۳۴- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے جب ام حبیبہ کو ان کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انھوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگائی اور کہا مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے نہیں درست اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۵- ام المؤمنین حفصہ یا ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے یادوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں حلال اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر سوگ کرنا کسی مرد سے پر تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

۳۷۳۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۷- ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دن تک۔

۳۷۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سو اپنے خاوند کے۔

۳۷۴۰- ام عتبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور ستر دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قطریا لٹھار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (عصب پاکی کے نہ کہ زینت کے)۔

۳۷۴۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۷۴۲- ام عتبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا منع کی جاتی تھیں ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگائے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قطریا لٹھار کا استعمال کرے (بدیو دور کرنے کو) واللہ الموفق والمعين۔

۳۷۳۸- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. ۳۷۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجُزُّ لِلْمَرْأَةِ تَوْبِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَجِدَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّاهُ عَلَى رُجْعِهَا)).

۳۷۴۰- عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجِدُ امْرَأَةً عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّاهُ عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْشُوعًا إِلَّا تَوْبٌ غَضَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْسُ طَبِيئًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ بُذَّةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَطْفَارٍ)).

۳۷۴۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عِنْدَ أَدْنَى طَهْرِهَا بُذَّةً مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ)).

۳۷۴۲- عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْهَى أَنْ نَجِدَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّاهُ عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَتَطَيَّبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْشُوعًا وَقَدْ رُخِصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي بُذَّةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ.

(۳۷۴۰) عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کازپوں (سینکھا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خاردار اور اس کے پتے سے رنگ لگتا ہے ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنانا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں۔ یہی قول ہے عروہ بن اثیر اور مالک اور شافعی کا۔ اور زہری نے ان کو بھی کرہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی کرہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو جائز کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے۔ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا امام علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عروہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہوئی کیا ہے اسی طرح عروہ سیاہ کپڑوں سے۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ دو رنگ درست ہے جن سے زینت کا قصد نہ ہو اور نہ لٹھی کپڑا پہنانا درست ہے اور زہری جائز یا سونے کا پہنانا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہنانا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہنانا درست ہے۔ (توضیح)

کِتَابُ اللَّعَانِ (۱) لعان کا بیان

۳۷۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّ عُثَيْرَ بْنَ الْفُحْلَمِيِّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْهَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَهُ فَنَقَلَتْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ قَتَلَ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَغَائِبَهَا حَتَّى كَثُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَافَهُ عُثَيْرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُثَيْرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِشَيْءٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُثَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَتَّبِعُهَا حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقُولَ عُثَيْرٌ حَتَّى أَتَى

۳۷۴۳- سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عویر عثمانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جوڑو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے، پھر تم اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم نے جو رسول اللہ سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم! جناب رسول اللہ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے عویر سے کہا تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا۔ رسول اللہ کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویر نے کہا قسم خدا کی میں تو ہار نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچھوں گا۔ پھر عویر آیا رسول اللہ کے پاس تمام لوگوں میں اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی

(۱) لعان کہتے ہیں ان کو جو اس کو جو خداوند اور نبی سے جالی ہیں جب خداوند اپنی نبی کو نہ ناکا کی تہمت لگائے اور گولہ نہ رکھتا ہو۔ چونکہ اس میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے ان کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خداوند اور جوڑو میں ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاتی ہے اور ہجران کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

(۳۷۴۳) ☆ تو ہی نے کہا مراد حضرت کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ رہے نہیں ہیں اور ایسے سوال کو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ ان کا جواب دیتے ان کو پھیند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ تو ہی نے کہا علمائے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور نہ ناکا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں۔ اکثروں کے نزدیک اس کا بیان نبول نہ کیا ہے

نبیؐ کی پاس غیر مرد کو دیکھتے اس کو مار ڈالے، پھر آپؐ اس کو مار ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) وہ کیا کرے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: تیرے اور تیری جوڑو کے باب میں اللہ کا حکم اترا (یعنی آیت لعان کی) تو جا اور اپنی جوڑو کو لے کر آ۔ سہلؓ نے کہا پھر دونوں میاں نبیؐ نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عومیرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اگر میں اس عورت کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر عومیرؓ نے اس کو تین طلاق دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہؐ اس کو حکم کرتے ابن شہابؓ نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

۷۴۳ھ - سہل بن سعد سے روایت ہے عویر انصاری جو بنی عثمان میں سے تھا عاصم بن عدی کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو آخر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہوگئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ہاں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق۔

۳۵۷- ابن جریر سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا متاعین کا حال اور ان کا طریقہ سہل بن سعد کی متول کے درو اس کا اقرار کریں تو قصاص مانتا ہو جائے گا بشرطیکہ متول

محسن ہو جس کی سزا درج ہے۔

لہٰذا کے بعد جدائی کی کیفیت میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالک اور شافعی کے نزدیک خود لہٰذا سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس صورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر فاسخی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب علانہ اپنے متین بچہ لہٰذا سے تفرقہ خور تہ طلاق ہو جاتی ہے۔ اور مالک اور شافعی کے نزدیک بھی حلال نہیں ہوتی۔ انہی مختصر۔

☆ یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا پانی میں یا کتر کا پانی سے گا اور وہ اس کا کتر کا پانی کی اگرچہ رنگی اولاد نہ کرے نہیں پانی پھر میں نہ دم میں تو وہ نہا کا نہیں ہے اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

☆ (۳۷۴) جسکی سلاخ عورت کا لڑکا بنی مالاں کا ترکہ پائے گا اور دوسرا ترکہ پائے گی اگرچہ لڑکا یا اولاد نہ کہ نہیں پاتی پھر مالاں کے زعم میں تو وہ لڑکا نہیں ہے اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی مالاں سے قائم رہے گا۔

☆ (۳۷۴) یعنی خود لعانِ جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی اور ایک روایت میں ہے مجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک نہ

حدیث سے جو نبی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جوڑو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسعد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ کے حکم کرنے سے پہلے پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔

۳۷۴۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبد اللہ بن عمرؓ کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا میری عرض کرو اس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انھوں نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اندر آسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہوگا میں اندر گیا تو وہ ایک کبل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک نیچے پر ٹیک لگائے تھے جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انھوں نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بری بات

سَهْلٌ مِّنْ سَعْدٍ أَمْسَى نَبِيٌّ سَاعِدَةٌ أُنْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَحَدَّ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقَصِيصِهِ وَزَادَ فِيهِ قَتْلَانَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّهَا ثَلَاثًا قُلْتُ أَلَا يَأْمُرُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ذَا كُنَّ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مَثْلَعَيْنِ)).

۳۷۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي امْرَأَةٍ مُصْغَبٍ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا فَرَّقْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى خَزَنِ بْنِ عَمْرٍ بِحُكْمٍ فَقُلْتُ لِلْعَلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ بَلَى قَابِلٌ فَسَمِعَ صَوْنِي قَالَ أَمِنْ خَبِيرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بَلَكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةً فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةً مَتَوَسَّدًا وَسَادَةً حَشَوْنَهَا لَيْفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَحَدَّ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ نَضَعُ إِنَّ نَكَلَّمَ نَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ

اللہ ہی بات نہ رہی تو طلاق ہے موقع ہے۔

(۳۷۴۶) یعنی اور جو عیب لگائیں اپنی جوڑو کو اور شاہد ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور یا پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ملتا ہے بادلوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور یا پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور نہ کبھی نہ ہو تو اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی ہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ صاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا۔ (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابو حنیفہ رحمہ

نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟
 رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا پھر وہ
 شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ جو بات میں نے آپ
 سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں
 اٹھائیں سورہ نور میں والذین یؤمنون ازواجہم آخر تک۔ آپ
 نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا
 کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو
 جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی
 کوڑے پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں جلتے سے آسان ہے)۔ وہ بولا
 نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے
 عورت پر طوفان نہیں جوڑا پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو
 ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب کبل ہے آخرت کے عذاب
 سے۔ وہ بولی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا
 ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے۔ تب آپ نے شروع کیا مرد سے
 اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے
 اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ خدا کی پشکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔
 پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر
 مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اللہ کا قصب اتنے اس پر اگر
 مرد سچا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جدائی کرا دی ان دونوں میں۔

۳۷۴- اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ
 بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ
 اثْبَتْتُ بِهِ مَا تَزَوَّلَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي
 سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَزْنُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَظَاهَرُوا
 عَلَيْهِمْ وَوَعَفَتْهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا
 أَمْرٌ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَا فَوَعَفَهَا
 وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَمْرٌ مِنْ
 عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ
 لَكَاذِبٌ قَبْلُ بِالرُّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ
 أَنَّهُ لَيُونُ الصَّادِقِينَ وَالْحَاسِبَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ
 إِنَّ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ تَنَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ
 أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَيُونُ الْكَاذِبِينَ
 وَالْحَاسِبَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ
 الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۴- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
 حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
 أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ
 سَمِعْتُ عَنْ الْمُتَلَاءَيْنِ زَمَنَ مُصْغَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ
 فَلَمَّ أَذَرَ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ

اے نبی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اس وقت جدائی ہوتی ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینی چاہیے اس کے بعد عورت کو۔ اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔

أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ الْبُغْرَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتَهُ
حَدِيثُ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۷۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ نے خاندان سے فرمایا اب حیرا کوئی بس عورت پر نہیں ہے کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی۔ مرد بولا میرا مال یا رسول اللہ! جو اس نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا مال تجھ کو نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال کا بدلہ ہے جو اس کی قرعہ تجھ پر حلال ہو گئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (بلکہ تیرے اوپر اور وہ مال ہو اجموت کا)۔

۳۷۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حَسْبُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ ((لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَفْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا)) قَالَ وَهِيَ فِي رِوَايَةٍ حَدَّثَنَا سُبْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۷۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے جدائی کر دی بنی گلخان کی جو رد اور مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ ۳۷۵۰- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے لعان کو پوچھا تو انھوں نے نقل کیا جناب رسول اللہؐ سے ایسا ہی جیسے اوپر گزرے۔

۳۷۴۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أُخْوَيِ بَنِي الْعُجْلَانِ وَقَالَ ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنْ أَحَدُكُمَا كَذِبٌ فَهَلْ بَيْنَكُمَا تَائِبٌ)).

۳۷۵۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ.

۳۷۵۱- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے معصوب نے جدائی نہیں کی لعان کرنے والوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے۔ انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ نے جدائی کر دی بنی گلخان کے مرد اور عورت میں۔

۳۷۵۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ لَمْ يَفْرُقِ الْمُصْتَبِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَفَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُخْوَيِ بَنِي الْعُجْلَانِ.

۳۷۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہؐ کے زمانے میں پھر آپ نے جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

۳۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ قَالَ لَعَمْ.

۳۷۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کر دی ان دونوں میں۔

۳۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۷۵۳- وی جو اوپر گزرا۔

۳۷۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا لَنَلْقَى الْخُمُوعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُؤُ أَنْ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمْتُمْ حَلْدَتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمْ حَلْدَتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهُ نَاسِئٌ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَدِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُؤُ أَنْ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمْتُمْ حَلْدَتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمْ حَلْدَتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ افْتَحْ)) وَرَجُلٌ يَذْغُو فَتَرَكْتُ آيَةَ اللِّغَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ آيَاتُ النَّبِيِّ بِوَدَلِكِ الرَّجُلِ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فُجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَا فَنَهَيْدِ الرَّجُلِ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَتَكَلَّمَ بِلُغَتَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَاتَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَتَبَرَا قَالَ ((لَعَلَّاهُ أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدُ جَعَلَا)) فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدُ جَعَلَا.

۳۷۵۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اسے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جو رو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (تھپاس میں) اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے قسم اللہ کی میں جناب رسول اللہ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا اس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کیساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے جب لعان کی آیت اتری۔ والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم۔ خیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جو رو دونوں رسول اللہ کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مروئے کو اسی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خداوند کی بات سچ ہے تو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا باپ پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگر یا لے بالوں والا پیدا ہو گا (اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا) پھر وہ بی بی کا لالہ گھونگر یا لے بالوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۷۵۶- اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

۳۷۵۷- ذَمُّ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عَيْنَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنْ

۳۷۵۷- محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ ان کو محاذوم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے

(۳۷۵۷) یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن حماء سے اور ہلال بن امیہ
براء بن مالک کا مادری بھائی تھا۔ اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا
اسلام میں۔ راوی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید
رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن
امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا بھوگرے بالوں والا پتلی
پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن حماء کا ہے۔ اُس نے کہا مجھ کو
خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سر گھٹیں آنکھ بھوگرے بالوں والا اور پتلی
پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے
پاس لعان کا ذکر ہوا۔ عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا پھر وہ چلے
گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے
لگا کہ اس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا۔ عاصم نے کہا
میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے۔ پھر عاصم اس کو لے
کر رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ
سے بیان کیا وہ شخص زور و رنگ و بلا سیدھے بالوں والا تھا۔ اور جس
پر دعویٰ کرنا تھا وہ پر گوشت پنڈلیوں والا، گندم رنگ، موٹا تھا۔
جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تو کھول دے۔ پھر وہ عورت بچہ جنی
جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر تہمت تھی۔ تب جناب رسول
اللہؐ نے لعان کروایا ان دونوں میں ایک شخص بولا اے ابن
عباس! کیا یہ عورت دینی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول
اللہؐ نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس
عورت کو کرتا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو
مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ کہتے تھے کہ
یہ فاحشہ ہے نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)۔

۳۷۵۹- ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں

هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشْرِيكٍ ابْنِ سَخْمَاءَ
وَكَانَ أَحَدَ الْبُرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ أُمَيَّةٍ وَكَانَ أَبُو
رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((أَنْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ ابْتِصَ
سَيْطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لَهْلَالُ بْنُ أُمَيَّةٍ وَإِنْ
جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ
لِشْرِيكٍ ابْنِ سَخْمَاءَ)) قَالَ فَأَنْبَتْنَا أَنَّهُمَا
جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ

۳۷۵۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
قَالَ ذُكِرَ اللَّعْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا
ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهَا رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ
وَحَدَّ مَعَ أَهْلِيهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ
بِهَذَا إِلَّا لِتَقُولِي فَلَتَحَبَّ بِهِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَحَدَّ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ
الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَيْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ
الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَحَدَّ عِنْدَ أَهْلِيهِ حَدًّا أَدَمَ
كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ
يَبْنَ)) فَوَضَعَتْ شَيْبَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ
زَوْجَهَا أَنَّهُ وَحَدَّ عَنْهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لَابَنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهْيَ
الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا
بَغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجِمْتُ هَلْدَبَ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا
تَنَلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تَطْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ السَّوَاءَ

۳۷۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُسْلِمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِي حَدِيثَ الْيَتِيمِ وَزَادَ فِيهِ نَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ النَّحْمِ قَالَ جَعَلًا قَطَطًا۔
 اتنا زیادہ ہے کہ وہ شخص جس کے ساتھ جہت تھی موہا سخت گھوگرہ لے ہالوں والا تھا۔

۳۷۶۰- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَرِهَ الْمُتَلَابِعَانِ عَبْدُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَمْسَا الْمَذْنُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بَغَيْرِ يَتِيمَةٍ لَوَجَّهْتُهَا)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَأَيُّ امْرَأَةٍ أَغْلَسْتَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَبَّحْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۳۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَحْلًا يُقْتَلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((امْسُجُوا بِلِي مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ))۔

۳۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَحْلًا أَوْ شَيْئًا حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شَهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

۳۷۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَحْلًا لَمْ أَمْسُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شَهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۷۶۱) ☆ سعد کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔
 (۳۷۶۳) ☆ یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا بھلا سے گناہوں کو۔ نوٹی نے کہا ہے تاویل اس لیے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور رکت ہے اور یہ حال ہے اللہ جل جلالہ کے حق میں۔

اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جلدی اس کا علاج تلواریں کر دوں اس سے پہلے۔ رسول اللہ نے فرمایا سنا تمہارے سر وار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

۳۷۶۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلواریں سے مار ڈالوں کبھی نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو قسم اللہ کی میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے شرمی کی باتوں کو چھپی اور رکھی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا خوش اور ڈر سنا تے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں نذر کر لیں اور توبہ کریں) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)۔

۳۷۶۵- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں ”غیر مصفح“ کے الفاظ ہیں اور ”عنت“ نہیں ہے۔

۳۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میری جو رو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہو تا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا لال ہے۔ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی

نعم قال کلاً والذی بعتک بالحق إن کنت لأعاجله بالسيف قل ذلک قال رسول اللہ ﷺ ((استمعوا لی ما یقول سیدکم إنه لیور وانا أغیر منه واللہ اغیر منی))۔

۳۷۶۴- عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَدَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَنَقَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اتَّعَجِبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدُ قَوْلَالِهِ لَأَنَا أَغِيرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيَّ الْغُلَزُّ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمُحِذَّةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ))۔

۳۷۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَقَالَ غَيْرُ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ۔

۳۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَكَذَتْ عَلَماً أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَمَا لَوَائِهَا)) قَالَ سَمَرَةٌ قَالَ ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزَةٍ)) قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ ((فَاثْنِي

(۳۷۶۶) ☆ یعنی فزارہ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکا کہ لڑکھیرا نہیں ہے، ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچہ کار گم مختلف ہوتا ہے اور کبھی دو خیال یا خیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ تو وہی نے کہا اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکھیرا

بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رنگ نے گھسٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۷- زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ کہا ہے رسول اللہ امیری عورت نے لڑکایا جتا ہے اور میرا راہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

۳۷۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا ہے رسول اللہ ﷺ! میری عورت نے کالا بچہ جتا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آگیا؟ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ ﷺ کسی رنگ نے گھسٹ لیا ہوگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رنگ نے گھسٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

أَتَاهَا ذَلِكَ)) قَالَ ((عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقًا)) قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقًا.

۳۷۶۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدْتُ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حَبِيبَتِي يُعْرِضُ بَأْدَ يَنْفِقُهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

۳۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((مَا أَلْوَأْنَهَا)) قَالَ خَمْرٌ قَالَ ((فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَأَنَّى هُوَ)) قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقًا لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقًا لَهُ)).

۳۷۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.



نہ سیاہ رنگ کا بویاں باپ دونوں کا ہے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعی کا۔

کِتَابُ الْعِتْقِ برده آزاد کرنے کے بیان میں

۳۷۷۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَعْتَقَ سَبْعًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْغَدَلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حَصَصَهُمْ وَعَقَّ عَلَيْهِ الْغَدْلُ وَالْأَفْقَدُ عَقَّ مِنْهُ مَا عَقَّ))

۳۷۷۱- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَبِيبًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۳۷۷۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے برده میں سے (یعنی وہ برده مشترک ہو) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو برده کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس برده کی داغی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کل برده اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو وہ مالدار ہو تو جس قدر حصہ اس برده کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

۳۷۷۱- اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

(۳۷۷۰) ☆ اور باقی کے واسطے وہ برده محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کر سکتا ہے مگر اس پر جرحہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علامہ کے متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

أَبْنُ أَبِي مُدْرَجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ كُلُّ هَوْلَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى جَدِيدِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

باب ذِكْرِ مِغَايَةِ الْعَبْدِ

باب غلام کی محنت کا بیان

۳۷۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو برودہ و آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہو گا دوسرے شریک کے حصہ کا (اگر مالدار ہو)۔

۳۷۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُشْتَرَكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعَيِّنُ أَحَدُهُمَا قَالَ ((يَضْمَنُ))

۳۷۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے تو اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہو گا اگر مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

۳۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَحَقَّقَ قِصَصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ))

۳۷۷۴- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجب قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہو اگر اس پر جبر نہ ہو گا۔

۳۷۷۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ يَهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَوُتْمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةً عَدْلٍ ثُمَّ يَسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يَقِمْ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ))

باب: بولا و اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

باب إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْتَقَ

۳۷۷۵- قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابن ابی عروہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجب قیمت لگائی جائے۔

۳۷۷۵- عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ فَوُتْمَ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلٍ

۳۷۷۶- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔

۳۷۷۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيْهِمْ عَلَيْهَا أَنْ

(۳۷۷۷) ☆ فرض کرو کہ برودہ یا عروہ میں آدمیوں کا حصہ مشترک تھا، خریدنے والا اپنا حصہ آزاد کر دیا اور بیکے پاس مال نہیں تو برودہ کی قیمت واجب لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی۔ اب برودہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرہ کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ ہٹا آزاد ہونا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

(۳۷۷۸) ☆ بولا و ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے برودے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے برودے کا حصہ وارث ہو جائے۔

لوٹنے کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بچنے دے تو اپنا کام کر۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۷۷- عروۃ اُن عاتِشۃ اُخیرۃ اُن بریرۃ جانت عاتِشۃ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابِهَا وَلَمْ تَكُنْ فَضَّتْ مِنْ كِتَابِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَاتِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابُكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ بَالِغَهَا مَأْبُورًا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكَ - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا عَمِي فَأَعْبِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَحَقُّ)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرَطَ اللَّهُ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ))

۳۷۷۸- عَنْ عَاتِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بِرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَاتِشَةُ إِنِّي كَتَبْتُ أَهْلِي عَلَى نِسْفِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ أَوْقِيَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ وَزَادَ فَقَالَ ((لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ))

(۳۷۷۷) ☆ کتابت کہتے ہیں غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اس کی آزادی یا اس کی برہمنی کرنے کو۔ مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں کچھ کو کھاد کرے تو آزاد ہے۔ اب وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو روپیہ ٹھہرا وہ بدل کتابت ہوگا۔
نودی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل ملائے گرام نے نکالے ہیں۔ پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

وَمِنْهَا ابْتِاعِي وَأَعْيِي)) وَقَالَ لِي الْحَبِيبُ ثُمَّ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ))

اور اسے سے ہازمہ ہو خرید لے اور آزاد کر دے۔ اس روایت
میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں میں
اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا
کیا حال ہے لوگوں کا اخیر تک۔

۳۷۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ أَعْلَى كَتَبُونِي
عَلَى بَسْمِ أَوْاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ
أَوْقِيَةً فَأُعْيِيَنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَعْلَى أَنْ
أُعْطَا لَهُمْ عَدَّةٌ وَاحِدَةٌ وَأُعْيَفُوا وَيَكُونُ الْوَلَاءُ
لِي فَقُلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ
يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَيْتَنِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ
فَاتَّهَرَتْهَا فَقَالَتْ ((لَا هَذَا اللَّهُ)) إِذَا قَالَتْ
فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
((اشْتَرِيهَا وَأُعْيِيَهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ
فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْقَى)) فَقَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَائِشَةَ فَقَعِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ
أَقْرَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ
مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ
اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْلَى مَا بَالُ وَجَلَّ بِكُمْ
يَقُولُ أَخَذْتَهُمْ أَغْنَيْنَ فَلَانًا)) وَالْوَلَاءُ لِي بِمَا
الْوَلَاءُ لِمَنْ ((أَعْقَى)) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ زَاهُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۳۷۷۹- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکوں نے مجھ سے
مکاتب کیا ہے نو اوقیہ ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔
میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک
مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولایت
میں لوں گی۔ بریرہ نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا۔ انھوں نے
نہ مانا اور یہ کہا کہ ولایت ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ
بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا۔ اس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہو گا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا
اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید
لے اور آزاد کر دے اور ولایت کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ
ولایت اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ
تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنائیں کی جیسے اس کو لاحق ہے پھر فرمایا بعد
اس کے کیا حال ہے لوگوں کو وہ دوشرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ
کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ
باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب راست
اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا
کہتے ہیں دوسرے سے آزاد تم کو اور ولایت ہم لیں گے حالانکہ ولایت
اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزر اس
میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خادم غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ

نے بریرہ کو اختیار دیا (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے)۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس حدیث میں اما بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اس کو چننا چاہا اور ولہاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو ولہاء کی شرط انہی کے لیے کرے اور آزاد کر دے ولہاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا تو جناب رسول اللہ نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب میں۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس بدیہ تکمکتی۔ میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے کیا آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے بدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔

۳۷۸۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے بریرہ کو خرید انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولہاء کی شرط کر لی۔ رسول اللہ نے فرمایا ولہاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نصرت کا یعنی آزاد کرے۔ اور اختیار دیا جناب رسول اللہ نے اس کو اپنے خاندان کے مقدمہ میں اس کا خاندان غلام تھا۔ اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ نے فرمایا کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بتاتیں۔ عائشہ نے کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے)۔ آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے بدیہ ہے (تو ہم کو اس کو کھانا درست ہے)۔

۳۷۸۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

فِي حَدِيثٍ جَرِيرٌ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَرَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ خَرًا لَمْ يُخْرِجَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((أَمَّا بَعْدُ))

۳۷۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ فُضَيْمَاتٍ أَرَادَ أَمْلُهَا أَنْ يَبِيعَهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاقِيًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اشْتَرِطِهَا وَأَغْنِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْنَى)) قَالَتْ: وَعَنْتُ فَخَرَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ: وَكَانَ النَّاسُ يَصْدُقُونَ عَلَيْهَا وَيَهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ لِكُلُّوهُ))

۳۷۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعَةَ)) وَخَرَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَعْدَتُ بِعَابِثَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ)) قَالَتْ: عَائِشَةُ نَصُدُقُ بِوَعَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ))

۳۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

انہوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگا لی اپنے لیے۔ میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کر دو ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اور جناب رسول اللہ کے پاس حصہ آیا گوشت کا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو۔ آپ نے فرمایا اس کے لیے وہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے جیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں۔ عبدالرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا۔ شبہ نے کہا پھر میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار نہ رہی)۔

۳۷۸۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مردی ہے۔

۳۷۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

۳۷۸۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا جناب رسول اللہ میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ نے کھانا مانگا تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا

أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِي بَرِيرَةَ لِيُعْتِقَ فَأَشْتَرَطُوا وَلَمْ يَخَفَا فَعَزَمَتْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اشْتَرِيَهَا وَأَعْتِقِهَا فَإِنْ أَمِنَ أَغْتِقَ وَأَهْدِي)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَخَبِرْتُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجَهَا حَرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي.

۳۷۸۴- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَةً ۳۷۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

۳۷۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنِينَ خَبِرْتُ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَقَّتْ وَأَهْدَيْتُ لَهَا لَحِمً فَقَدَحَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهَرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَذَعَا بِطَعَامٍ فَأَتَنِي بِخَبِيرٍ وَأَدَمٌ مِنْ أَدَمِ الْيَتِيمِ فَقَالَ

(۳۷۸۵) ہمزہ نوٹی نے کہا ابھار ہے علماء کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا چاہے نکاح کر ڈالے جائے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہو گا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابو حنیفہ کی دو روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبدالرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ حفاظ حدیث نے کہا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شافعی اور مردود ہے اور مشہور روایت کی روایت کے برخلاف ہے۔ (ابھی مختصر)

آگ پر۔ لوگوں نے کہا بے شک پارسول اللہ! اگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو برہہ کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہہ کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعَيِّفُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِنْ أَنْ يَكُونُ لَهُمْ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَعَلَّقُوا ذَلِكَ فَإِنَّا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

((اَلَمْ اَرَبُرْمَةً عَلٰى النَّارِ لِيَهِيَ لَعْنُمْ)) فَقَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَعْنٌ مُّصَدَّقٌ بِوِ عَلَى بَرِيْرَةٍ فَذَكَرْنَا اَنْ تُعَلِّمَكَ بِنْتُ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ)) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ))

۳۷۸۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِيْبِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُبَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَثِيْبَةَ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُبَيْحُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُثَلِّبٍ أَخْبَرَنَا الصُّحَّاحُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

باب: ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درہست نہیں

۳۷۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ولاء کے بیچ اور ہبہ سے۔

۳۷۸۹- اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

(۳۷۸۸) بتا دی کہ اس حدیث سے ولاء کی بیچ اور ہبہ کے حرامت نقل اور یہ معنی ہوا کہ اس کا بیچ اور ہبہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے جس کے رشتے کی طرح اور جمہور علماء کا یہاں قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

ابن جابر عن ابن عمر عن النبي ﷺ بِسَبِيلِهِ غَيْرَ
أَنَّ الشَّقِيهَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا الْبَيْعُ
وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَبَةَ.

باب تَحْرِيمِ تَوَلَّى الْعَقِيبِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

باب : اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ
نہیں بنا سکتا

۳۷۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لکھا کہ
ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی، پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو
درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے
بغیر اس کی اجازت کے (اور اجازت سے بھی درست نہیں اور
بعضوں کے نزدیک درست ہے۔ نووی)۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ
آپ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

۳۷۹۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر
اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں
کی، نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

۳۷۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے
مالکوں کی اجازت کے بغیر اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں
کی سب کی قیامت کے دن، نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض۔

۳۷۹۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی
ہے۔

۳۷۹۴- ابراہیم بھی نے سنا ہے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا
حضرت علیؑ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور
کتاب ہے جس کو ہم (اہل بیت) پڑھتے ہیں سوا اللہ کی کتاب کے
اور اس کتاب کے، اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھی، تو وہ

۳۷۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ
عَقُولَهُ ثُمَّ ((كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ
يَتَوَلَّى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِ)) ثُمَّ
أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ قَلَّ ذَلِكَ.

۳۷۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۷۹۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ ((وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ)).

۳۷۹۴- عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
حَطَبْنَا عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ
عَدَنًا شَيْئًا نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ
الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ

فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أُنثَىٰ الْيَاقِلِ وَأُنثَىٰ مِنْ
الْجَرَاخَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى تَوْرٍ
فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَىٰ مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ
اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذَمَّةُ
الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ
ادَّخَىٰ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَهَىٰ إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا
يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

جھوٹ بولتا ہے (اس سے رو ہو گی یا رقصیوں کا خیال کہ رسول اللہ
نے حضرت علیؓ کو دہاہیاں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں
بتائیں)۔ اس کتاب میں اونٹوں کی عمریں کا بیان تھا اور زخموں کی
دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ حرم ہے
غیر سے لے کر ٹور تک (ٹور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ٹور
کے بدلے شاید اسد صحیح ہو) جو شخص اس میں خبی بات نکالے یا کسی
بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی
اور تمام لوگوں کی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ
کرے گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے اونٹ مسلمان بھی
ذمہ لے سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ
بتائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بتائے تو اس پر لعنت ہے
اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ
اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

۳۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ
رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ ذَنْبٍ مِنْهَا إِتْرًا مِنْهُ
مِنَ النَّارِ))

باب: برہ آزاد کرنے کی فضیلت
۳۷۹۵- ابویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص برہ آزاد کرے مسلمان برہ کو اللہ
تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر
ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔

۳۷۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ
اللَّهُ بِكُلِّ غَضُوٍّ مِنْهَا غَضُوًّا مِنْ أَغْصَانِهِ مِنْ
النَّارِ حَتَّىٰ فَرْجُهُ يَفْرَجَهُ))

۳۷۹۶- حضرت ابویہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص مسلمان برہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو
کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں
تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَعْتَقَ
رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ غَضُوٍّ مِنْهَا غَضُوًّا
مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ يَفْرَجَهُ فَرْجُهُ))

۳۷۹۷- حضرت ابویہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان برہ کو اللہ تعالیٰ اس کے
ہر عضو کو برہ کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا
یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی برہ کے شرمگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے یہ چیزائے گار سعید بن مرجانہ نے کہا میں حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث سن کر سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درم یا ہزار دینار دیے تھے۔

باب: باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ کا حق ادا نہیں کر سکا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

۳۸۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۳۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْضًا أَمَرْتُ مُسْلِمًا أَنْعَقَ أَعْوًا مُسْلِمًا امْتَقَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْنَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَغْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ۔

باب فضلی عقی الوالد

۳۷۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجُوزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْقِبَهُ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ((وَلَدٌ وَالِدَهُ))۔

۳۸۰۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ بِمِثْلِهِ وَقَالُوا ((وَلَدٌ وَالِدَهُ))۔



(۳۷۹۸) ☆ سبحان اللہ! بہت عجیبے عاشق تھے خدا اور رسول کے۔ خودی نے کہا ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزاد کی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے۔ اور حدیث سے یہ بھی لکھا ہے کہ اس برے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پرے ہوں تو نفس یا نہو حایا کا ناپا تھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور نفسی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ برے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے۔ اور مومن کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان برے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کا فر برہ آزاد کرنا اس میں بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

(۳۷۹۹) ☆ لہٰذا خودی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور چہرہ علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔

کِتَابُ الْبُيُوعِ خرید و فروخت کے بیان میں

باب: بیع ملامہ اور منابذہ باطل میں

۳۸۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامہ سے اور بیع منابذہ سے۔
۳۸۰۲- ابو ہریرہؓ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔
۳۸۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔
۳۸۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامہ اور دوسری بیع منابذہ۔ بیع ملامہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے سبے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔

۳۸۰۶- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا تم کو رسول اللہؐ نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پیرناؤں سے۔ ایک تو بیع کیا ملامہ سے اور دوسرا منابذہ سے۔ بیع میں ملامہ یہ ہے کہ ایک شخص

بَابُ الْبَيْعِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ
۳۸۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.
۳۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.
۳۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۳۸۰۴- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعَيْنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمَلَامَةُ فَإِذَا تَلَمَّسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بَغَيْرِ قَائِلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.
۳۸۰۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَيْنِ وَالْبَيْعِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ

(۳۸۰۱) ☆ دو بیعوں نے کہا خدو صحیح مسلم میں ان کی تعمیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامہ کی تعمیر میں عین قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ بیچنے والا ایک کپڑا اپنا بولیا اور میرے ہمارے کر آئے اور خریدار اس کو چھو لے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھوڑنا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو مجھے اختیار نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ چھوڑنا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھو لے تو تیرے خریدنے کے قائم مقام ہو گیا۔ تیسرا یہ کہ چھوٹے سے مجلس کا اختیار بیع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین معنی ہیں ایک تو یہ کہ کپڑے کا بیچنا بیع قرار دیا جائے۔ یہ تمام شافعی کی تائید ہے۔ دوسرا یہ کہ بیچنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسرا یہ کہ بیچنے سے مراد کوٹری کا بیچنا ہے اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاة میں آئے گا۔ (احمدی)

وَالْمُتَانِسَةُ لِمَنْ الرُّحْلُ نُزِبَ الْآخَرُ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ
أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَنْفِلُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُتَانِسَةُ أَنْ يَنْفِلَ
الرُّحْلُ إِلَى الرُّحْلِ يَنْوِيهِ وَيَنْفِلُ الْآخَرُ إِلَيْهِ نَوْتَهُ
وَيَحُولُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرْتَضٍ.

بَابُ مُطْلَانِ بَيْعِ الْخَصَافَةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي

فِيهِ غَرَرٌ

۳۸۰۷- عَنْ أَبِي شَيْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْخَصَافَةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

۳۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

۳۸۱۰- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَهْلُ الْحَاجِلِيَّةِ يَبَايَعُونَ لِحْمِ الْحُزُورِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ أَنْ تَنْتَفِخَ النَّافَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الْبَنِي تَبَدَّلَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

دوسرے کا کپڑا اچھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ اٹلے اس کو مگر اسی لیے یعنی بیچ کے لیے اور منایہ وہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیچ ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔

باب: نگر کی بیچ اور دھوکے کی بیچ باطل ہے

۳۸۰۷- ابن شہاب سے یہ روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیع منع کیا رسول اللہ ﷺ نے نگر کی بیچ سے اور دھوکے کی بیچ سے۔

باب: حبل الحبلہ کی بیچ کی ممانعت

۳۸۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیچ سے۔

۳۸۱۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی بنے پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ بنے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے۔

(۳۸۰۷) ☆ نووی نے کہا نگر کی بیچ کے ضمن میں ہیں۔ ایک یہ کہ پانچ یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ نگر کی پڑے جس کو میں پھینکا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ نگر کی جائے اتنا اسباب میں نے بچا۔ دوسرے یہ کہ پانچ یہ شرط لگانے کہ جب تک میں نگر کی پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود نگر کی پھینکا بیچ قرار پائے۔ مثلاً یوں کہے جب میں اس کپڑے پر نگر کی ہوں تو وہ اتنے کوکب جائے گا اور جتن دھوکے کی بیچ تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب الہی کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں۔ مثلاً بیچ بھاگے ہوئے کے برے کی اور معدوم کی اور مجھول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے اور جس پر پانچ کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیچ بھینگی کی یا بی بی دودھ کی تھن میں بچہ کی پیٹ میں بچہ کی ہوا میں کسی غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری وغیرہ کی تو یہ سب معین باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں دھوکا ہے۔ (انحوا مختصر)

(۳۸۱۰) ☆ نووی نے کہا حبل الحبلہ کی بی بی تفسیر مالک اور شافعی نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے پیٹ کو پیچے۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہوی نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں معین باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجھول ہونے کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ
وَسَوْمِيهِ عَلَى سَوْمِيهِ وَتَحْرِيمِ الْجَنْشِ
وَتَحْرِيمِ التَّصْنِيفَةِ

۳۸۱۱- عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ))

۳۸۱۲- عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ
عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ))

۳۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ))

۳۸۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى أَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ وَفِي
رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سَيْمَةِ أُخِيهِ

۳۸۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَتَلَقَّى الرَّجُلَانِ بَيْعًا
وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا
وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصْرَوْا الْبَيْلَ وَالْعَقَمَ

باب: اپنے بھائی کے خرچ پر خرید نہ کرے نہ اس کی بیع
پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام
ہے

۳۸۱۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۳۸۱۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے
بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔

۳۸۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی
مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔

۳۸۱۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر
چکانے سے۔

۳۸۱۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا قافلہ سے
نہ ملو بیع کے لیے اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع اور نہ
لاڑیا پن کرو اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو
تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو

۳۸۱۲) نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید نہ کر ڈال میں ویسی ہی
چیز اس سے سستی دیتا ہوں یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں اور یہ حرام ہے۔ اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی
مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز چننا ہے اس کی بیع نہ کر ڈال میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا
اور پیام کی مثال کتاب الکناح میں گزر چکا ہے۔

۳۸۱۳) نووی نے کہا یہ بھی جب ہے کہ بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو کہ اسے میں دوسرا کہے کہ
میں اس چیز کو مول لیتا ہوں۔ تاہم اگر یہ (پیغام) میں مول بڑھاتا ہر ایک کو درست ہے۔

۳۸۱۵) یعنی آگے بڑھ کر انجان کے کہپ مول لینے کے لیے بخاروں سے نہ غلام کرو۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیویاری کا
کہ شاید بازار میں زیادہ کو بکنا ہو۔ دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کہپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے
لیے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جائز کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں خدا کا

(جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو بھلا معلوم ہو وہ دودھ کے بعد اس کو کرے۔ اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو نا پسند ہو تو دھوکا خور واپس کرے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیرے دے۔

۳۸۱۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سر داروں سے چاکر ملنے سے (جو غلط لگاتے ہیں) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سو کن کو دوسری سو کن کے لیے طلاق چاہنے سے اور دھوکا دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔

۳۸۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا لڑکیاں سے۔

باب: آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

۳۸۱۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جاکر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں

فَمَنْ اتَّاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ الظُّنُونِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ))

۳۸۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ التَّلْقِي لِلرِّبَايَا وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أَخِيهَا وَعَنْ النِّحْشِ وَالْتَصْرِيفِ وَأَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ آخِيهِ.

۳۸۱۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَهَبِ بْنِ رَافِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى بِجُلِّ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ النِّحْشِ

بَابُ تَحْرِيمِ تَلْقَى الْجَلْبِ

۳۸۱۹- عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَتَلْقَى السَّلْعَ حَتَّى تَبْلُغَ

لے روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اتان بیچنے لائے اور بازار کے بھلا بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچا ہے پس رکھ جا میں تجھ کو پہنچا دوں گا اس کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ ہالاقان حرام سے رو کر نہ دے۔ اور ام شافعی اور جبور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیلئے اور ابو حنیفہؒ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے لہذا یہ حدیث بالیقین علماء صحیحہ سے مروی ہے خود ابن مسعودؓ سے بعد صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس واسطے علماء حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے اور بخاری اور شافعیہ امام ابو حنیفہ کا وہم کرے اللہ ان پر اور بخش دے خطائوں کی۔ آمین یا رب العالمین۔

تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جا کر ملے۔

۳۸۲۰- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱- عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو۔

۳۸۲۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر کھپ سے ملنے کو۔

۳۸۲۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ملو آگے جا کر مالوں کی کھپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاء معلوم نہ ہو)۔ اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خریدے پھر مال کا مالک بازار میں آئے اور بھاء کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فتح کر ڈالے)۔

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۳۸۲۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی ولا باہر والے کا مال۔

۳۸۲۵- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں کے (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے۔ طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا مال لال بنے (اس کا مال

الأسواق وهذا لفظ ابن نمير و قال الآخران إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التلقي.

۳۸۲۰- عن ابن عمر عن النبي ﷺ بجعل حديث ابن نمير عن عبيد الله.

۳۸۲۱- عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تلقي البعوض.

۳۸۲۲- عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلتقي الخلب.

۳۸۲۳- عن أبي هريرة يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((لا تلقوا الخلب فمن تلقاه فاشترى منه قباداً أتى سيده السوق فهو بالخيار)).

باب تحريم بيع الحاضر للبادي

۳۸۲۴- عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ قال لا يبيع حاضر لباد و قال زهير عن النبي ﷺ أنه نهى أن يبيع حاضر لباد.

۳۸۲۵- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يلتقي المشرك وأن يبيع حاضر لباد قال قلت لابي عباس ما قولك حاضر لباد قال لا يكثر له بيعنا.

(۳۸۲۳) ☆ امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعی، مالک اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے۔ اور جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے میں اور مال خریدے پس تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے۔ انھی مختصر۔

بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچنے دے۔

۳۸۲۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ أَنْ فِيهِ رِأْيَةٌ يَحْسِي بِرِزْقِ))
۳۸۲۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْعُهُ
۳۸۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَيْتُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أُبَاهُ.

۳۸۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دے ایک کو ایک سے۔
۳۸۲۷- جابر عن النبی ﷺ بیعہ۔
۳۸۲۸- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال نهيت أن يبيع حاضر لباد وإن كان أخاه أو أباه.

۳۸۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَيْتُ عَنْ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ
۳۸۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

باب : مصرة کی بیع کا بیان

۳۸۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر جا کر اس کا دودھ نچڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے)۔
۳۸۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَةً فَلْيُغْلِبْ بِهَا فَلْيُخْلِفْهَا فَإِنْ رَضِيَ جَلَبَتْهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ))
۳۸۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۸۲۹) ☆ امام نووی نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حد یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑو میں آہستہ آہستہ تمہارے دوں گا تو یہ منع ہے۔ اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو مع نہیں بلکہ خود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی نہ ہے اور بعض مالک کے نزدیک بیع صحیح ہو جائے اور عطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ صحیح و درست ہے کیونکہ اس میں انسان ہے باہر والے پر۔ اور ان حدیثوں کو انھوں نے منسوخ کہا ہے اور دعویٰ یہ ہے بلکہ دلیل یہ کہ اگر احسان بھی ہو مال دالے پر جب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کھاتے اور دعویٰ صحیح کا لٹو ہے (ابھی منع فرمادے)۔

(۱) ☆ مصرة اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہا اس کا موقوف کر دیا ہو تاکہ حصوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دیکھ کر کہیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے بھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع گجور کا بھی دے۔

۳۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر بھیر دے تو ایک صاع نان کا بھی دے لیکن گجہوں دینا ضروری نہیں۔

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے بھیر دے اور ایک صاع گجور کا بھی اس کے ساتھ دے گجہوں کا نہیں۔

۳۸۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں "غنم" کا لفظ ہے۔

۳۸۳۵- امام بن مہدی نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ سے پھر کیں حدیثیں ذکر کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ابْتَاعَ شَاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ فِيهَا بِالْجَبَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ))۔

۳۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى شَاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ بِالْجَبَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ))۔

۳۸۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اشْتَرَى شَاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ))۔

۳۸۳۴- عَنْ ثَوْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْجَبَارِ))۔

۳۸۳۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِفَحْقَةٍ مُصْرَاةٍ أَوْ

(۳۸۳۴) ☆ عرب میں گجہوں گراں ہیں اور گجور اور دوسرے نان لڑاں ہیں تو فرمایا کہ گجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی نان کا جسے جو اور مسودہ غیر وہ۔

(۳۸۳۵) ☆ امام نووی نے کہا اور گزر چکا کہ شعر یہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانالوگوں کو دھوکا دینے کے لیے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکتہ ہے کہ صحیح صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہو گا چاہے رکھے چاہے بھیر دے۔ اسی طرح ہر کر اور فریب کی بیخ میں خریدار کو اختیار ہے۔ مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کاٹے کر دیے یا گھو گرے لے بلا دیے اور باز نہ اس کے۔ اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہو گا علم کے بعد یا تین دن رہے گا۔ تو بعضوں نے کہا تین دن تک رہے گا اور اس سے یہ کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہو گا اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے کیونکہ ایک آدمہ دن دودھ کھینچنے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا نشان ہوتا ہے لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور بھیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہوتا تو روزانہ حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع گجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور ابو ثور اور فقہاء نے محدثین کا اور یہی صحیح ہے۔ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خورداک میں روان ہو اس کا ایک صاع ملے

تو اس کو اختیار ہے دودھ دہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا بھیر دے اور ایک صاع گھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

۳۸۳۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۳۸- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۳۸۳۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ٹاپ نہ لے۔

شَاءَ مُصْرَاةً فَهِيَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا يَمًا هَبِي وَالْأَلْفُ لَفْرُودَهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ»۔

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَيْعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

۳۸۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمِثْلِهِ۔

۳۸۳۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۸۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمِثْلِهِ الطَّعَامِ۔

۳۸۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا

تھ دے دے یہ گھجور سے خاص نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور ایک طاقدہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور بھیر دے اور ایک صاع گھجور دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر شئی کو تلف کرے تو شل دے ورنہ قیمت دے اور دوسری مجلس کا دینا قاعدہ کے خلاف ہے۔ اور جہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت گھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے تاکہ بھگوان نہ ہو۔ اور اکثر گاؤں و دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تاکہ اس قسم کے جھگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ۔ احمدی

(۳۸۳۶) ہذا اور امام شافعیؒ کی مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شے کی خواہ متحول ہو یا غیر متحول بیع درست نہیں جب تک بیع کا قبضہ اس پر نہ ہو۔ اور عثمانؓ جی نے کہا ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا صرف زمین یا مکان یا باغ وغیرہ غیرہ متحول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالکؒ نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں ٹاپ اور تول کر رکھیں جن میں اس حدیث کے موافق حکم ہو گا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن عثمانؓ جی کا قول بالکل سنا اور متروک ہے اور قائل عمل اور اعتبار کے لائق نہیں ہے۔ (تواریخ)

(۳۸۳۹) ☆ تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیع ڈالے گا تو بیع کہاں سے لائے گا؟ حالانکہ بیع میں کابو نام ضروری ہے۔ اگر یہ بھی صحیح

طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے کہا تم جنس دیکھتے تو لوگوں کو کہ وہ اناج سونے اور چاندی کے بدلے میں معاویہ پر بیچتے ہیں۔

۳۸۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے (یعنی ٹاپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

۳۸۳۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھالے جائے گا جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے) اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ بیچ کرے۔

۳۸۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۸۳۳- اور ہم اناج کو خرید کرتے سواروں سے ڈھیر لگا کر پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا اس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

۳۸۳۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کر لے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ماپ تول لے)۔

۳۸۳۵- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ ((فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ أَلَّا تَرَاهُمْ يَتَابِعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مَرْجَأً وَهُمْ يَقُولُ أَبُو كُرَيْبٍ مَرْجَأً)).

۳۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

۳۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي رِمَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَّاعُ الطَّعَامَ فَيَبِيعُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْقِبَالِهِ مِنْ الْمَكَانِ الَّذِي اشْتَرَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ يَبِيعَهُ.

۳۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

۳۸۴۳- قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكَّابِ بَعْدَ أَنْ يَنْهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

۳۸۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَتَقْبِضَهُ)).

۳۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).

لہذا معاویہ بیچے اور ہم معاویہ کو بیچنا معاویہ سے تو وہی قیادت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا وہی کی تلخ رو پیسے سے ہوئی اور یہ سبہ فائدہ ہے اور اس میں خوف نہ رہا گا۔

۳۸۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَاءً أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَحْوِلُوهُ.

۳۸۴۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جَزَاءً يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يَزُورَهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جَزَاءً فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ.

۳۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَكْتَنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتِاعَ)).

۳۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْزَأَنٍ أَخْلَفْتُ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْزَأَنُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْلَفْتُ بَيْعَ الصَّكَاكِ فَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْزَأَنُ

۳۸۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ انجان کے ڈھیر خریدتے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالنے قبضہ سے پہلے۔

۳۸۴۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ انجان کے ڈھیر خریدتے اور اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ انجان خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اس کو اٹھالتے اپنے گھر کو۔

۳۸۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص انجان خریدے بجز وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پا نہ لے۔

۳۸۴۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے درست کر دیا رہا کی بیچ کو۔ مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا؟ ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے سند (پردانہ) کی بیچ جائز رکھی حالانکہ رسول اللہؐ نے منع کیا انجان کی بیچ سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور

(۳۸۴۶) ☆ امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیچ فاسد کرنے والے کو تو قریب سے سکتا ہے ارے۔

(۳۸۴۷) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے انجان کا ڈھیر خریدنا غیر مایہ اور تولے درست نہیں اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ جہوں یا بھور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں۔ صحیح ہے کہ اگر کراہت ہے تو تزکیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تزکیا کراہت بھی نہیں ہے۔

(۳۸۴۹) ☆ یعنی اگر لوگوں سے جنھوں نے خرید اچھا ان کو قبضہ سے پہلے یہاں مراد ان سندوں سے وہ چھٹیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سالانہ معاش کی اس میں انجان ہو تا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی بھٹی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ۔ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نوویؒ نے کہا صحیح ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے بدلیل قول ابو ہریرہؓ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہؓ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد ان کی دو بیچ ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ کہ اول بیچ جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیچ چلتی ہے نہ کہ اول بیچ اس کے کہ صاحب سند

النَّاسَ فَتَنَهُ عَنْ تَبِعِيهَا قَالَ سَلِمَتَانِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ
خَرَسَ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

منع کیا اس کی بیچ سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت
ابو ہریرہؓ سے اس نے کہا میں نے دیکھا چوکیدار کو وہ ان پانچینوں کو
چھین رہے تھے لوگوں سے۔

۳۸۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا
ابْتِغْتَ طَعَامًا فَلَا تَبْعُهُ حَتَّى تَسْتَوِيَهُ)).

۳۸۵۰- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ
فرماتے تھے جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک
اس پر قبضہ نہ کر لے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُورَةِ التَّمْرِ الْمُجَهَّرَةِ
الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور
کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّورَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا
يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمًّى مِنَ التَّمْرِ.

۳۸۵۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو
اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

۳۸۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ
لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي أَحَدٍ الْخَلِيشِ.

۳۸۵۲- ابو ہریرہؓ کی حدیث کی طرح ہے سند کا فرق ہے۔

بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمُجْلِسِ
لِلْمُتَابِعِينَ

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی
مقام میں رہیں جہاں بیچ ہوئی ہے

۳۸۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((
الْيَتَّانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ
مَا لَمْ يَفْرَقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)).

۳۸۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیچ کو ختم کرنے کا) جب
تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیچ میں جس میں اختیار کی شرط کی
گئی ہے۔

نہ کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیچ قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کامل قبضہ سے پہلے بیچ دالے۔ (احمد)
(۳۸۵۳) ☆ کیونکہ جب جس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں باپ میں زیادہ ہوں۔ البتہ اگر دوسری
جس کے بدلے بیچے تو قحاحست نہیں ہے۔

(۳۸۵۳) ☆ اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک۔ نو روٹی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کے
شعوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لیے یہاں تک کہ دو دونوں مجلس بیچ سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا
ہو جائیں)۔ اور ہمہ طور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا
أَبْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي كَلَاهُم عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۸۵۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۵۴- عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَنَّى أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ
كَلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوَّ حَدِيثُ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

۳۸۵۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ہر ایک کو
اختیار ہے (معاملہ توڑ دالے گا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور
ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ
کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا
دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے
بیع کے نافذ ہو تو بیع لازم ہو گی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد
اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہو گی۔

۳۸۵۵- عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا
تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْإِخْتَارِ مَا
لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا
الْآخِرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى
ذَلِكَ فَقَدْ رَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ
تَبَايَعَا وَلَمْ يَتَفَرَّقَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعُ فَقَدْ رَجَبَ
الْبَيْعُ)).

۳۸۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں آپس میں تو ہر
ایک کو اختیار ہے کہ جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو
پھر اگر بیع کو اختیار کریں جب بیع لازم ہو جائے گی۔ ابن ابی عمر کی

۳۸۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((إِذَا تَبَايَعَ الْمَتَابِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْإِخْتَارِ مِنْ تَبَايَعِهِمَا أَوْ

حق اور باوجود اس کے اس کی اور سعید بن المسیب اور عطاء اور شرح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ
اور شافع اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو یوسف اور ابو عیوب اور یحییٰ اور قتادہ اور حماد بن عمار اور امام ابو
حنیفہ۔ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب و قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گیا اور بعد سے ایسا ہی کہا
ہے اور حنفی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور قوی سے ایک روایت ایسی ہی ہے۔ لیکن حدیث صحیح سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے
پس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمهور علماء نے اختیار کیا ہے (متفق)۔

(۳۸۵۶) ☆ امام نووی نے کہا ہے روایت دلیل سے اس امر کی کہ حدائی سے مراد ہوں کی حدائی ہے نہ کہ ایجاب و قبول سے حدائی ہے

روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بائع نے کہا عبد اللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہو تاکہ معاملہ ٹخنہ نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔

۳۸۵۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی بیع لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان
۳۸۵۸- حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں بیچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیچ میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیچ کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو بھی فروغ نہ ہوگا۔ (حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت ہو یا نوکری ایما ننداری اور راست بازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن و دوئی رات چلتی ترقی ہوتی ہے)۔

۳۸۵۹- دوسری روایت کا وہی ترجمہ جو اوپر گزرا۔ امام مسلم نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کتبے کے

يَكُونُ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجِبَ ((زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ مَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يَقْبَلَهُ فَأَمَّ فَمَنْعَنِي هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.))

۳۸۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ بَيْعٍ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا بِأَنْ يَبِيعَ الْخِيَارَ)).

بَابُ الصَّدَقِ فِي الْبَيْعِ وَالْيَبَانِ
۳۸۵۸- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُرُوكًا لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بُرُوكُهُ بَيْنَهُمَا)).

۳۸۵۹- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنِهِ قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَسَّاحِ وَلَدَ حَكِيمٍ بْنُ حِزَامٍ

لہ جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

(۳۸۵۷) ☆ نوٹی نے کہا یہ جو اشتہاد حدیث میں منقول ہے "الایع الخیار" اس کی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ کہ مراد وہ خیال رہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیچ کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تینوں تک یا اس سے کم تو اس بیچ میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت شرط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جس میں نفی خیاری شرط ہو۔ اس صورت میں بیچ مجلس ہی میں لازم ہو جاوے گی اور اختیار نہ ہوگا۔ اور یہ آخر کی تفسیر اس قصے کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیچ کو جائز رکھتا ہے اور بیچ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جاوے گی۔ اٹھے۔

فِي حَرْقِ الْكَعْبَةِ وَعَاشِ مِائَةَ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

اندر پیدا ہوئے اور ایک سو میں برس تک جیے۔

بَاب مَنْ يُخْذَعُ فِي الْبَيْعِ

باب جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

۳۸۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرْتُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْذَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَافَةَ)).

۳۸۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر فریب نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہو گا) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لا خلیفۃ کے بدلے اس کی زبان سے لا خیایۃ نکلا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)

۳۸۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ يَهَذَا الْإِسْنَادَ مَثَلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَافَةَ.

۳۸۶۱- عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا خیایۃ کہتا۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْفَسَادِ قَبْلَ بُدْوِ صِلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

باب: میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہو

۳۸۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّيْءِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ.

۳۸۶۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کے بیچنے سے درختوں پر جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا یا نہ کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۸۶۳- متدرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۸۶۱) ہذا نواری نے بعض نسخوں میں لا خیایۃ ہے مگر وہ ضعیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خلیفۃ ہے پر صحیح وہی ہے لا خیایۃ اور اس شخص کا نام جہان بن مقدہ بن عمرو النصارى تھا جو باپ سے بگڑا اور واسع کا احد کی جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اس کا باپ محد تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں بھجرا کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں قوت آ گیا تھا اور وار قطنی نے کہا کہ وہ اندھ تھا اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہی فرمایا تھا تو کہا کہ مجھ کو اختیار ہے تب میں تک (روایت کی اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دار قطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور تاج کبیر میں اور طبرانی نے الاوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبد الرزاق نے مصنف میں اور عبد الحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علاوہ اس حدیث میں۔ بعضوں نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغداد کے مالک نے کہا کہ جس کو عین دی جائے اس کو اختیار ہے اس حدیث کے رو سے بشرطیکہ وہ عین تجارتی قیمت تک بیچے اس سے کم میں یہ اختیار ہو گا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ اجماعی مختصر۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۸۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّخْلِ حَتَّى يَزْهَوْا وَعَنْ السُّتْلِ حَتَّى يَبْتَضِرَّ وَيَأْمَنَ الْعَاقَةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

۳۸۶۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کو بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (یونکہ جب سرفی یا زردی اس میں آجاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے)۔ اس طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا درد نہ جائے اور منع کیا باغ کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَاقَةُ)) قَالَ يَبْدُوُ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصَفَرَتُهُ.

۳۸۶۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہوئے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے۔ سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرفی یا زردی نمودار ہو جائے۔

۳۸۶۶- عَنْ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۸۶۶- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ.

۳۸۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۳۸۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ

۳۸۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)).

۳۸۶۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہوئے۔

۳۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَزَّاقٌ فِي حَدِيثِهِ شُعْبَةُ قَبِيلِ ابْنِ عُمَرَ بَا صَلَاحُهُ قَالَ تَلَفَتْ عَاقَتُهُ.

۳۸۷۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا اس کی آفت جاتی رہے۔

۳۸۷۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْيِبَ

۳۸۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے میوؤں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں (یعنی آفت سے)۔

۳۸۷۲- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

۳۸۷۲- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع

عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَبِيعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ. ۳۸۷۳- عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ تَبِيعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَبِيعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ بِنُهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَحْلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُعْزَرَ.

۳۸۷۳- ابو البحریؓ سے روایت ہے (ابن کا نام سعید بن عمران تھا) میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کھجور کے درختوں کی بیج کو (یعنی ان کے پھل بیچنے کو)۔ انھوں نے کہا شیخ کیا رسول اللہؐ نے کھجور کی بیج سے یہاں تک کہ وہ کھانے کے لائق ہو اور وہ کات کر رکھنے کے لائق ہو۔

۳۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْتَاعُوا التَّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا)).

باب تحريم تبيع الرطب بالتمر
عربیہ میں درست ہے

۳۸۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ تَبِيعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ.

۳۸۷۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ نَبِيتُ

(۳۸۷۳) ☆ نووی نے کہا کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کاشے کی شرط نہ ہو بیج میں۔ لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاشے کی شرط کی جائے پھر نہ کاشیں تب بھی صحیح ہو جائے گی اور بائع جو کسے کا خرید اور پرکات لینے کے لیے البتہ اگر دو دنوں رضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو باطل ہے بالا بائع اس لیے کہ کبھی پھل تک ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑائے گا اور یہ منع ہے۔ اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک بیج باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے صحیح درست ہے۔

(۱) ☆ عربیہ یہ ہے کہ بائع کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر ترمیہ لگا ہو اور پھر اس بیوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک سیوہ کے بدلے بیچ ڈالے۔ رسول اللہؐ نے اس کو جائز رکھا تاکہ غریبوں کو ہرج نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا ہے یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کے لیے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر ترمیہ خریدے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ دن سے کہہ دو اور ایک دن ساتھ ساتھ صاف کا تا ہے اور اسی کو مزید کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عرب کو آپ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

ہے عربی کی جس کے معنی اوپر گزرے ہیں۔

۳۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کر درخت پر کے میوے کو جب تک اس کی ملاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کر درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے۔

۳۸۷۸- ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ نے منع کیا مزینہ سے اور محافلہ سے۔ مزینہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیٹی جائے اور محافلہ یہ ہے کہ بالی میں کاجیہوں یعنی کھپ بچا جائے گیہوں کے بدلے۔ اور منع کیا آپ نے زمین کو کراہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہو گئے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے۔ اور سالم نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے ساریہ بن ثابت سے انھوں نے سار رسول اللہ سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عربیہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عربیہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۳۸۷۹- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ والے کو اس کے بیچنے کی کھجور کے بدلے اندازہ کر کے۔

۳۸۸۰- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ میں اور مراد عربیہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازہ سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

۳۸۸۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

يَبِعُ الْعَرَبِيَّ زَادَ اِنْ نُسِمَ فِي وَرَاقَتِهِ اَنْ يَبَاعَ
۳۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(لَا تَبْتَاعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا
الشَّمْرَ بِالشَّمْرِ) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَلَهُ سَوَاءً.
۳۸۷۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ يَبِيعِ الْمَزِينَةِ وَالْمَحَافِلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اَنْ يَبَاعَ
الرُّزْغُ بِالْفَمْصِ وَاسْتِكْرَاهِ الْاَرْضَ بِالْفَمْصِ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَبْتَاعُوا
الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الشَّمْرَ
بِالشَّمْرِ)) وَ قَالَ سَالِمُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي يَبِيعِ الْغَرَبِيَّةِ
بِالرُّطْبِ أَوْ بِالْتَمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ.

۳۸۷۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْغَرَبِيَّةِ
اَنْ يَبِيعَهَا بِحَرَصِهَا مِنَ التَّمْرِ

۳۸۸۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَخَّصَ فِي الْغَرَبِيَّةِ بِأَحَدِهَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِحَرَصِهَا
تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رَطْبًا.

۳۸۸۱- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

- ۳۸۸۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَبِيُّ النُّحْلَةَ تَنْحَلُّ لِلْعَوْمِ فَيَسْعُونَهَا بِخَرَصِيهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِخَرَصِيهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرَبِيُّ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ تَمْرَ النُّحْلَاتِ لِيُطْعِمَ أَهْلَهُ وَطَبَا بِخَرَصِيهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيِّ أَنْ يُبَاعَ بِخَرَصِيهَا كَيْدًا.
- ۳۸۸۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تَوْخِذَ بِخَرَصِيهَا.
- ۳۸۸۶- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِخَرَصِيهَا.
- ۳۸۸۷- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَلِجِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي خُثَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّعْرِ بِالنَّعْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرَّبَا يَلْكَ الْمَرْأَبَةَ يَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ النُّحْلَةَ وَالْخَلْفَيْنِ يَأْكُلُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرَصِيهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا وَطَبَا.
- ۳۸۸۸- عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِخَرَصِيهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۹- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۳۸۸۲- یحییٰ بن سعید سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عربیہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔
- ۳۸۸۳- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے کھجور کے بدلے۔ یحییٰ نے کہا عربیہ یہ کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھردلوں کے کھانے کے لیے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے۔
- ۳۸۸۴- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عربیہ میں اندازہ کر کے بیچنے کی ماب سے۔
- ۳۸۸۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔
- ۳۸۸۶- نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ نے اجازت دی عربیہ کی بیچ کی اندازہ کر کے۔
- ۳۸۸۷- بشیر بن یار نے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو ان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی خثمہ تھے کہ رسول اللہ نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہ سود ہے یہی مزابہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کوئی گھردلا (اپنے ہال بچوں کے کھانے کے لیے) خریدے اور اس کے بدلے اندازہ سے خشک کھجور دے کر کھجور کھانے کو۔
- ۳۸۸۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے۔
- ۳۸۸۹- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

مِنْ أَهْلِ ذَاوُدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى فَذَكَرَ
بِعَظْمٍ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ
أَنَّ إِسْحَاقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى حَقَّلَا مَكَانَ الرَّبَا الزَّوْبِ
وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّبَا.

۳۸۹۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۳۸۹۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي
حَفْصَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَرْائِطَةِ النَّعْرِ بِالنَّعْرِ إِلَّا أَصْحَابَ
الْعَرَايَا فَإِنَّهُمْ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ.

۳۸۹۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا مَرْمِيهَا
فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ بَشُكْ
ذَاوُدَ قَالَ خَمْسَةُ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ قَالَ نَعَمْ.

۳۸۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْمَرْائِطَةِ وَالْمَرْائِطَةِ بَيْعِ النَّعْرِ بِالنَّعْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ
النَّعْرِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

۳۸۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَرْائِطَةِ بَيْعِ النَّعْرِ
بِالنَّعْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعَبِيبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ
الزَّوْعِ بِالْجَنْطَةِ كَيْلًا.

۳۸۹۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ.

۳۸۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْائِطَةِ وَالْمَرْائِطَةِ بَيْعِ

۳۸۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۸۹۱- رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزید سے یعنی درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عریا والوں کو اس کی اجازت دی۔

۳۸۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریا کی بیج میں اندازے سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو پانچ وسق تک خشک ہے داؤد بن الحصین راوی ہے اس حدیث کا۔

۳۸۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزید سے اور مزید کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

۳۸۹۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا مزید سے اور مزید کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے ماپ سے (نقل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محافلہ بھی کہتے ہیں)۔

۳۸۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۹۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے مزید سے اور مزید بیج سے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے

ساتھ باپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ باپ سے۔ اسی طرح ہر پھل کی انگور سے (اسی پھل کے بدلے)۔
۳۸۹۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع فرمایا مزینہ سے اور مزینہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے پٹی جائے یعنی خشک کھجور کے باپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریداریہ کہے کہ درخت پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا نقصان ہوگا۔

۳۸۹۸- ترجمہ وہی جو پہلے مگر لڑا۔

۳۸۹۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معنی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزینہ سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے باپ سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے باپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے باپ سے۔ آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کی اور بیشی کا)۔

۳۹۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو

۳۹۰۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گا بھائیوں نہ کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل بائع کے ہیں مگر جب خریدار شرط کر لے۔

ثَمَرُ الشَّحْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الرَّبِيبِ بِالْبَيْبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَصْمِهِ.

۳۸۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَزِينَةِ وَالْمَزِينَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ الشَّحْلِ بِثَمَرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلَيْ وَإِنْ نَقَصَ نَعَلِي.

۳۸۹۸- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَزِينَةِ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرٌ خَالِطُهُ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يُبَاعَ بِرَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يُبَاعَ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي رَوَايَةٍ فُتِيَتْ أَوْ كَانَ زَرْعًا.

۳۹۰۰- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا ثَمَرٌ

۳۹۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أَتَتْ ثَمَرَتُهَا لِبَيْعِهِ إِنْ أَلَا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

(۳۹۰۱) کہ کہل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ہیں گے۔ مالک اور شائق اور لیف اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا کھجور نہ ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لے کہ کہل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور عام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہو گے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے۔ (لودی مختصر)

۳۹۰۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گامبا پیوند ہوا ہو تو پھل اسی کے ہو گئے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔

۳۹۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گامبا پیوند کر کے بھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہو گا مگر جس صورت میں خریدار شرط کر لے پھل کی۔

۳۹۰۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بھجور کے درخت کو تائیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہو گا مگر جب مشتری شرط کر لے۔

۳۹۰۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۷- دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

باب: محافلہ اور مزابلہ اور مخابره کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا

۳۹۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيْمًا نَخْلٍ اشْتَرَيْتَ أَصُولَهَا وَقَدْ أَبْرَتَ فَإِنَّ فَرْمَهَا لِلَّذِي أَبْرَاهَا وَإِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا)).

۳۹۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيْمًا اهُرَيْ أَبْرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبْرَ فَرْمُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ)).

۳۹۰۴- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۹۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤْبِرَ فَرْمُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَثَلُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ)).

۳۹۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُخَافَلَةِ وَالْمُزَابَلَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدْوِ صِلَاحِهَا

(۳۹۰۲) ☆ بھجور کی اپنے لیے شرط کی تو اسی کو ملیں گے۔ بھجور کا درخت زراعت پر موقوف ہے مادہ کی باقی بچر کے ترکہ بانی اس میں بیوند کرتے ہیں تو بہت چمکتا ہے۔ عربی میں اس کو تائیر کہتے ہیں اور مور اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

(۳۹۰۷) ☆ قوی نے کہا اس حدیث میں دلالت ہے امام مالک اور شافعی کے قدم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن بھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور جدید قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہو گا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو مال غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہو گا یہاں تک کہ وہ بچر نہ ہو پتا ہے وہ بھی۔

وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السَّيْنِ (۱)

۳۹۰۸- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محافلہ سے اور مزینہ سے اور غبارہ سے اور بھل کی بیچ سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور نہ بیچے جائیں بھل گمر و پیسہ یا شرفی کے بدلے البتہ عریا کی بیچ درست ہے۔

۳۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۱۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا غبارہ اور محافلہ اور مزینہ سے اور بھل کی بیچ سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بیچا جائے گمر و پیار اور درہم کے بدلے البتہ عریا درست ہیں۔ عطانے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنی بیان کئے تو کہا غبارہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مزینہ ترکھور کی بیچ ہے جو روخت پر لگی ہو سو سکی بھور کے بدلے پیانہ سے اور محافلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنی کھرا کھیت غلہ کے عوض بیچنا پ ہے۔

۳۹۱۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا محافلہ اور مزینہ اور غبارہ سے اور بھور کے روخت خریدنے سے جب تک ان کے بھل سرخ یا زرد (یعنی گمر) نہ ہو جائیں کھانے کے لائق نہ ہوں۔ اور محافلہ یہ ہے کہ

۳۹۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْرِ حَتَّى يَنْدُو صِلَاخُهُ وَلَا يَبَاعَ إِلَّا بِالذَّنْبَارِ وَالذَّرْعَمِ إِلَّا الْغَرَايَا.

۳۹۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِطَبْعِهِ.

۳۹۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُخَابَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْرِ حَتَّى تُطْلَعُ وَلَا يَبَاعُ إِلَّا بِالذَّنْبَارِ وَالذَّنْبَارِ إِلَّا الْغَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَرُّ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْيَتِيْمَةُ يَذْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُفْنِي فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ النَّخْرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَانَةَ بَيْعُ الرُّطْبِ فِي النَّخْلِ بِالنَّخْرِ كَيْلًا وَالْمُحَافَلَةُ فِي الزُّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزُّرْعَ الْقَائِمَ بِالْخَبِّ كَيْلًا.

۳۹۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنَّ تَنْتَزِعَ النَّخْلَ حَتَّى تَنْشِقَ وَالْإِشْقَاءُ أَنْ يَحْمَرَ

(۱) لودی نے کہا غبارہ اور مزینہ اور بھل کی بیچ قلم صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب غبارہ اور مزینہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین کراہیہ پر دیا اس کی پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً شلت یا ربیع یا نصف پر لیکن حرارت میں ختم زمین کے مالک کا ہو ہے اور غبارہ میں ختم کا شکار کا ہو ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی کا ظاہر نفس بھی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ حرارت اور تجارت دونوں ایک ہی ہیں۔ اور معاویہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے روخت کا بھل دویا تین برس کے لیے بیچے اور یہ باطل ہے بالا جماع اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے شاید دو روخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ انہی (۳۹۰۸) ☆ ان سب لفظوں کے معنی اوپر بیان ہو چکے۔

کھراکیت اناج کے بدلے بیجا جائے جو معین ہے اور مزائد یہ ہے کہ بھجور کا درخت بھجور کے بدلے بیجا جائے اور بخارہ یہ ہے کہ تھائی یا چو تھائی پیداوار پر ۱۵ روپے (جس کو ہمارے ملک میں بنائی کہتے ہیں) زید نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جاہل سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۱۲- جاہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائد سے اور محاقہ سے اور بخارہ سے اور بھجولوں کی بیج سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۳۹۱۳- جاہل بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے محاقہ سے اور مزائد سے اور بخارہ سے اور محاقہ کے دروادیوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ وہ بیج ہے کٹی برس کے لیے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپ نے اشتہا کرنے سے (یعنی ایک بھول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ پر غلے کا ڈھیر بیجا کر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیجا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیجے کیونکہ اس صورت میں بیج باطل ہو جائے گی اور جو اشتہا معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلے کا بیجا مگر جو تھائی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور احادیث دی آپ نے عربا کی۔

۳۹۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

باب: زمین کو کراسے پر دیئے کا بیان

۳۹۱۵- جاہل بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کراسے پر دیئے سے اور کئی

أَوْ يَصْنَعُ أَوْ يُؤْكَلُ مِنْ شَيْءٍ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يَبَاعَ الْخُفْلُ بِكُلِّ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبَاعَ النُّحْلُ بِأَوْسَافٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالْمُخَايَرَةُ الثَّلَثُ وَالرَّبْعُ وَالْأَشَاءُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ أَسَمِعْتَ جَاهِلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُذَكِّرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۳۹۱۲- عَنْ جَاهِلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَايَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَشْتَبِعَ قَالَ قُلْتُ لِبُسَيْبٍ مَا تَشْتَبِعُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَتُؤْكَلُ مِنْهَا.

۳۹۱۳- عَنْ جَاهِلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوِمَةِ وَالْمُخَايَرَةِ قَالَ أَخَذْنَاهَا بَيْعِ السَّبِينِ هِيَ الْمُعَاوِمَةُ وَعَنْ الثَّيْبِيِّ وَرَخِصَ فِي الْغُرَابِ.

۳۹۱۴- عَنْ جَاهِلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ أَنَّهُ لَا يُذَكَّرُ بَيْعِ السَّبِينِ هِيَ الْمُعَاوِمَةُ.

باب: کِراء الارض

۳۹۱۵- عَنْ جَاهِلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۹۱۵) نووی نے کہا علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کر لینا دیکھا مطلقاً درست ہے

عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السَّيِّئِ وَعَنْ بَيْعِ
النَّمْرِ حَتَّى يَطْبُخَ.

۳۹۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

۳۹۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزَعْهَا فَلْيُزَعْهَا أَحَاهُ)).

۳۹۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ فُضُولٌ أَرْضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضُلٌ أَرْضٍ فَلْيُزَعْهَا أَوْ لِيُزَعْهَا أَحَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمِسْكْ أَرْضَهُ)).

۳۹۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ بِالْأَرْضِ آخِرٌ أَوْ حَقٌّ.

۳۹۲۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزَعْهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزَعْهَا أَحَاهُ الْمُسْلِمُ وَلَا يُؤْجَرُهَا إِثَاهُ)).

۳۹۲۱- عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ

عمر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے منع کیا۔

۳۹۲۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

۳۹۲۱- امام سے روایت ہے سلیمان بن

نہ نہیں خواہ انسان کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچے اور اشیاء کے بدل در سب سے لیکن خود اسی زمین کی پیدل اور کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جس کو قمار کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی) اور یہ سب سے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر مانع کے بدل درست نہیں۔ اور امام احمد اور ابو یوسف امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدلے بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شریک اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور سبکی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تخریجی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں۔ تمام ہواکام نووی کا۔

پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور اس کو کرایہ پر نہ چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا غمارہ سے (غمارہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۲۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور نہ بھو اس کو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن مناء سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۴- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم غمارہ (بھائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اثنا میں سے جو کوٹنے کے بعد بایوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑی رہے دے (یعنی کرایہ پر نہ چلائے)۔

۳۹۲۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بھائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہے دے اور بھائی پر نہ چلائے۔

۳۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو بہہ کر دے یا رعایت دے۔

مُوسَى عَطَاءٌ فَقَالَ أَخَذْتُكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغْهَا أَوْ لِيَزْرِغْهَا أَخَاهُ وَلَا يَكْرِهْهَا)) قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَخَاهِرَةِ.

۳۹۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرِغْهَا أَوْ لِيَزْرِغْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِعُوهَا)) فَقُلْتُ لِيَسْعِدَ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِعُوهَا يَنْبَغِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَصِيبُ مِنَ الْفِصْرِ ((وَ مِنْ كَذَا)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغْهَا أَوْ لِيَزْرِغْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا)).

۳۹۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرَّبْعِ بِالْمَآفِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِغْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِغْهَا فَلْيَسْخِمْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَسْخِمْهَا أَخَاهُ فَلْيَمْسِكْهَا)).

۳۹۲۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَبِغْهَا أَوْ لِيَبِغْهَا)).

۳۹۲۷- ترجمہ دہی جو اوپر گزرا اگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

۳۹۲۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔ کبیر نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے انھوں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے ہم کرائے پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)۔

۳۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو بیچنے سے دیا تین برس کے لیے۔

۳۹۳۰- حضرت جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا بھل کی بیع سے کسی سال کے لیے۔

۳۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔

۳۹۳۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منع کرتے تھے مزاید اور حقول سے۔ جابر نے کہا مزاید تو بھجور کی بیج ہے جو درخت پر لگی ہو بھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو۔

۳۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزاید اور محافلہ سے۔

۳۹۳۴- حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاید اور محافلہ سے تو مزاید بھجور کا بیجنا ہے درخت پر اور محافلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

۳۹۳۵- عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر

۳۹۲۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ ((فَلْيُزْرَعْهَا زَجَلًا)).

۳۹۲۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُكْرِئُ أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۳۹۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْيَتِيْمَاءِ سِتِّينَ أَوْ ثَلَاثًا.

۳۹۳۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السَّيِّئِ وَقِي رِوَايَةُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ السَّيِّئِ سِتِّينَ.

۳۹۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ لِيُتَمَتَّعْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُتَمَسَّكْ أَرْضَهُ)).

۳۹۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمَزَايِدِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزَايِدُ السَّمَرُ بِالسَّمَرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

۳۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَايِدِ.

۳۹۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَايِدِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَايِدِ اشْتِرَاءُ السَّمَرِ فِي وَطْئِ النَّحْلِ وَالْمُحَافَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

۳۹۳۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

رضی اللہ عنہما سے مناد کہتے تھے ہم بخاریہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو بخاریہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

۳۹۳۶- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہ ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے بخاریہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

۳۹۳۷- مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے۔

۳۹۳۸- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو بھیجی کرنے کے لیے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ سے تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہؐ منع کرتے تھے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ نے کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔ پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے۔

۳۹۳۹- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

۳۹۴۰- حضرت نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں

يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَىٰ بِالْخَبَرِ بَأْسًا حَتَّىٰ كَانَ عَامُ أَوَّلِ فُرُوعَ وَرَفِعَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْهُ.

۳۹۳۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثَةِ رَوَاتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمَةَ فَرَفَعَهَا مِنْ أَجْلِهَا.

۳۹۳۷- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا

۳۹۳۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِي إِيمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى لَفَعَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَحْذَرُ فِيهَا يَنْهَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكْنَا ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ وَحْدَانٍ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدَ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

۳۹۳۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثَةِ رَوَاتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمَةَ قَالَ فَتَرَكْنَا ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

۳۹۴۰- عَنْ نَافِعٍ وَصَحِيحَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۴۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۱- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۲- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ بن کا کر ایہ لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے۔ نافع نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے بچپاؤں سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کی زمین کے کرایہ سے۔ نافع نے کہا تو ابن عمر نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

۳۹۴۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَأْخُذُ الْأَرْضَ قَالَ قَتَسِيَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَأَنْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ نَعَضٍ عُمُومِيَّةٍ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ.

۳۹۴۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۳- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ نَعَضٍ عُمُومِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۴- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج انصارؓ اس سے منع کرتے ہیں تو عبد اللہ ان سے ملے اور کہا اسے خدیج کے بیٹے! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہؐ سے زمین کے کرایہ پر دینے میں رافع بن خدیج نے کہا میں نے اپنے دونوں بچپاؤں سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھروالوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبد اللہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔ پھر عبد اللہؓ نے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو تو انھوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

۳۹۴۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدَّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُمَيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا بِحَدَّثَانِ أَهْلِ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ عَشِيْتُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

باب: اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۳۹۴۵- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حلقہ کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو

۳۹۴۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحْلِقُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَتُكْرِمُهَا بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَيَّ
فَحَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْمِي فَقَالَ تَهَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ سَخَانَ
لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَتَفْعَلُ لَنَا تَهَانًا أَمْ
نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِمُهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ
وَالطَّعَامِ الْمُسَيَّ وَأَمَرَ رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يُزْرِعَهَا
أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاهِيَةً وَمَا يَبْرُكُ ذَلِكَ.

۳۹۴۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ
بِالْأَرْضِ فَتُكْرِمُهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ ثُمَّ ذَكَرَ
بِمَنْبِئِ حَدِيثِهِ ابْنُ عُلَيْكَةَ.

۳۹۴۷- عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.
۳۹۴۸- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمِيٍّ.

۳۹۴۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ أَنْ طُهُيمَ بْنَ
رَافِعٍ وَهُوَ عَنْهُ قَالَ أَتَانِي طُهُيمٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ سَخَانَ
بِنَا رَافِعًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي
كَفَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُزَاجِرُهَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرُّبْعِ أَوْ الْاَلْاَسْقِ مِنَ الصَّخْرِ أَوْ
الشَّعِيرِ قَالَ ((قَلَّا تَفْعَلُوا أَوْ زُرْعُوها أَوْ اُزْرِعُوها
أَوْ اُمْسِكُوها)).

۳۹۵۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ رَضِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ طُهُيمٍ.

ٹکٹ اور ریل پیدوار پر اور معین امان کے اوپر۔ ایک روز ہمارے
پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا
ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے
رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے۔ منع کیا ہم کو محافلہ سے
یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ٹکٹ یا ریل پیدوار پر اور حکم فرمایا
کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے
دیوے اور پرا جانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر۔

۳۹۴۶- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ
کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو ٹکٹ یا ریل پیدوار پر
پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۹۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۹- رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک
حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے۔ رافع نے کہا ظہیر بن
رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ایسے کام
سے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ
نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انھوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا تم
اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو کرایہ پر
چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ شہر پر جو پیدوار ہو اس کو لیتے ہیں
یا چند دسق سمجھو کے باجو کے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم
خود ان میں کھیتی کر دیا دوسروں کو کھیتی کے لیے دو (بلا کرایہ) یا ان
ہی رہنے دو۔

۳۹۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۳۹۵۱- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَبِيصٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَيْلِذْهَبٍ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

۳۹۵۲- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَبِيصٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَذَابِنَاتِ وَأَقْبَالِ الْحِذَابِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزُّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءُ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرْتُ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مُمْشُونَ ((فَلَا بَأْسَ بِهِ)) .

۳۹۵۳- عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَيْجِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَنْظَلًا قَالَ كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ قَرِيبًا أَوْ بَعِيدًا هَذِهِ هَذِهِ فَتَخْرُجُ هَذِهِ فَتَهْنَأُ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَهْنَأُ .

۳۹۵۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

باب فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

۳۹۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا ۳۹۵۱- حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر چلانا کیسا ہے۔ انھوں نے کہا مع کیا رسول اللہ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے؟ انھوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدلے تو قباحت نہیں۔

۳۹۵۲- حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیا ہے؟ انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہر کے کناروں پر اور تالیوں کے سروں پر جو پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی دوسری بیج جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بیج جاتی۔ پھر بعضوں کو کچھ کرایہ نہیں ملا مگر وہی بیج جو بیج رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے۔ لیکن اگر کرایہ کے بدلے کوئی زمین چیز (جیسے روپیہ اشرافی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۳۹۵۳- حنظلہ زرقی سے روایت ہے انھوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محالہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایہ پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے اور تم یہاں کی لینا۔ پھر کبھی یہاں اگتا وہاں نہ اگتا تو رسول اللہ نے منع کیا ہم کو اس سے۔ لیکن چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

۳۹۵۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مزارعت اور مؤاجرة کے بیان میں

۳۹۵۵- عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انھوں نے کہا مجھ

سے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عزراعت سے۔

۳۹۶- عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزار عت (جائی) کا انھوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزار عت ہے اور حکم کیا سوا جزاکا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قاحت نہیں ہے۔

باب: زمین ہیہہ کرنے کا بیان

۳۹۵- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رابع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ انھوں نے سنار رسول اللہ ﷺ سے۔ تو طاؤس نے ڈانٹا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعت سے سو بھی نہ کرتا لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اور وہ سے صحابہ میں یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو ہجرے کے اس سے گراہے۔

۳۹۵۸- عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طاؤس رضی اللہ عنہ بخبرہ کرتے تھے، عمرو نے کہا اے ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو خبرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے منع کیا خبرہ سے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو! مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا یعنی ابن عباسؓ نے کہ رسول اللہؐ نے خبرہ سے منع نہیں کیا بلکہ

قَابَتْ بَيْنَ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
الْمَرَازِعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا
وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عِنْدَ اللَّهِ.

٣٩٥٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ رَزَقَهُ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

بَابُ الْأَرْضِ تُصْنَعُ

٣٩٥٧- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَاذٍ قَالَ لَطَّاسُ
فَطْلِقَ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ حَلِيحٍ فَاسْتَمَعَ مِنْهُ
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ مَا
فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَقُولُ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ((لَا تَأْخُذْ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ
مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا غَرَجًا مَعْلُومًا)) .

٣٩٥٨- عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُهُ قَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتُ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيُّ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَخْبَرْتَهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۶ (۳۹۵۷) پس معلوم ہوا کہ کرایہ پر دینا منع نہیں لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا عَرَجًا مَعْلُومًا.

یوں فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کہ اسے لے کر دیتے ہیں۔

۳۹۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے۔

۳۹۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ ((يَمْنَحُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذِبًا وَكَذًا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُخَالَفَةُ.

۳۹۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے لے اتا اتا۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ جھل ہے اور جھل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محافلہ کو (اور محافلہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ))

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اس کے لیے۔



كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ (۱)

مساقات اور مزارعت کے مسائل

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر

معاملہ کامیاب

۳۹۶۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیر والوں سے جب خیر خرچ ہو گیا تو حضرت نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا چاہا انھوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے۔ تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیداوار ہو پھل یا نارج اس میں سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا۔

۳۹۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو حوالے کر دیا (خیر والوں کے) اس شرط پر کہ جو پیداوار ہو پھل یا نارج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ اپنی بیویوں کو ہر سال سو وسق دیتے اسی (۸۰) وسق کھجور کے اور میں جو نکے۔ جب حضرت عمر نے

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنْ

الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

۳۹۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

۳۹۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطَى أَرْبَاعَهُ كُلِّ سَنَةٍ مِائَةً وَسِتِّ مِائَتَيْنِ وَسِتِّ مِائَتَيْنِ مِنْ ثَمَرٍ وَعِشْرِينَ وَسِتِّ مِائَتَيْنِ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلَّى عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيْرَ أَزْوَاجٍ

(۱) ہذا مزارعت کے معنی اور گزر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے کہ وہ اس میں پانی دینا کن کی خدمت کرتا اور یہ جو حاصل ہو گا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھا یہاں یا چاہے یہاں نہ اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور میں قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہائے محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے مساقات درختوں میں درست ہے۔ داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کھجور اور انجور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ اتھی مختصر۔

(۳۹۶۲) ☆ تو پھل میں مساقات کی اور نارج میں مزارعت اس حدیث سے لہام شافعی اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں مگر اس زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہؒ اور زفرؒ نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں درست ہیں۔

اپنی خلافت میں خیر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ کی بیبیوں کو اختیار دیا یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسع لیتی رہو تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسع لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خصفہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی لیا تھا۔

۳۹۶۳- وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خصفہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقَطِّعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضَعْنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَخُصَّصَتْ مِنْ اخْتَارَاتِ الْأَرْضِ وَالْمَاءِ.

۳۹۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامِلٌ أَهْلَ عَيْبَرٍ يَسْقِيهِمْ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زُرْعٍ أَوْ تَمَرٍ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ يَخْبُو حَدِيثُ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَخُصَّصَتْ مِنْ اخْتَارَاتِ الْأَرْضِ وَالْمَاءِ وَقَالَ حَبْرٌ أَرَوَّاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ يُقَطِّعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

۳۹۶۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب خیر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہؐ سے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے کیسیں اور جو پیداوار ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے (اور جب چاہیں گے نکال دیں گے)۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کئے جاتے یا پھول حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے (اپنے اور اپنی بیبیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا)۔

۳۹۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَحَتْ عَيْبَرٌ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَرِّقَهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ التَّمَرِ وَالزُّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَرَّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا)) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ يَخْبُو حَدِيثَ ابْنِ مُسْهِرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ التَّمَرُ يُقَسَّمُ عَلَى السَّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ عَيْبَرٍ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّخْمَ.

۳۹۶۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا میوہ دیں۔

۳۹۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَنَعَ إِلَى يَهُودٍ عَيْبَرَ تَحُلُ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ تَمَرِهَا.

۳۹۶۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ ﷺ

أَحْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرِ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ حَيْثُ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتْ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْرِئَهُمْ بَيْتًا عَلَى أَنْ يَكْفُرُوا عَنْهَا وَلَهُمْ يَنْصِفَ الشَّعْرَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقْرِئُكُمْ بَيْتًا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا)) فَعَرَّوْا بَيْتًا حَتَّى أَجْلَسَهُمْ عُمَرُ إِلَى ثِيْمَاءَ أَوْ أَرْجَاءَ.

جب خيبر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لیے آپ نے ان کو نکالنا چاہا لیکن انھوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں محنت کریں گے اور آدھا سیوہ لیں گے (آدھا آپ کو دیں گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم کو رہنے دیتے ہیں جب ہم جائیں گے تو نکال دیں گے۔ پھر وہ وہیں رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نکالے گئے تیماء یا رجماء کی طرف۔

باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت

۳۹۶۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقے کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درخت سے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درخت سے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا۔ اور نہیں کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقے کا ثواب ہو گا۔

۳۹۶۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام میسرہ انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے؟ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی اور آدمی یا چارہ یا بے کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

۳۹۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَغَرَسَ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَجْلَى مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سَوْفَى مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكْلَتْ الطَّيْرُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الْبَقَرَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَزْرَعُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

۳۹۶۹- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مَيْسَرَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي بَيْتٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَنْ غَرَسَ هَذَا الشَّجَرَ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ ((لَا بَغَرَسَ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

(۳۹۶۷) ☆ حمامہ اور درختوں کا لگانا اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا یہ کیا۔

(۳۹۶۸) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیداوار ہوتی رہے۔ اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کئی کوئی سن ہے۔ بعضوں نے کہا تجارت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے زراعت اور یہی صحیح ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے جس سے پھل تلف ہو جائیں تو آپ تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا مانع لے گا؟

عَنْهُ يَقُولُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ بَعْتَ مِنْ أُخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَجُزُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَا أَنْ أُخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ))

۳۹۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۳۹۷۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھجور کی بیج سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انس نے کہا لال یا پیلا نہ ہو، بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ پکڑے) اور تلف ہو جائیں (تو تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

۳۹۷۶- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
۳۹۷۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ الشَّجَرِ حَتَّى تَرْوُحَ نَفْلًا لِأَنْسٍ مَا وَهَبَهَا قَالَ تَحْمَرُ وَتَضْمَرُ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ تَسْتَحِلُّ مَا أَنْ أُخِيكَ.

۳۹۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کی بیج سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا لال نہ ہو جائے اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

۳۹۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَرْوِجَ قَالُوا وَمَا تَرْوِجُ قَالَ تَحْمَرُ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمِ تَسْتَحِلُّ مَا أَنْ أُخِيكَ.

۳۹۷۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟

۳۹۷۹- عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ لَمْ يُغَيِّرْهَا اللَّهُ فَبِمِ تَسْتَحِلُّ أَخَذَكُمْ مَا أَنْ أُخِيهِ))

۳۹۸۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا آفت کے نقصان کا مجرا دینے کا۔

۳۹۸۰- عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْحُرَاقِ.

نہ میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو نقصان دینا ہو گا پانہ ہو گا اس میں علماء کا اختلاف ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا اور بائع کو کچھ غرض نہیں لیکن مسیح یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دے اور لام شافعی کا قول قدمہ اور ایک طائفہ علماء کا کہ جب یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو مجرا دینا ضروری نہیں اور چوتھائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے۔

۳۹۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ)) فَلَمْ يَتَّخِذْ ذَلِكَ وَقَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِيهِ ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)) .

۳۹۸۲- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ نَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

باب استیجاب الفوضی من الذین

۳۹۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَوَّتَ خُصُومَ الْبَلْبَابِ عَلَيْهِ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا تَسَوَّضَ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ ((أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ)) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيْ ذَلِكَ أَحَبُّ .

۳۹۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میوہ درخت پر خرید لیا اور اس پر قرض بہت ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو صدقہ دو لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا اب جو مل گیا سولے لواب کچھ نہیں ملے گا۔

۳۹۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: قرض میں سے کچھ معاف کروینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

۳۹۸۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر بٹھنے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر دوں کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی معاف نہیں کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر؟ ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

(۳۹۸۱) ☆ نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور غلامی کی وجوہات ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا اور مست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضات درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریک سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض لوٹ نہ کرے۔ اور ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہ اس کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال استثناء ضروری چیزوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۳۹۸۳) ☆ یعنی نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر ہے کہ وہ قسم توڑ دے اور کفارہ دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

۳۹۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَةَ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعَتْ أَمْوَالُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي تَيْبَةِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِخْرِيَهُ وَتَأَذَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ ((يَا كَعْبُ)) فَقَالَ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُمْ فَأَقْضِهِ))

۳۹۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي حَذْرَةَ بِمَنْطِقِ حَدِيثِهِ ابْنُ وَهْبٍ

۳۹۸۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْمَالِسِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَمْوَالُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((يَا كَعْبُ)) فَأَشَارَ يَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَعَادَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

بَاب مَنْ أَذْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ

۳۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ

۳۹۸۳- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے تقاضا کیا ابو حذروہ کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بلند ہو گئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرہ کے پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ابن ابی حذروہ رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھ ادا کر قرضہ اس کا۔

۳۹۸۵- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۹۸۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبد اللہ بن ابی حذروہ راہ میں ملا تو کعب نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ رسول اللہ ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اے کعب! اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا۔ پھر کعب نے (کعب کے اشارہ کے موافق) آدھا قرض لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بکھنہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

۳۹۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ

(۳۹۸۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرنا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور ارشاد کرنا۔

(۳۹۸۷) ☆ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا امر میاں کی طرح

فرماتے جو شخص اپنا مال بھجے کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اس مال کا اوروں سے۔
۳۹۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

أَذْرَكَ مَتَانَهُ بَعِيْنَهُ رَجُلٌ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ
إِنْسَانٌ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ((
۳۹۸۸- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
بِمَعْنَىٰ حَدِيثِهِ وَفِيهِ وَقَالَ ثَمَرٌ رَمَحَ مِنْ بَيْنِهِمْ
فِي رَوَاتِهِ أَيْمَا أَمْرٍ قَلَسَ

۳۹۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اس شخص کے باب میں جو نادر ہو جائے جب اس کے پاس مال بھجے ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بالغ کا ہو گا۔

۳۹۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْطِي إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ وَلَمْ يُعْرِفْهُ ((أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ))

۳۹۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بھجے دوسرے کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا (یہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔

۳۹۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ مَتَاعَهُ بَعِيْنَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))

۳۹۹۱- وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اس کا اور قرض خواہوں سے۔

۳۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَقَالَ ((فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغَرَمَاءِ))

۳۹۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس کا۔

۳۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عِنْدَهُ مِلْفَعَتَهُ بَعِيْنَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا))

تو قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بھجے موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طاہفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بالغ کو اختیار ہو گا خواہ اس مال کو دے دے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرچشم میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بھجے پھر لے اور امام ابو حنیفہ نے کہا بالغ اور قرض خواہوں کے برابر سرچشم میں شریک ہو گا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں۔ اور امام مالک نے کہا کہ اللہ کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہو گا۔ امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کی تائید کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے۔ تمام احکام لودی کا۔

بَابُ فَضْلِ إِنْطَارِ الْمُغْسِرِ

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

۳۹۹۳- عَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ رُوحَ رَجُلٍ مِثْنُ كَانَا فَيَاكُمْ فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرُوا قَالَ كُنْتُ أَذْيَبُ النَّاسَ فَأَمَرُوا فَيَايَ أَنْ يَنْظُرُوا الْمُغْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنْ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ))

۳۹۹۳- حدیث سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ وہ بولا نہیں۔ فرشتوں نے کہا یاد کرو۔ وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو اس پر تقاضہ نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (خری کر دیا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلاً روپیہ لوٹا پھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اس پر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

۳۹۹۴- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرْمَلٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَدِيثُهُ وَابُو مُسْعُودٍ فَقَالَ حَدِيثُهُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطْلُبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبِلُ الْمُسْوِرَ وَاتَّجَاوَزُ عَنْ الْمُسْوِرِ فَقَالَ تَجَوَّزُوا عَنْ عِبْدِي قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۳۹۹۴- ربیع بن جراح سے روایت ہے حدیث اور ابو مسعود دونوں نے تو حدیث نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہو تا اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہو تا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا) اپنے نفع کے لیے اس کا نقصان گورا نہیں کرتا (اور جو مفلس ہو تا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۳۹۹۵- عَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۳۹۹۵- حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

(۳۹۹۳) کہو عک یہ ہمارے بندوں پر آسانی کر تا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی کتنی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیے اصل یہ ہے کہ خلوص اور مجراور بندگی درکار ہے خدا سے کے لیے تو بہراں اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے غرور اور تکبر اور ریاکار نام نہان ہو نہ وہ خدمت سب لغو ہے۔ ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بھڑے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گرو گزرا دے، روئے بڑھائی کرے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا گیا تو کیا عمل کرتا تھا؟ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اس نے کہا میں دنیا میں مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے) اور قبول کر لیتا۔ اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ ابو مسعود نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۹۹۶- حدیثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پس اس کا ایک بندہ لایا گیا جس کو اس نے مال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا اے میرے مالک! تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے 'درگزر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے۔

۳۹۹۷- حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہو اتنا اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔

۳۹۹۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتْبِيعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظُرَ الْمُغْصِرَ وَأَتَحَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَقْدِ فَغُفِرَ لَهُ)) فَقَالَ أَبُو مُسْعُودٍ وَأَنَا مُسْعُودٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۶- عَنْ حَدِيثَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((أَتَى اللَّهَ بَعْدَ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أَتْبِيعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خَلْقِي الْخَوَارِ فَكُنْتُ أَتَيْسِرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظُرُ الْمُغْصِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَحَاوَزُوا عَنْ عِبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ غَابِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْنَا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۷- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنْ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَابِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْتُرُ عِلْمَانَهُ أَنْ يَتَحَاوَزُوا عَنْ الْمُغْصِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ)) نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَحَاوَزُوا عَنْهُ.

۳۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِقَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُغْصِرًا فَتَحَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَحَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَحَاوَزَ عَنْهُ)).

۳۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَنْبُولٍ.

۴۰۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ قَتَادَةُ طَلَبَ غَرَبًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُغِيرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّهَهُ اللَّهُ مِنْ تَحَوُّبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفُسْ عَنْ مُغِيرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)).

۴۰۰۱- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
باب تحريم مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةُ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابُ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

۴۰۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أَنْبَغَ أَخَذْتُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَنْفَعْ)).

۴۰۰۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْبُولٍ.

باب تحريم تبیع فضل الماء الذی یكون بالفلأة ویتخا نإله یروعی الکلا و تحريم منع بذله و تحريم تبیع ضرواب الفحل

(۳۰۰۲) گویا جائے یعنی حوالہ دیا جائے مثلاً ذیہ عمرو کا مشروط ہے ذیہ نے عمرو کو حوالہ دیا مگر یہ یعنی مگر پر اپنا قرض اتار دیا اس کی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کر دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے اگر مکر مالدار ہے اور مکر کا چھپا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مباح ہے اور بعضوں نے کہا ہے ناجز ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری کا۔ (نووی)

- ۴۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِعِ فَضْلِ الْمَاءِ
- ۴۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِعِ ضِرَابِ الصَّمَلِ وَعَنْ تَبِعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُخْرَجَ قَعْنُ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ
- ۴۰۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُبْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُبْنَعُ بِهِ الْكَلْبُ))
- ۴۰۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ يُبْنَعُوا بِهِ الْكَلْبُ))
- ۴۰۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَبْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُبْنَعُ بِهِ الْكَلْبُ))
- ۳۰۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے اس پانی کے پیچھے کا جو ضرورت سے زیادہ ہو۔
- ۳۰۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے اونٹ کی کدائی کو پیچھے سے اور پانی کو پیچھے سے اور زمین کو پیچھے سے کھینچنے کے لیے۔
- ۳۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جائے بیکار پانی تاکہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھاس۔
- ۳۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھاس کو روکنے کے لیے۔
- ۳۰۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیجا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس کے۔

(۳۰۰۳) ☆ نووی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس نہ رہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیجا جائے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس نہ رہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی لکھ اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی اسواں کنوے کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرات سکیں بغیر اس کنویں میں سے پانی پلانے کے۔ اب کنویں والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بھانے سے گویا گھاس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہیے کسی شرطوں سے۔ ایک یہ کہ وہاں اور گھاس پانی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیے دیا جائے نہ کہ کھینچنے کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کا اختیار نہ ہو۔ اور نہ وہاں سے گھاس لے کر اپنی زمینی زراعت میں کنواں یا چشمہ کھودے تو بھی اس کی ملک ہو گا اور بعضوں نے کہا پانی اس کی ملک نہ ہو گا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے یہی صواب ہے۔ اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابھی ابھی اختصار۔

(۳۰۰۵) ☆ لیکن اس کی اجرت لینے سے۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا دودھ کوئی جانور نہ کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت میں اور ضربات میں کے لیے اور نبی کو تنزیہی بتلایا ہے یعنی حرارت سے۔ اور اس کا بیان مفصل اوپر گزر چکا۔

باب تحریم نَمَنِ الْكَلْبِ وَخَلْوَانِ الْكَاهِنِ
باب کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی
خرچی اور بلی کی بیج حرام ہے

۴۰۰۹- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَمَنِ الْكَلْبِ وَخُرْجِيٍّ مِنَ الْجَنِينِ وَالْكَاهِنِ.
۴۰۰۹- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

(۴۰۰۹) اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیج حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ کتا تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں۔ اور جمہور علماء کا جیسے ابوہریرہؓ اور حسن بصریؓ اور ربیعہؓ اور زاذلیؓ اور حکمؓ اور حبانؓ اور شافعیؓ اور احمدؓ اور داؤدؓ اور ابن منذرؓ وغیرہم کا قول ہے اور ابو حنیفہؓ کے نزدیک ان کتوں کی بیج درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ اور ابن منذرؓ نے جابرؓ اور عطاءؓ اور نخعیؓ سے شکاری کتے کی بیج کا جواز نقل کیا ہے نہ کہ اور کتے کا۔ اور امام مالکؓ سے اس میں کئی روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی بیج جائز نہیں ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ دوسرے یہ کہ بیج جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی۔ تیسرے یہ کہ بیج جائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کے بعد آئی ہیں اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپؐ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمانؓ نے ایک شخص سے کتے کا تاوان میں انوشہ دلائے اور عمرؓ و بن العاصؓ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلا یا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں بالتحقیق انہ حدیث کے اور میں نے ان کو تفصیل سے۔ "شرح مہذب" میں بیان کیا ہے (نودہم) کہ جو وہ ناکہ اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام۔ فائدہ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پڑت اور رمال اور جفار جو غیب کی باتیں بتلاتے ہیں ان کی کمائی سب حرام ہے نوٹی نے کہا۔ بخاری اور تاجی عیاضؒ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کہ کائن کی اجرت حرام ہوئے پر کیونکہ وہ عرض ہے فعل حرام کا اور کھانا بے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوہ کرنے والے کی۔ اور یہ جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ لوٹلوں کی کمائی سے آپؐ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہونے کہ اس کمائی سے جو سلائی یا کنوئی سے ہو۔ خطابی نے کہا عرف کی کمائی بھی حرام ہے۔ اور کائن اور عرف میں یہ فرق ہے کہ کائن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کار کوئی کرتا ہے اور عرف چوری کمال اور گہری چیز کا پتا دیتا ہے۔ یہ خطابی نے ابو داؤد کی کتاب الصواع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کائن وہ ہے جو غیب والی کار کوئی کرے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں۔ اور عرب میں کچھ لوگ کہتے تھے جو کوئی کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی فرشتے ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں بتلاتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی سمجھ ہے جن سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے عرف کہلاتے تھے یہ لوگ وہ تھے جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے۔ مثلاً کوئی چیز چوری ہو گئی تو گھمان والے کو پکڑ لیتے تھے۔ اور بعض ختم کو کائن بولتے تھے۔ اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن طیبہ تو اس کو بھی کائن یا عرف کہتے تھے پر وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔ تمام ہر اکلام خطابی کا انام ابو الحسن ماری نے اپنی کتاب "احکام سلطانہ" کے اخیر میں لکھا ہے کہ محقق کو رد کنا کچھ ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی ہادی والا اور سزا دہی جاپے دینے والے اور لینے والے کو۔ واللہ اعلم بخبر۔

۴۰۱۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۱۱- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بری کمائی ہے رندی ناشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور بچھنے لگانے والے کی مزدوری۔

۴۰۱۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے اور رندی کی عمری خبیث ہے اور بچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

۴۰۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۱۵- ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو؟ انھوں نے کہا منہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔

باب: کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکاریاں بھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے

۴۰۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا۔

۴۰۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْلِيِّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعْدٍ عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((شَرُّ الْكَلْبِ فَهْرُ الْبَغِيِّ وَنَمْنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْفَحْشَامِ)).

۴۰۱۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَمَنْ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَفَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْفَحْشَامِ خَبِيثٌ)).

۴۰۱۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۰۱۴- عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۰۱۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ نَمْنِ الْكَلْبِ وَالثَّوْلِيِّ قَالَ زَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ.

باب الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكَلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

۴۰۱۶- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ.

(۴۰۱۱) جابر نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو بچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر مفسر اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آزاد کو نہ کہ غلام کو اور ان کہ دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت نے بچھنے لگانے اور مزدوری دی کی بچھنے لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بچھنے لگانے کا پیش ایک دلیل پیش ہے حتی المقدور دوسرا پیش کرنا افضل ہے۔ (۴۰۱۵) نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نمی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بچنے لوگوں کو مفت دیا کریں۔ اس پر بھی اگر اس سے منقذ ہو اور کوئی بیچے تو بیچ صحیح ہے اور زرخشن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علماء کا مذہب ہے مگر ابن منذر سے ابو ہریرہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیچ جائز نہیں ہے اور جنت ان کی یہی حدیث ہے۔

۴۰۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَطْفَالِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَقْتُلُوا.

۴۰۱۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ نے لوگوں کو مدینہ کے سب اطراف کتوں کو مارنے کے لیے۔

۴۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتَنَبَّعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا تَدْعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْتُهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كُلَّ الْكَلْبِ مِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَتَّبِعُنَا.

۴۰۱۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتیا بکریوں کے منہ کے کا کتیا اور جانوروں کی حفاظت کا لوگوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا بے شک ابو ہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

۴۰۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ رَزْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ يَأْبَى هُرَيْرَةَ رَزْعًا.

۴۰۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ

۴۰۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ

(۴۰۱۸) ☆ نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ کالے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں۔ تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ سے منع کیا کہ کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھنگ ہو۔ پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا دوسرے رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بہت سے علماء نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئی ہیں لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہ کتا جب بے نام مالک اور ان کے اصحاب کا۔ ابھی مختصر۔

(۴۰۱۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہؓ کی تحفیر منظور نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کے پاس جو کتا کھیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کا پانا ضروری تھا اس لیے انھوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول اللہ سے اور مجھے یاد نہ رہا۔ اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ صرف ابو ہریرہؓ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب تھے۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکاری کھیت یا روٹی کی حفاظت کے لیے درست ہے۔ اور گھر کی حفاظت کے لیے پالنے میں اختلاف ہے صحیح قول یہ ہے کہ جائز ہے ان پر قیاس کر کے۔ ابھی خلاصہ۔

(۴۰۲۰) ☆ یعنی شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا قتل

عورت جنگل سے آئی اپنا کتالے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالے۔ پر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا ڈالو سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نقطے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔

۴۰۲۱- ابن مغفل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا۔ پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا پالنے کی۔

۴۰۲۲- ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

۴۰۲۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سو اس کے کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط ملے گا۔

۴۰۲۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط ملے جائیں گے۔

۴۰۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے سو شکاری کتے یا ریوڑ کے کتوں کے قتل میں سے ہر روز دو قیراط ملے ہوں گے۔

تَدَدُّمٌ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبَيْهَا فَفَتَلَهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْيَهُمِ ذِي الْقُطَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))۔

۴۰۲۱- عَنْ ابْنِ الْمَغْفَلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكَلْبِ ثُمَّ قَالَ ((عَا بَاهُمْ وَيَا الْكَلْبِ)) ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ۔

۴۰۲۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ خَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ۔

۴۰۲۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَارِي نَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

۴۰۲۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقْصٍ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

۴۰۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))۔

نو شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اور شافعی اور مالک اور جہور علماء کے نزدیک اس کا شکار درست ہے اور حکم اس کا مثل اور کتوں کے ہے۔ (نووی)

(۴۰۲۳) ☆ قیراط پانچ سو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہو گیا یا اس کے اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گئے گا اور ایک رات کے ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نہیں ہو جانے کی وجہ سے۔ (نووی)

۴۰۲۶۔ سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے سوا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کھیت کا کتاب زیادہ کیا ہے۔

۴۰۲۷۔ سالم رضی اللہ عنہ نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا جو شخص کتاب لے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔ سالم نے کہا ابو ہریرہؓ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور ان کا کھیت بھی تھا (اس وجہ سے انھوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)۔

۴۰۲۸۔ سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس گھر کے لوگوں نے کتاب رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری نہ ہو تو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۰۲۹۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکاری کا کتاب نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا۔

۴۰۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے یعنی کھیت کے تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا اور ابو الطاہر کی روایت میں ”ولا ارض“ کا لفظ نہیں ہے۔

۴۰۲۶۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَقْتَنَى كِتَابًا إِلَّا كِتَابَ مَاشِيَةٍ أَوْ كِتَابَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ((أَوْ كِتَابَ حَرْثٍ)) .

۴۰۲۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَقْتَنَى كِتَابًا إِلَّا كِتَابَ صَادٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)) . قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كِتَابَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ

۴۰۲۸۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيْمًا أَفْعَلُ ذَاكَ أَتَحَذَرُوا كِتَابًا إِلَّا كِتَابَ مَاشِيَةٍ أَوْ كِتَابَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)) .

۴۰۲۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَتَّخَذَ كِتَابًا إِلَّا كِتَابَ زَرْعٍ أَوْ عَقِمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) .

۴۰۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَقْتَنَى كِتَابًا لَيْسَ بِكِتَابِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ)) .

(۴۰۲۹) نویدی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط ہے شاید یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر ایسی جہاں ہے ضرورت کہ کتاب کا کتاب زیادہ کتاب ہو اور باہر پالے تو ایک قیراط ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتاب زیادہ سوڈی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہوگا ورنہ ایک قیراط ہوگا۔

۴۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ انْقَضَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذِكْرُ بَابِنِ عَشْرَ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ بَرَحِمُ اللَّهِ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زُرْعٍ.

۴۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)).

۴۰۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ.

۴۰۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ ۴۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ يَكْتَلِبُ صَيْدًا وَلَا عَنْهُمْ نَقْصٌ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)).

۴۰۳۶- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شُعْبَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَفْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَوْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقْصٌ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)) قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى وَرَبَّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

۴۰۳۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرٍ الشَّيْبِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ.

۴۰۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتابالے مگر کتاباں یا عمارت کا کتا رکھتے ہو تو اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط کم ہوگی۔ زہری نے کہا میں نے اس سے ذکر ہوا ابو ہریرہ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انھوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو ہریرہ پر وہ کھیت والے تھے۔

۴۰۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتاب رکھے اس کے عمل میں ہر روز ایک قیراط کم کیا جائے گا مگر کھیت کا کتاباں یا عمارت کا۔

۴۰۳۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۴- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۴۰۳۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب رکھے اور وہ عمارت یا کتوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔

۴۰۳۶- سفیان بن ابی ہریرہ سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شہوہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انھوں نے کہا میں نے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتابالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا حق کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کے لیے) تو اس کے عمل میں ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

۴۰۳۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۸- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ
بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ
خِرَاجِهِ وَقَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ
الْحَجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَفْضَلِ دَوَائِكُمْ)).

۴۰۳۸- حمید سے روایت ہے انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کچھ
لگانے والے کی کمائی کو انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے کچھ لگائے
ابوطیبہ کے ہاتھ سے پھر حکم کیا آپؐ نے دو صاع اناج اس کو دیے
کا۔ اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انھوں نے ہلکا کر دیا اس
کے حصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور فرمایا آپؐ
نے افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو کچھ لگانا ہے۔

۴۰۳۹- عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ
الْحَجَامَةُ وَالْفُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَنْ تَعْدُوا
صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمْرِ)).

۴۰۳۹- حمید سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گاجام کی کمائی
کبھی ہے؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں
یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ان چیزوں میں
جن سے تم دوا کرتے ہو جامت ہے (یعنی جھنجھی لگانا) اور قسط بحر
یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دہانے بچوں کو حلق دہا کر۔

۴۰۴۰- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا
حَجَّامًا فَحَجَّمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مَدَّ أَوْ مَدَيْنِ
رَكَلْتُمْ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ صَرِيئِهِ.

۴۰۴۰- حمید سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے
رسول اللہؐ نے ایک غلام ہمارا ابوایوبہ حجام تھا (یعنی کچھ لگاتا تھا)۔
پھر اس نے کچھ لگائے آپؐ کے۔ آپؐ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک
مد یا دو اناج اس کو دیے گا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹایا
کیا حصول اس کا۔

۴۰۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ
وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أُخْرَةً وَاسْتَعْطَى

۴۰۴۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگائے اور حجام کو اس کی مزدوری
دی اور ناک مبارک میں دوائی ڈالی۔

۴۰۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ حَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ
لِإِبْنِي تَيْبَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُخْرَةً وَكَلَّمَ سَيِّئَةً فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ
صَرِيئِهِ وَلَوْ كَانَ سَحْنًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى

۴۰۴۲- حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کو کچھ لگائے بنی تیبہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے)
کے ایک غلام نے پھر آپؐ نے اس کو اجرت دی اور اس نے اپنے
مالک سے اس کا ذکر کیا۔ اس نے اس کا حصول کم کر دیا (جو روزانہ
اس سے ٹھہراتھا) اس کو بخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے (اور اگر

(۲۰۳۹) جس کو عود ہندی کہتے ہیں گرم خشک سے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ ہذرہ
یعنی دردِ حلق کی بیماری میں لکڑی عود ہندی لگانا کافی ہے یا کھانا۔

اللہ علیہ وسلم۔

حجرت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی اس کو نہ دیتے۔

باب تخريم بيع الخمر

باب: شراب بیچنا حرام ہے

٤٠٤٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْراً فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِيعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ)) قَالَ فَمَا لَيْسَ إِلَّا بِمَيْمَرٍ حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرِبُ وَلَا يَبِيعُ)) قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانُوا عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهُ.

۴۰۴۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں مدینہ میں اے لوگو! اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے شراب کی حرمت کا اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اترے۔ اس لیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ جائے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے۔ ابو سعیدؓ نے کہا چند روز گزرے تھے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت پہنچ جائے تو وہ نہ پئے نہ بیچے۔ ابو سعیدؓ نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

(۴۰۴۳) ☆ جب جناب رسول اللہؐ میں یس بشارت لائے اس وقت تک شراب حرام نہ تھی لوگ پیا کرتے تھے۔ بعضوں نے آپ سے پوچھا تو یہ اترتی پسئلونک عن الخمر و المیسر۔۔۔۔۔ الخیر تک۔ اسی آیت میں یہ فرمایا کہ شراب میں اگرچہ فائدہ ہے مگر ضرر زیادہ ہے۔ اس سے لوگوں نے شراب بیچنا چھوڑ دیا تو دوسری ایک سخت آیت اترتی لا تقربوا الصلوة وانتم مکاریع۔۔۔۔۔ آخر تک۔ اس آیت میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا مگر حالہ شراب بیچنا حرام نہیں کیا لیکن جناب رسول اللہؐ کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آئندہ مالہ مل جلانے کا ارادہ ہے کہ شراب کو بالکل حرام کر دے۔ تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

نوٹ: نئے کہاں حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شے کے باب میں کوئی حکم نہ اترے تب تک کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے۔ اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے علماء اصول کا جو مشہور ہے۔ صحیح ہے کہ قبل شراب کے وارد ہونے کے نہ حکم ہے نہ تکلیف۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما کفنا معذبین حتیٰ یبعث رسولاً۔۔۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیاء میں حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیاء میں ہلاکت ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ توقف کرنا چاہیے اتنا۔ بحر نواری نے کہا کہ شراب کا بیچنا ہمارے لیے اور علت اس کی ملامت شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ غرض ہے اور کوئی مباح صنعت اس سے حاصل نہیں ہو سکتی تو حلال اور نجاست کے جیسے گوارہ کو ترک کرنا یہ کہ اس کی بیع حرام ہے اسی طرح ان درندہ چاندروں کی بیع میں کوئی فائدہ نہیں نہ وہ بھار کے کام آتے ہیں جیسے نہ لسانہ و غیرہ ان کی بیع بھی ناجائز ہے۔ اور یہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا حکم کرنا چاہے تو اس کی قیمت بھی حرام کرنا ہے مگر اس سے وہی چیزیں ہیں جو کھانے کے لیے ہوں یا خلاف ان چیزوں کے جو لوہا کام کی ہوں جیسے غلام، خیر، گدھا کہ ان کا حکم حرام ہے پر بیچنا جائز ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی بھلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور جو درست ہوتا تو حضرت حکم فرمادیتے بلکہ منع نہ کرتے اس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حرمت کے وقت آپؐ نے حکم فرمایا تھا اس کے بچانے کے لئے اور جو بکری کے بالوں سے فرمایا تھا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔ یہی قول نے شافعی اور ائمہ اور ثوری اور مالک کا صحیح تر روایت میں اور جائز رکھا ہے اس کو ابو حازمؓ اور ابی حنیفہؓ اور مالکؓ نے ایک روایت میں۔

۴۰۴۳- عبد الرحمن بن واصل سہائی سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبد اللہ بن عباس سے انگوڑے شیرہ کو۔ ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک شراب کی تختہ لایا آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو اس نے کہا نہیں جب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی آپ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا میں نے کہا کھانا اس کو آپ نے فرمایا جس نے اس کا پتہ حرام کیا ہے اس نے اس کا پتہ بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہہ گیا۔

۴۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۴۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَاصِلٍ السَّيِّدِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ النَّجَسِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُبُونَةَ عَصَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) قَالَ لَا فَسَأَلَ ابْنَسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَعْمَ سَأَلْتَهُ)) فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرِبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)) قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

۴۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ.

۴۰۴۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا ان کو شراب کی سوداگری سے۔

۴۰۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

۴۰۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

۴۰۴۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

باب: شراب اور مردار اور سور اور بچوں کی

باب: تحريم نبيج الخمر والتميتة

نبيج حرام ہے

والخنزير والانسام

۴۰۴۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

(۴۰۴۶) قاضی عیاضؒ نے کہا شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہ ربو کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربو کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے۔ تو احتمال ہے کہ یہ نہاعت تحریم کے بعد ہوا غری تحریم کے وقت آپ نے تمہارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا وہ بارہ تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تمہارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

(۴۰۴۸) نوویؒ نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا (نہیں وہ حرام ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا پتہ کسی حال میں بھی درست نہیں کیونکہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غَامُ الْفَتَحِ وَهُوَ بِنَكَّةَ
 ((إِنْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ
 وَالْخَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
 شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيُدْعَرُ بِهَا
 الْخُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ ((قَاتِلِ اللَّهَ
 الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ
 شُحُومَهَا أَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاغَوْه فَاتَّكَلُوا أَمَّتَهُ))

۴۰۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامُ الْفَتَحِ بِبَيْتِ خَلِيبِ اللَّيْثِ

۴۰۵۰- عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ
 سُمْرَةَ بَاغَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلِ اللَّهَ سُمْرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ

اس کی بیعت حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے
 جیسے کشتیوں میں لگانا چرخہ و سن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے۔ اور یہی قول ہے عطاء بن رباح اور محمد بن
 جریر طبرانی کا اور مجہور علماء کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں۔ کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی
 گئی جیسے دہانت کی ہوئی کھال۔ اب اگر تیل یا گھی نہیں ہو جائے تو اس سے روشتی کرنے میں یا اور کسی استعمال میں سو اٹھانے یا بدن میں لگانے کے
 جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں اختلاف ہے سلف کا۔ لیکن ہمارے صحیح سلمہ ہب میں وہ جائز ہے اور قاضی میاض نے اس کو نقل
 کیا ہے امام مالک اور بہت سے صحابہؓ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور کہا کہ ایسا ہی مقول ہے حضرت
 علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابویوسفؓ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے۔ اور ان کے اصحاب اور لیث و غیر ہم نے نفس تیل کا بیعتا جب اس
 کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے۔ اور عبد الملک بن حبیب اور احمد بن حنبل اور احمد بن حنبل کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا
 درست نہیں والد اللہ الملاء نے کہا ہے مردار کی بیعت کافر کی لاش کی بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافراں کو خرید یا چاہیں
 اور حدیث میں ہے کہ تو نفل بن عبد اللہ بن عمروؓ کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا پھر کافراں کی نفس کے لیے دس ہزار درہم جناب
 رسول اللہؐ کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لے لیے اور نفس ان کے حوالے کر دی۔ تو علت ان چیزوں کی بیعت کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نفس
 کی بیعت لہذا ہے۔ اور بہت سے پیچھے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے کوئی منفعت نہیں۔ پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہو تاہو تو
 اس کی بیعت میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نبی کے اور بعضوں کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی
 منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سواری کی بیعت تو باجماع اہل اسلام حرام ہے۔ انھیں

! صحیح مسلم محمدی ہے نفی شافعی مالکی، صلی علیہ وسلم صحیح نہیں۔

- اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ خَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَحَمَلُوْهَا فَبَاغَوْهَا)) .
 ۴۰۵۱- عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ
 ۴۰۵۲- عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَاتَّلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ خَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا)) .
 ۴۰۵۳- عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَاتَّلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ خَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهُ وَأَكَلُوا لُثْمَهُ)) .
- اس کو خبر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر ان پرچہ بی کا کھانا حرام ہوا تو چ بی کو کھلایا پھر اس کو بیچا۔
 ۴۰۵۱- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔
 ۴۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پرچہ بیوں کو پھر انھوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھالیا۔
 ۴۰۵۳- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ اللہ یہود کو تباہ کرے ان پرچہ بی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

باب : سود کا بیان

- ۴۰۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوُزُقَ بِالْوُزُقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَالِبًا بِتَاَجِرٍ))
 ۴۰۵۵- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَمَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لُثَيْمٍ إِذْ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَأْتُرُهُمْ هَذَا
- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی کی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور لا حارہ نہ بیچو۔
- نافع سے روایت ہے بنی لثیم کے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ

(۱) یہودی نے کہا مسلمانوں نے ربو یعنی سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل الله البيع و حرم الربو یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربو کو اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں اور رسول اللہ نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربو کی حرمت پر چھ چیزوں میں سونا اور چاندی اور گہوارہ اور جو اور گہوارہ اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کبھی چیزیں ربو نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکتا اور باقی تمام علماء نے یہ کہا ہے کہ ربو ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہو گا اور اختلاف کیا انھوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت غنی اور طعم ہے اور مالک کے نزدیک خمن اور لاؤ خاؤ اور ابو حنیفہ کے نزدیک وزن اور کھل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کھل۔ اس صورت میں خرید و بیع یا سفر میں یا درمیوں میں جو تلپ جس کی نہیں کتنی ربو حرام نہ ہو گا۔ اب اجماع کیا ہے علماء نے کہ بیع ربو کی دوسری صورتوں کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم بیش اور احاد دونوں طرح درست ہے۔ مثلاً بیع سونے کی گہوارہ کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جمن ایک ہو تو کسی اور بیشی اور احاد دونوں طرح درست ہے اور جو جمن مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گہوارہ کی جو کے بدلے تو احاد و روایت سے یہ لیکن کی بیشی درست ہے۔ ابھی مختصر ل

سے۔ فقہیہ کی روایت میں ہے یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور نافع ان کے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت میں ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابو سعید خدریؓ کے پاس پہنچے۔ عبد اللہؓ نے کہا مجھ سے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہؐ نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے اپنی آنکھوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہؐ فرماتے تھے تم بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر کم زیادہ نہ بیچو اور احوال نہ بیچو مگر درست بدست۔

۳۰۵۶۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۵۷۔ ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر قول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک۔

۳۰۵۸۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے میں دو درم کے۔

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع ۳۰۵۹۔ مالک بن اوس بن حدان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا ہوا کہ کون بیچتا ہے روپیوں کو سونے کے بدلے؟ طلحہ بن عبید اللہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قَتِيْبَةَ مَذْهَبِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَافِعٍ مَعَهُ وَبِیْ حَدِيثِ ابْنِ رُمَحٍ قَالَ نَافِعٌ فَلَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ رَأَا مَعَهُ وَالْثِيْبِيَّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنْ هَذَا أَصْبَرَنِي أَنْتَ تُعْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيْدٍ بِأَصْبَحِيَّةٍ بِلِي عَتِيْبَةٍ وَأَذْنَبَهُ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَتَايَ وَسَمِعْتُ أَذْنَابِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُبْخِشُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَالِيًا بِهِ بَسَاجٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ))

۴۰۵۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۴۰۵۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ))

۴۰۵۸۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبِيعُوا الذَّنْبَارَ بِالذَّنْبَارِ وَلَا الدَّرْهَمَ بِالذَّرْهَمَيْنِ))

باب الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ نَقْدًا ۴۰۵۹۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ حَدَّانٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَبْخِشُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ

(۳۰۵۸) کیونکہ جس ایک ہی نے اور ایسی حالت میں کی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوتا ہو۔ اور جو ضرورت آں پرست تو چاندی کو سونے کے بدلے بیچ کر پھر سونے کے بدلے اس چاندی کو خرید لے۔

(۳۰۵۹) یعنی دونوں طرف سے ال نقد ہونا چاہیے اسی مجلس میں اور احوال نہ بیچنا ہے۔

نے کہا اور وہ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے کہا اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آج ب توکر ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اس کا سونا بھیر دے۔ اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل رہا ہے مگر دست بدست اور گہیوں کا بیچنا گہیوں کے بدل رہا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے رہا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے رہا ہے مگر دست بدست۔

۴۰۶۰۔ اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت ابوالباقا سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا اتنے میں ابوالاعث آیا۔ لوگوں نے کہا ابوالاعث وہ بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا تم میرے بھائی سے عہادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہؓ سرور تھے تو بہت چیزیں غنیمت میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا۔ حضرت معاویہؓ نے حکم دیا اس کے بیچے کا لوگوں کی تنخواہ پر اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں۔ یہ خبر عبادہ بن صامتؓ کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گہیوں کو گہیوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر اور نقد پھر جس نے زیادہ دیلا یا زیادہ لیا تو رہا ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا۔ معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول اللہؐ سے وہ حدیثیں روایت کرتے

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَانَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نَغْطِطُكَ وَرَفَقْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَّةً أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْوَرَقُ بِالذَّهَبِ وَبِإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالثَبْرُ بِالثَّبْرِ وَبِإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَبِإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَبِإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

۴۰۶۰۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۰۶۱۔ عَنْ أَبِي بَلَاءَةَ قَالَ تَكُنْتُ بِالشَّامِ فِي خَلْقٍ فِيهَا مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي سَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ فَقَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَحَدَنَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَقَتِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيْمَا غَنِمْنَا آيَةٌ مِنْ قِطْعَةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبْعَهَا فِي أَطْعِمَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ نَبِيِّ الذَّعْسِ بِالذَّعْبِ وَالْفَضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالثَّبْرُ بِالثَّبْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْجِلْحُ بِالْجِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرْمَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ حَاطِبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رَجُلٍ

(۴۰۶۱) یعنی جب صدقات میں سے حصے لے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض اصرار بیچنا کھتم کیا۔ معاویہؓ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہے اور محبت رکھے سے ہر بات کا منظر وری نہیں اور اسی وجہ سے بہت سی حدیثیں ایک صحابی نے سنی دوسرے نے نہیں سنی۔

ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر عبادہؓ کھڑے ہوئے وہ قصد بیان کیا بعد اس کے کہا ہم تو وہ حدیث ضروری بیان کریں گے جو جناب رسول اللہؐ سے سنی اگرچہ معاویہؓ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگرچہ معاویہؓ کی ذلت ہو، میں پر دا نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حماد نے کہا ایسا ہی کہہ۔

۴۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۶۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا بپو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گہیوں کو بدلے میں گہیوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقد۔ پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گہیوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بپو (کم و بیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔

۴۰۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بپو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گہیوں کو گہیوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ سے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔

۴۰۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يُخَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَادِيثَ غَدَّ سَكَتُ نَظْمُهُ وَتَضَحُّيَةُ قَلَمٍ نَسْتَعْمَلُ مِنْهُ قَفَائِمَ عِبَادَةٍ مِنْ الصَّابِئِ فَأَعَادَ الْقَبْضَةَ ثُمَّ قَالَ لَنُخَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ كُنْزُهُ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أَيْبَلِي أَنْ لَا أَصْحَبُهُ فِي خُدُودِي لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ.

۴۰۶۲- عَنْ أَنُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۰۶۳- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِئِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالنَّخْلُ بِالنَّخْلِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَيَقْبَعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)).

۴۰۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالنَّخْلُ بِالنَّخْلِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَفَادَ فَقَدْ أَرْتَبَى الْآخِذَ وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ)).

۴۰۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ

(۴۰۶۳) بخاری نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو ادر گہیوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور کسی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور قوری اور فقہائے احمد میں کا۔ اور مالک اور لیث اور داؤدی اور اکثر علماء نے حدیث اور علماء حنفیہ میں شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمرو اور سعد اور سلف سے۔ اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باہر ایک قسم ہے اور جو از دوسری قسم ہے اور چاندی تیسری قسم ہے محمد لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلِ فَلَذَكَوْ بِمِثْلِهِ))۔

٤٠٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الشُّعْرُ بِالصَّغِيرِ وَالْجَنْطَةُ بِالْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدَا بَيْنَ قَمْنٍ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْتَبِي إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ))۔

٤٠٦٧- عَنْ فَضْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدَا بَيْنَ۔

٤٠٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِصَّةُ بِالْفِصَّةِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَمْنٌ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَهُوَ رَبَا))۔

٤٠٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدِّينَارُ بِالْبَلْبَانِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالذَّرْهَمُ بِالذَّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا))۔

٤٠٧٠- سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ أَبِي نَسِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَبِيعِ الْوَرَقِ
بِالذَّهَبِ دَيْنًا

٤٠٧١- عَنْ أَبِي الْيَمْنَانِ قَالَ تَابَعَ شَرِيكَ لِي وَرَمًا يَنْسَبِيهِ إِلَى الْمَوَسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعَثَهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُذَكِّرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدْ مَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ الدِّينَةَ وَنَحْنُ تَبِيعُ هَذَا ((التَّبِيعُ هَذَا كَمَا كَانَ يَدَا بَيْنَ قَمْنٍ بِهِ وَمَا كَانَ تَبِيعًا فَهُوَ رَبَا)) وَأَمَّا زَيْدٌ بْنُ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَكْثَرُمْ بَحَارَةً

٣٠٦٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیچہ کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

٣٠٦٧- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں ”یَدَا بَيْنَ“ کے الفاظ نہیں۔

٣٠٦٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچہ سونے کو سونے کے بدلے تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے تول کر برابر۔ جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔

٣٠٦٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دینار کو بدلے دینار پیچہ اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔

٣٠٧٠- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض
ممنوع ہونے کا بیان

٣٠٧١- ابو اسمعہال سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی پیچہ ادھار حج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں بیع اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں براء بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ میں نے تحریر کیا ہے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم کے پاس جان کو سودا گری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے کہ میں ان

مَنْ قَاتِلُهُ فَمَسَالَهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۴۰۷۲- عَنْ أَبِي الْجَبَّالِ يَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصُّرْبِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ
فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلْ النَّبِيَّ فَإِنَّهُ
أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ ذَيْنَا.

۴۰۷۲- ابو الجہال سے روایت ہے میں نے براہ بن عازب سے
پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا
کیسا ہے)؟ انھوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے
ہیں۔ میں نے زید سے پوچھا انھوں نے کہا براہ سے پوچھ وہ زیادہ
جانتے ہیں۔ پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ نے چاندی کو
سونے کے بدلے ادا کر دینے سے۔

۴۰۷۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفَيْضَةِ
بِالذَّهَبِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ
وَأَمَرَنَا أَنْ نَتَشَرِّيَ الْفَيْضَةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا
وَنَتَشَرِّيَ الذَّهَبَ بِالْفَيْضَةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ
رَجُلٌ فَقَالَ يَدَا فَقَالَ مَكَلَّدًا سَمِعْتُ.

۴۰۷۳- ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول اللہ نے
چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے
سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے
بدلے جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے
بدلے جس طرح ہم چاہیں۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا
نقد انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

۴۰۷۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ
نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِهِ.

۴۰۷۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرْزٌ وَذَهَبٌ

باب: سونے اور تکیوں والے ہار کی بیع

۴۰۷۵- عَنْ قُضَيْبَةَ بْنِ غُبَابٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ أَبِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرٍ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرْزٌ وَذَهَبٌ
وَهِيَ مِنَ الْمَعَانِمِ نُبَاعٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّهَبِ
الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنَزَعَهُ وَخَذَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا يَوْزَنُ)).

۴۰۷۵- فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ کے
پاس ایک ہار لایا گیا اس میں تگ تھے اور سونا بھی تھا وہ غنیمت کا مال
تھا جو بک رہا تھا آپ نے حکم کیا اس کا سونا جدا کیا گیا۔ پھر آپ نے
فرمایا اب سونے کو سونے کے بدلے بیکر برابر تولی کر۔

(۴۰۷۲) ☆ اگر دست بدست ہو تو کچھ قاحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

(۴۰۷۵) ☆ نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگادو تو اس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جب
تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے اب سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر تولی کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے میں اختیار ہے جتنے داموں چاہے بیچے۔
یہی حکم ہے جب کسی شے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جائے اور یہی منقول ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت سلف سے اور
یہ قول ہے شافعی اور احمد اور احنبل کا۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس کی بھی

۴۰۷۶- حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیر کے روز ایک بار خریداریہ میں اس میں سونا تھا اور گتھے جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا۔ میں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا وہ بار نہ بچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔

۴۰۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۴۰۷۸- فضالہ بن عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے خیر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر برابر برابر۔

۴۰۷۹- حش سے روایت ہے میں فضالہ بن عبید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جوہر سب تھے۔ میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا انھوں نے کہا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پردہ نہ لے مگر برابر برابر۔

باب: برابر برابر اناج کی بیع

۴۰۸۰- معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گندمیں کا دے کر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔

پھر اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شخص میں لگا ہے یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو اور دست ہے اور اس سے کم برابر سونے اور چاندی کے بدلے درست نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر سونا چاندی یا تہائی یا تہائی سے کم ہو تو دو تا بیع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور امام ابن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے کاخلف ہے حدیث کے۔ (ابھی مختصر)
☆ (۳۰۸۰) امام نووی نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ یہ وہی اور جو ایک جس سے اور جب وہ ایک دوسرے کے لئے

۴۰۷۶- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْرٍ قِلَادَةً بَاتِنِي عَشْرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَحَرَوْرٌ فَقَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي عَشْرٍ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((لَا تُبَاغِ حَتَّى تَفْضَلَ)).

۴۰۷۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
۴۰۷۸- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْرٍ نَبَايِعُ الْيَهُودَ الْوَقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالْأَبَارِثِ وَالْفَلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَبْغُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

۴۰۷۹- عَنْ حَشٍّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرَبِي وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَأَجْعَلْ فِي كِفَّةٍ رَاحِلُ ذَهَبِكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلٍ)).

باب: بیع الطعام مثلا بمثل

۴۰۸۰- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا

وہ غلام لے کر گیا اور ایک صانع اور کچھ زیادہ جو لیے جب عمر کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو عمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور پھر کر جا اور مست لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اتاج بدلے اتاج کے برابر بیجو اور ان دونوں ہمارا اتاج جو تھا۔ لوگوں نے کہا جو اور گیہوں میں فرق ہے (تو کی بیشی جائز ہے)۔ انھوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھے ہوں۔

۴۰۸۱- ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیر کا وہ حبیب (عمدہ قسم کی کجور) کجور لے کر آیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا خیر میں سب کجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ اہم یہ کجور ایک صانع (خراب قسم کی کجور) کے دو صانع دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر بیجو یا ایک کو بیج کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر قول کر بیجو تو بھی برابر برابر بیجو۔

فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعٍ فَلَمَّا حَانَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ أَتَطْلُقُ قَرْنَهُ وَلَا تَأْخُذُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)) قَالَ وَكَانَ طَعَامًا يُؤْمَلُ الشَّعِيرُ قَبْلَ لَهُ فَإِنَّ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَصَافُ أَنْ يُضَارَعَ.

۴۰۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْرٍ فَقَدِمَ بَنُو حَبِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحْلِلْ تَصْرَ خَيْرٍ هَكَذَا)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَشْرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَتَيْنِ مِنَ الْحَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِبُعَا هَذَا وَاشْتَرُوا بِبُعِيٍّ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)).

لہے بدلے بیج جائیں تو ان میں کمی کا جائز ہے اور ہمارا اور طاعے جمہور کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ نے فرمایا جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیجو۔ ابو داؤد اور نسائی نے عباد بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قاحت نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ذکر اس سے پرہیز کیا ہے۔

(۴۰۸۱) ☆ امام نووی نے کہا شاید اس معاملہ کو اس وقت تک اس کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربو کی حرمت کا شرع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے۔ اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عید کی بیج حرام نہیں ہے اور وہاں ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سود پیشہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت وہ سود یا توں توہ صاف طور پر سود پر قرض نہ لے بلکہ دو سود پیشہ کو ایک سے مہاجن سے مول لے لے۔ پھر سود پیشہ کو اس کے ہاتھ بیج کر وہ سود پیشہ اپنے کام میں لائے اور وہ سود پیشہ مہاجن کے اپنی بیعہ پر اور اگر سود سے بیج شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے حرام کہا ہے۔ مترجم کہتا ہے شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عید کی بیج حرام و عید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایما ہے اور حیلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

۴۰۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَغُنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَحْلاً عَلَى خَيْبَرٍ فَجَاءَهُ تَمْرٌ خَيْبِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْكُلُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا الصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِاللَّيْلَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَا تَفْعَلْ بَعْضُ الْجَمْعِ بِاللَّزَاهِمِ ثُمَّ اتَّبِعْ بِاللَّزَاهِمِ خَيْبَا))

۴۰۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ أَيْنَ هَذَا)) فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رِبْوِيٌّ فَبَيْعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ ((أَرَأَيْتَ عَنِ الرَّبِّمَا لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بَيْعَ آخِرٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرْ أَيْنَ سَهَّلَ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ))

۴۰۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرٌ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْضًا تَمْرِنَا صَاعَتَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا الرَّبِّمَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بَيْعُوا تَمْرِنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا))

۴۰۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرَزَّقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَتَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جِلْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ

۴۰۸۲- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو جمع کو روپیوں کے بدلے پھر روپیوں سے صیب خرید کر لے۔

۴۰۸۳- ابو سعید سے روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ (ایک عہدہ تم ہے) کھجور لے کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے؟ بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی تو دو صاع اس کے دسے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ کے کھانے کے لیے خریدا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا انوس یہ تو میں سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدا چاہے تو اپنی کھجور بچاؤ اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خرید لے۔

۴۰۸۴- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور آئی آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو۔

۴۰۸۵- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک

بِدْرِهِمْ مِّنْ))۔

دوم دودرم کے بدلے نہ بیچنا چاہیے۔

۴۰۸۶- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو (یعنی سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے)؟ انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں میں نے ابو سعیدؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا صرف کو انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ ابو سعیدؓ نے کہا ابن عباسؓ نے ایسا کہا ہم کو نکلیں گے وہ تم کو ایسا توئی نہیں دیں گے اور کہا قسم خدا کی بعض جو ان آدمی رسول اللہؐ کے لیے کھجور لے کر آئے آپ نے اس کو نیا سمجھا اور فرمایا یہ تمہارے ملک کی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجوری اور اس کے بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں۔ آپ نے فرمایا تو نے زیادہ دیا تو سود دیا اب اس کے پاس نہ جانا جب تم کو اپنی کھجور میں کچھ نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو پھر جو کھجور پسند کر دو وہ خرید کر لو۔

۴۰۸۶- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدَا يَدَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدَا يَدَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكُمْ إِنَّمَا سَجَّيْتُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِكُكُمْوه قَالَ قَوْلَاللَّهِ لَقَدْ خَاءَ بَعْضُ فُتَيَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمْرِ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا نَيْسٌ مِنْ تَمَرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِي تَمَرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمَرِنَا الْغَامُ يَقْضُ الشَّيْءُ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضُ الزَّيَادَةِ فَقَالَ ((أَضَعُفْتُ أَرَيْتَ لَأُتَقَرَّبَنَّ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ تَمَرِكَ شَيْءَ قَبِيحَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ الْيَدِي تَوَيْدًا مِنَ الصَّرْفِ))۔

۴۰۸۷- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو؟ انھوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کسی بیسی ہو بشرطیکہ نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابو سعید خدریؓ کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ رہا ہے۔ میں نے اس کا انکار کیا پھر ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کے کہنے کے۔ انھوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سنا میں نے جناب رسول اللہؐ سے 'آپ کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہؐ کی کھجور اسی قسم کی تھی۔ تب رسول اللہؐ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے لایا؟ وہ بولا لاں دو

۴۰۸۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَفَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رَبًّا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أَخَذْتُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاءَهُ صَاحِبٌ نَحْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمَرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّوْنُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۴۰۸۷) ☆ پہلے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب نقد نقد بیچ ہو تو کسی اور شے سے رہا نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دودرم کے بدلے اور ایک دینار کی دودینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دود صاع کھجور کے بدلے اور اللہ

صانع کھجور کے لے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صانع اس کھجور کا خرید کر کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری سود دیا تو نے۔ جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کر لے۔ ابوسعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد ہو)۔ ابونضرہ نے کہ پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انھوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ان کو ابوسعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابوالصہبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو کدو کہا انھوں نے۔

وَسَلَّمَ أَنِّي لَكَلَّ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَأَشْرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنِّي سِعَرْتُ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعَرْتُ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَتِلْكَ أَرْمِيتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ نَصْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْترِ بِسِلْعَتِكَ أَيْ تَعْمُرْ مِشْتَ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَلْتَمَرُ بِالْتَمَرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رَبًّا أَمْ الْقَيْصَةُ بِالْقَيْصَةِ قَالَ فَأَلْتَمَرْتُ ابْنَ عَمَرَ بَعْدَ فَتْنَاهَا وَلَمْ أَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَخَذَّيْنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ.

۴۰۸۸- عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الذَّيْبَارُ بِالذَّيْبَارِ وَالذَّرْهَمُ بِالذَّرْهَمِ وَمِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ فَقَدْ أَرَبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي يَقُولُ أَشْتَرَاءُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الرُّبَا لِي السَّيِّئَةُ)).

۴۰۸۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الرُّبَا لِي السَّيِّئَةُ)).

۴۰۸۹- ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے مجھ سے اسامہ

۴۰۸۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الرُّبَا لِي السَّيِّئَةُ)).

لہذا یہی طرح کیوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم بیش چھٹا جائز کہتے تھے۔ بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو احوال ہو تو رہا ہو جائے گا پر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جن میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

زيدُ اَنْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا الرِّمَاءُ فِي النَّسَبَةِ)) .
 بن زیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سودا ہار میں ہے۔

۴۹۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
أَسَافَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا رُبَا فِيمَا كَانَ يَدَا بَيْتِهِ».

۴۹۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رہا نہیں ہے نقد میں۔

۴۰۹۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ
الْحَدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ عَبْسَةَ يَقُولُ:
مَنْ أَصْرَفَ أَشْيَاءَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَمْ ضَيَّاعَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
عَبْسَةُ: كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَشْكُكُمْ وَلَكِنْ
حَدَّثَنِي أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
(أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي السَّيْفَةِ) .

باب نَعْنُ أَكْبَلُ الرَّبِّانِ وَتُؤَكِّدُهُ باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان

۴۰۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رُسِلَ إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكْبَلُ الرِّمَاءِ)) وَمَوْلَايَ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَتِي وَشَاحِدَتِي قَالَ إِنَّمَا نَحْتَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا۔

۴۰۹۳۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لَعْنَةِ كِي سَوْدُ كَهَانِ وَالِيٍّ فِي رِوَايَةِ سَوْدُ كَهَانِ وَالِيٍّ

پر۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب کتنے والے پر اور اس کے گواہوں پر تو انھوں نے کہا ہم اتنی حد ہی نہ بیان کریں گے جتنی ہم نے سنی ہے۔

۴۰۹۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ ۳۰۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الرِّبَا نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود

☆ (۳۰۹۱) نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت منسوخ ہے دو سری حدیثوں سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ مندرک العمل ہے اور بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اموال پر جو ربوی نہیں ہیں جیسے بیع دین کے ساتھ دین کی بیعہ اور اس طرح ہر کہ ایک کیلئے معلوم العصف قرض ہو پھر اس کو بیچے ایک پر دے معلوم العصف کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ منکول ہے اجناس مختلف پر کیونکہ ان میں کمی بیشی رہا نہیں ہے بلکہ ادھار رہا ہے یا وہ محمل ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث سہین ہے اور مثل واجب سے سہین بر- اچھی مختصر۔

۴۰۹۳ ﴿﴾ گناہ میں۔ معاذ اللہ۔ خودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور لکھ

وَمُؤَكَّلَةٌ وَكَاتِبَةٌ وَشَاهِدَتِي وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.

بَابُ أَخَذِ الْحَدَّ وَتَرَكَ

الشُّبُهَاتِ

٤٠٩٤- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَعْفَى النُّعْمَانُ بِاصْتِغَاةٍ إِلَى أَذْنَيْهِ ((إِنَّ الْحَدَّ بَيْنَ وَإِنْ الْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَخْلِفُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَصَنَّا اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتِثْنَاءً لِذِيهِ وَعَرَضِيهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يُرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنْ يَكُلْ مِنْكَ حِمَى أَلَا وَإِنْ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)).

لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

باب: حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو

چھوڑنے کا بیان

٤٠٩٣- نعمان بن بشرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف آپؐ فرماتے ہیں مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے متقی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے۔ ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں پر اودھ آخر حرام میں بھی پڑا۔ جیسے وہ چرانے والا کہ رمنہ یعنی رنہ کی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور (منہ کو بھی چہ جائیں گے) خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہو تا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بے شک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

حکم منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دوائے ہیں یا جو الھکار اور فحشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں اس سے ان کو تو پکڑنی چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے۔

(٤٠٩٣) ☆ نوٹی نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے۔ ایک جماعت نے کہا یہ حدیث تہائی ہے اسلام کو اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں انما الا اعمال بالذات اور من حسن اسلام المرأة قو کہ حالاً بعبہ۔ اور ابو ذرؓ نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین مبنی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لا یومن احدکم حتی یحب لایحیہ ما یحب لنفسہ۔ اور بعض نے کہا یہ حدیث ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد ما فی الدنیا یحبک الناس یحبک اللہ۔ علمائے کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے اس میں کھانے پینے اور لباس و غیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے اور شبہوں میں پڑنے سے ڈرنا یا اور اسکی مثال دی رمنہ سے۔ پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے۔ وہ دل ہے۔ اس کی روشنی سے سارا بدن درست ہو تا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ اور جو آپؐ نے فرمایا مقرر حلال کھلا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور حکم کھلا حلال ہیں جیسے روٹی، میوہ، دھنوں کا تیل، شہد، دودھ، حلال جانور کا، انہا حلال جانور کا۔ اور اس کے سوا حلال کھانے کی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حالت میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسری وہ جو صاف صاف حکم کھلا حرام ہے

۴۰۹۵- عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْإِسْنَادِيُّ مَثَلُهُ.

۴۰۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۹۶- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ تَشْبِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

۴۰۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدِيثٌ

زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔

رَكْرِيَّا أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.

۴۰۹۷- عَنْ ثَعْمَانَ بْنِ تَشْبِيرٍ بْنِ سَعْدٍ

۴۰۹۷- نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے

صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

رسول اللہ ﷺ کے اور وہ خطبہ سنانے تھے لوگوں کو حصص میں

يَحْطُبُ النَّاسَ بِحُمْصٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ

(ایک شہر کا نام ہے شام میں) اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْحَذَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھانا ہے اور حرام

بَيْنَ فَلَذَّكَرُ)) بِسَبِيلِ حَدِيثِ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ

کھلا ہوا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

إِلَى قَوْلِهِ ((يَوْشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ)).

یوشک ان وقع فیہ تک۔

بَابُ بَيْعِ الْغَبِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ

باب: اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا

۴۰۹۸- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصْبِيٍّ

۴۰۹۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جارہے

عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى حِمْلٍ لَهُ فَمَدَّ يَدَهُ

تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا انھوں نے چاہا اس کو آزاد

أَنَّهُ يُسَبِّحُهُ قَالَ فَلَمَّحْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَدَّ عَنِّي

کر دینا (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں)۔ جارہے نے کہا رسول اللہ مجھ سے

وَضَرَبَتْهُ فَسَارَ سِرًّا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ ((بَغْيِيهِ

آن کرے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہ

يُوقِيهِ)) قُلْتُ لَأَنْتُمْ قَالَ ((بَغْيِيهِ فَبَعَثَهُ

ایسا بھی نہیں چلا تھا (یہ آپ کا بچرہ تھا)۔ آپ نے فرمایا اس کو

تھے ہیں جیسے شراب اور مور، مردار، پیشاب، مہینا ہوا خون اسی طرح زنا اور جھوٹ اور خبیثت اور پھلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند

ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو حکم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں۔ اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا علم نہیں حوام میں سے۔ لیکن علماء

اس کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے ایسی ہو اور اس میں کوئی نفس یا جماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے

ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے۔ پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہو گئی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی

ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقری یہ ہے کہ اس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک

کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا۔ اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہو گئی یا حرام یا اس میں توقف ہو گا۔ اس باب میں

تین مذاہب ہیں جن کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہ حکم ہو گا جو اور ائمہ میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں

چاند مذہب ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرعی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا

مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف۔ ابھی ناقص الخواص

(۴۰۹۸) یہ ادنیٰ نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا۔ نوٹی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے

کہ جانور کی بیخ اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے۔ اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت لگے

میرے ہاتھ بچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں تیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کئے ہیں)۔ میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بچ ڈال۔ میں نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بچ ڈالا اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھریک۔ جب میں اپنے گھر پہنچا تو اونٹ آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اسکی قیمت میرے حوالے کی۔ میں لوٹا پھر آپ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

۴۰۹۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۱۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راوی میں) اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا۔ آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے۔ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ پیچھے بٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چل رہا۔ آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا اچھا ہے آپ کی دعا کی برکت سے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ چٹا ہے مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا آخر میں نے کہا ہاں بیچتا ہوں پھر میں نے اس اونٹ کو آپ کے ہاتھ بچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا مدینے تک پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نوشہ ہوں (یعنی

بوقیہ)) وَاسْتَيْتَ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتَ أَثْنَتَهُ بِالْحِمْلِ فَنَقَذَنِي شِمَّتَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِيَّ أَلْرِي فَقَالَ ((أَتُرَانِي مَا كَسَبْتَكَ لِأَخَذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمْلَكَ وَذَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ))۔

۴۰۹۹- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَلِي حَدَّثَنَا عَنْ سَمِيعٍ۔
۴۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاخَقُ بِي وَنَحِيحِي نَاضِجٌ لِي قَدْ أَصَابَ وَلَا يَكُونُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي ((مَا لِيَعْبُوكَ)) قَالَ قُلْتُ غِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحْرَحَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زِلْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ الْبَابِلَ قَدَامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي ((كَيْفَ تَوَرَّى نَعْبُوكَ)) قَالَ قُلْتُ بِحَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ ((أَتَقْبِيهِ)) فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِجٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبَعَثَهُ إِلَيْهِ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَتْلُعَ النَّدْبِيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

اس سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابو حنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تہلیل کی ہے کہ حضرت کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا۔

ابھی میرا نکاح ہوا ہے مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی)۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آچکا وہاں میرے ماموں نے اور اونٹ کا حال پوچھا۔ میں نے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے مجھ کو علامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا میرے پاس اور گھروالے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ عدولند کریم کو جاہڑ کا فائدہ منظور ہے)۔ جاہڑ نے کہا جب میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی؟ میں نے کہا نکاحی ہے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیتی اور تو اس سے کھیتا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا باپ مر گیا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی توجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی لاؤں ان کے برابر جو نہ ان کو اب سکھائے اور نہ ان کو ذباے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو داہے اور تیز سکھائے۔ جاہڑ نے کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے میں اونٹ صبح ہی لے گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھر دیا۔

۴۱۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قدر کے ساتھ۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا نہیں وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سوتا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ

عُرُوسٌ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَأَذِنَ لِي فَقَعَدْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقَيْتَنِي حَالِي فَسَأَلَنِي عَنْ الْبُعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ بِهِ فَلَاَمَنِي بِهِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنَتْهُ ((مَا تَزَوَّجْتَ أَهْكَرًا أَمْ نَيْبًا)) فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا قَالَ ((أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكُرًا تَلَا عَيْنِكَ وَتَلَا عَيْنَهَا)) فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَفِّي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهِدْ وَلِي أَحْوَاتُ صِبَاغٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِمْ يَتْلَهُنَّ فَلَا نُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا نَقْرُمُ عَلَيَهُنَّ فَتَزَوَّجْتُ نَيْبًا لِقَوْمٍ عَلَيْهِنَّ وَنُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَدَدْتُ إِلَيْهِ بِالْبُعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

۴۱۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَلَ حَنْبَلِي وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِقَيْصَرِهِ وَيَقِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي ((بَغْيِي جَمَلُكَ هَذَا)) قَالَ قُلْتُ ((لَا تَبْلُ هُوَ لَكَ قَالَ لَا تَبْلُ بَغْيِي)) قَالَ قُلْتُ لَا تَبْلُ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا تَبْلُ بَغْيِي)) قَالَ قُلْتُ فَإِلَّا يَرْجُلُ عَلَيَّ أَوْيَّةٌ فَخَسِبَ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ ((قَدْ أَخَذْتَهُ فَتَبْلُغْ))

(۳۱۰۱) ☆ یوم الحروہ دن ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور

تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ھ میں ہوا۔

لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے لے لیا پھر تو پہنچ جائے گا اسی اونٹ پر مدینہ تک۔ جاہل نے کہا جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ نے ہمال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے تو ہلال نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تحریک کے)۔ تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحمرہ کو چھین لیا۔

۳۱۰۲۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر ٹھوسا دیا اس کو رسول اللہ نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دے تھہ کو۔

۳۱۰۳۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اسے ٹھوسا دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی ٹکیل کھینچا کہ آپ کی بات سنوں لیکن اس کو تمام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا)۔ آخر رسول اللہ مجھ سے آن کرے اور فرمایا اس کو میرے ہاتھ سے ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ سے ڈالا پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ۔ جب میں مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

۳۱۰۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ راوی نے کہا جابر نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے جابر! تو نے قیمت پائی۔ جابر نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بھی لے قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔

عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ ((أَعْطِهِ أَوْقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ)) قَالَ فَأَعْطَانِي أَوْقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تَفَارِقْنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ بِي كَيْسٌ لِي فَأَحْذَرَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۴۱۰۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِجِي وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَتَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي ((اَوْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يُزِيدُنِي وَيَتَوَلَّى ((وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ)).

۴۱۰۳۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَتَانِي بِعِيرِي قَالَ فَتَحَسَّهَ قَوَّيْتُ فَكُنْتُ بِمَدْرَ ذَلِكَ أَحْبَسُ عِطَامَهُ بِاسْتِغْنَاءِ حَدِيثِهِ فَمَا أَفْزَرْتُ عَلَيْهِ فَلَيِّقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((بَغِيهِ)) فَبَعَثَهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوْاقٍ قَالَ فَإِنِّي عَلَى أَنَّ لِي فَهْرَةً إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ ((وَلَكِ فَهْرَتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَرَادَنِي وَفِيَّ ثُمَّ وَهَبَهُ لِي.

۴۱۰۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَطْلَعَنِي قَالَ غَارِيًا وَاقْصُرْ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ ((يَا جَابِرُ! أَنْتَ قَدِ انْتَفَيْتَ الْقَمْنَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((لَكَ الشَّمْنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الشَّمْنُ وَلَكَ الْجَمَلُ)).

۴۱۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خرید ادواقیہ اور ایک درم کو یاد دو درم کو پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابي نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کی راہ پر اور بعضوں نے اس کو خرار ضاد مجھ سے پڑھا ہے اورہ خطا ہے) میں پہنچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا وہ کاہی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

۴۱۰۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ مجھ سے خرید اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ لوٹیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درموں کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

۴۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھ کر چاندینہ تک۔

۴۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوَقِيْعَيْنِ وَدَرَاهِمَ أَوْ دَرَاهِمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِقِرَّةٍ فَذَبَحَتْ فَاتَّكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأَصْلَحِي وَكَعْتَنِي وَزَوَّنَ لِي لَعْنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

۴۱۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي الْفِصَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِتَنِي قَدْ سَعَا وَلَمْ يَذْكُرْ الْوَقِيْعَيْنِ وَاللَّحْمَ وَاللَّزْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِقِرَّةٍ فَذَبَحَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

۴۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ ذَنَابِيرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)).

(۴۱۰۵) جابر نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا زنا کرنا وہی ہے خرسے اور نحر بھی جانتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی لٹل کی دو دوہی رکعتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا امور موجود علماء کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔ اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے ایک تو بڑا بڑا رسول اللہ کا کہ خشتہ اور ماوراء اونٹ کو دم بھر میں چاق اور چست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیخ کاشے کے مالک سے۔ تیسری چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا یا نچوڑی باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ پچھلے لی سے کھینے کا استحباب۔ ساتویں جابر کی فضیلت کہ انھوں نے اپنا خط لٹس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آنے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت فصل پڑھنے کا استحباب۔ نویں نیک راہ بتانے کا استحباب۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب۔ گیارہویں شمن کے وزن کی اجرت بانٹ کر ہونا۔ بارہویں آٹھ سالہ عین سے برکت حاصل کرنے کا جواز۔ تیرھویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت ملے کہ اونٹ سے کا جواز۔ چودھویں وکالت کا جواز ادا کے حقوق میں۔ اسی کا قول ابو داؤد۔

باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے
بہتر دینا مستحب ہے

۳۱۰۸- ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا چھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا پھر آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کر لے گا۔ ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی چھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی اس کو دے دے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

۳۱۰۹- ابو رافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ کے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کا جوان بچھڑا قرض لیا۔ پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

۳۱۱۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ پر قرض آتا تھا اس نے آپ کو سخت کہا۔ صحابہ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ نے فرمایا مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا دیا ہے (یہ اخلاق دلیل میں نبوت کے)۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اس کو دو۔ انھوں نے کہا تم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی خرید کر اس کو دو کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

باب مَنْ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضَى خَيْرًا مِنْهُ
وَخَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۴۱۰۸- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بُكَرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّادِقِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بُكَرَةً فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا بَعِيرًا رَمَاقِيًا فَقَالَ ((أَطْعِمُوهُ إِيَّاهُ إِنْ خَيْرًا النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً))

۴۱۰۹- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُكَرًا بِبَعِيرٍ غَيْرِ ثُمَّ قَالَ ((فَإِنْ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً))

۴۱۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَمَنْ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ لِبِصَاجِ الْحَقِّ مَقَالًا)) فَقَالَ ((لَهُمْ اشْتَرَوْا لَهُ سَبَاً فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنْ لَا تَجِدُ إِلَّا سَبَاً هُوَ خَيْرٌ مِنْ سَبَةٍ قَالَ فَأَشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

(۳۱۰۹) نوٹی: کہا جانور کے قرض لینے میں تمین مذہب میں ایک توشافعی اور مالک اور جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لوڈی اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا عزم یا عورت غشی تو درست ہے۔ اور دوسرا مذہب حنفی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لوڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو۔ اور اہل کافوئی کا یہ حدیث مفسوخ ہے بغیر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کا جائے۔ ابھی مختصر

۴۱۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔

۴۱۱۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا قضا کرنے آیا آپ نے فرمایا اس سے بھرا اونٹ اس کو دے دو اور فرمایا اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا

درست ہے

۴۱۱۳- جابرؓ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہؐ سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا کہ اپنے لئے کوپڑ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید اس کے بعد کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے)۔

باب: گروہی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے

درست ہے

۴۱۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خرید ادا کیا پھر آپ نے زراہ اس کے پاس گروہ کر دی۔

۴۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاً فَأَعْطَى سَبَاً قَوْفَةً وَقَالَ ((خِيَارُكُمْ فَمَا بَيْنَكُمْ قَضَاءً)) .

۴۱۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ وَحُلٌّ بِقَضَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فَقَالَ ((أَغْطُوهُ سَبَاً فَوْقَ مَبْنَى)) وَقَالَ ((خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)) .

باب جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ

جَنْسِهِ مُتَفَاضِلًا

۴۱۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَهُ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَخَاءَ سَيِّدَةٍ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((بَغْيِيهِ)) فَأَشْتَرَاهُ بِعِثَتَيْنِ أَسْوَدَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى يَسْأَلَهُ ((أَغْنَتْهُ هُوَ)) .

باب الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ

كَالسَّفَرِ

۴۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَشْرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِسَبْعَةِ فَاغْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَحْطًا .

(۴۱۱۳) نوٹ: نے کہا اس کا مالک بھی مسلمان ہو گا اسی لئے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بھی مسلمان ہوں گے اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیچ کا کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں۔ اور اس سے حضرت کا مکمل ملحق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ کی محبت چاہی نا امید پھیرا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی بیچ دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اس پر اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیچ ہو۔ اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادا ہے بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اہل کوثر کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۴۱۱۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ ذِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ ذِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.

باب السِّلْمِ (۱)

۴۱۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَدِيَّةَ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الشَّارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ ((مَنْ اسْلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيَسْلِفْ فِي تَخْلِيلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

۴۱۱۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدے اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

۴۱۱۶- حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

۴۱۱۷- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”حدید“ کا لفظ نہیں ہے۔

باب بیع سلم کا بیان

۴۱۱۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میووں میں ایک سال دو سال کے لیے۔ تب آپؐ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقررہ ماپ میں یا مقررہ تول میں مقررہ میعاد تک۔

(۴۱۱۵) ☆ تو روئے نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہو گا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ کو دنیا کی تھی۔ اور فقر سے رغبت تھی۔ اور یہ بھی لگتا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کار بن کر بازاری کافروں کے پاس اور رہن خطر میں جائز ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدل لیں اس آیت کے وان کنتم علیٰ سفر اخرتکم اور جہور کی دلیل یہ حدیث ہے۔ اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جو اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت ان کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہو گا۔ اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپؐ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپؐ سے دام نہ لیتے اس لیے آپؐ نے یہودی سے معاملہ کیا۔ اور اجماع کیا مسلمانوں نے اناج زرہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

(۱) ☆ سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر۔

(۴۱۱۸) ☆ یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے۔ ماپ قول میوؤں اور اناج وغیرہ میں گز کہلڑے میں اور شمار جانور میں۔ اسی طرح اگر میعاد غنیمت سے تو وہ بھی معلوم ہو۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے بلکہ بلا معاد بھی سلم درست ہے۔ شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضروری ہے۔ (تو یہ مختصراً)

۴۱۱۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسَلِّفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسَلِّفُ إِلَّا لِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزَنٍ مَعْلُومٍ))۔

۴۱۲۰- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَلِّ حَدِيثُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ))۔

۴۱۲۱- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ بِنَلِّ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ ((إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ))۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْإِخْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ (۱)

۴۱۲۲- عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ))

فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَذْكُرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْكِيهِ۔

۴۱۲۳- عَنْ مَعْمَرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَخْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ))۔

۴۱۲۴- عَنْ مَعْمَرٍ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ بَنِي عَدْنٍ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمَنْزِلِ حَابِثِ بْنِ سَلَمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى۔

(۱) اختکار کے معنی تلہ یا گھاس دانہ وغیرہ خریدنا یا بھرا اس کو رکھ چھوڑنا یا بیگانہ میں بیچنے کے لیے '۔ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرائی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھروالوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح ان چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں۔ (نووی مختصر)

(۲) ابن عبد البر نے کہا وہ دونوں شخص تھیں اختکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ اختکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مختلف جس وقت گمراہ یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ اختکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامر فلاں کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ، دالار، لوگوں کو اس کی احتیاج ہو مثلاً سو اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً نکال دے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلْفِ فِي النَّبِيِّ

٤١٢٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْخَلْفُ مُتَّفَقٌ لِلشُّعْبَةِ مُتَّفَقَةٌ لِلرَّبِيعِ)) .
٤١٢٦- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَا أَيُّكُمْ وَخَنَرَةٌ الْخَلْفِ فِي النَّبِيِّ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمُحُّ)) .

بَابُ الشُّعْبَةِ

٤١٢٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رِبْعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَلْيَسْ لَّهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ رَضِيَ أَحَدٌ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ)) .

باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

٣١٢٥- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہے اسباب کی مٹانے والی ہے نفی کی۔
٣١٢٦- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قسم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر منادیتی ہے (برکت کو)۔

باب: شفعہ کا بیان

٣١٢٧- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ چھینا دے ست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(٣١٢٥) ☆ یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع و مرگ نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان پر پاؤں جو جاتی ہے۔

(٣١٢٦) ☆ تو کوئی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جانکاد کی تقسیم نہ ہو جائے۔ اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جائیداد پکڑے اور مال یا مباح میں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطا سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی۔ اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے۔ اور جائیداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جوار سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطابؓ اور عثمان بن عفانؓ اور سعید بن المسیبؓ اور سلیمان بن یسارؓ اور عمر بن عبد العزیزؓ اور زہریؓ اور یحییٰ انصاریؓ اور ابوالزنادؓ اور ربیعہ اور مالکؓ اور داؤدؓ اور ابو یوسفؓ اور احمدؓ اور اسحاقؓ اور ابو ثورؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور ابو حنیفہؒ اور ثوریؒ کے نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی کہ شفعہ اسی عطار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو جام صغیر یا بچگی میں شفعہ نہیں ہے۔ اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر کو اور ذی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمان کو ذی پر یہی قول ہے۔ شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور جمہور علماء کا اور ضعیف اور حسن اور احمد کے نزدیک ذی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہر کی کو یہی قول ہے شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ اور ابو جعفرؒ اور احمدؓ اور اسحاقؓ اور ابن منذرؓ اور جمہور علماء کا اور ضعیف ہے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپؐ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے چھینا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر لطف

۴۱۲۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر ایک مشرک مال میں جو تقسیم نہ ہو زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

۴۱۲۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک مشرک مال میں ہے زمین اور گھر اور باغ میں۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے۔ پھر وہ لے یا چھوڑ دے۔ اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ حقدار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

۴۱۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مردوت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے)۔ ابو ہریرہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔

۴۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۲۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تَقْسَمْ رُبْعَهُ أَوْ حَاطِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَلِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْ فَهُوَ آخِئٌ بِهِ.

۴۱۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رُبْعٍ أَوْ حَاطِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَغْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ آخِئٌ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ)).

باب غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْبَارِ

۴۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جِدَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ)) قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرِيَنَّ بِهَا نِينَ أَكْتَابِكُمْ.

۴۱۳۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

لفظ شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور احمد اور ثوری اور ابو سعید اور ایک طاہفہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دور روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی) (۴۱۳۰) اصل ترجمہ یہ ہے کہ ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکنا فکھم نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے۔ اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوئہ کا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَضَبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا

٤١٣٢- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اقْطَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّفَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ))

٤١٣٣- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ أَرْوَى حَاصَتْهُ فِي بَعْضِ ذَوَاهِ فَقَالَ دُعُوهَا وَإِنَّمَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّفَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) اللَّهُمَّ إِنِّي كَأَنِّي كَاذِبٌ فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي ذَوَاهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَمَسَّنَا هِيَ تَمْنِي فِي الدَّارِ مَرَّتَ عَلَيَّ بِفِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَأَنَّتْ قَبْرَهَا

٤١٣٤- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْوَى بِنْتُ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَيَّ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا سَكَنْتُ أَخَذَ مِنْ

باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

٣١٣٢- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک باشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا۔

٣١٣٣- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے (جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ ان سے) اروئی بنت ابویس نے لڑائی گھڑی زمین میں۔ انھوں نے کہا جانے دواور دے دوا اس کو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص باشت برابر زمین ناحق لے لے گا اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنا دے گا قیامت کے روز یا اللہ اگر اروئی جھوٹی ہے تو اس کی بیانی کھو دے اور گھری میں اس کی قبر بنادے۔ راوی نے کہا پھر میں نے اروئی کو دیکھا اٹھ ہی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹوٹتی تھی اور کہتی تھی سعید کی بددعا مجھے لگی ہے۔ ایک روز وہ جا رہی تھی کہ اپنے گھر میں کنویں میں گر پڑی وہی روز وہ اس کی قبر ہو گئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسالت کی یہی سزا ہے)۔

٣١٣٤- ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اروئی بنت ابویس نے دعویٰ کیا سعید بن زید پر کہ انھوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا ان سے مروان بن حکم کے پاس (جو حاکم حماد بیتہ کا) سعید رضی

(۴۱۳۲) ☆ نوٹی لے گا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبع سموات ومن الارض مثلهن اور مراثم کی تاویل یہاں یا شکل سے خلاف ہے ظاہر کے۔ اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لیٹا یہ بعد سے ورنہ ایک اقلیم کی ایک باشت بھر زمین غضب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی یہ خلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک باشت بھر کے بھی سات طبقہ ہوتے جو طالع ہوں گے اس کے او ر طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لپی کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم

اللہ عنہ نے کہا جہاں میں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص باشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا۔ مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگتے کہ اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ! اگر اردوی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا پھر اردوی نہیں مری یہاں تک کہ اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جاری تھی گڑھے میں گری اور مر گئی۔

۴۱۳۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک باشت بھر زمین لے لے ظلم سے اللہ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

۴۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص باشت بھر زمین ناحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن۔

۴۱۳۷- محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہؓ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور ان سے انھوں نے ذکر کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا ہے ابو سلمہؓ بچا رہے زمین سے (یعنی ناحق کسی کی زمین لینے سے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم کرے باشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنا دے گا۔

أَرْضُهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَأَسْأَلَكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَذَابَةٌ فَعَمَّ بَصَرُهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيَّنَّا هِيَ تَمُشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

۴۱۳۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).

۴۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۱۳۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ حُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ ظَلَمَ يَدَّ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).

۴۱۳۸- يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ

أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَلَذَكَرَ بَيْتَهُ.

بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ

٤١٣٩- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ)).

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنی چاہیے
۴۱۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھ لو۔



(۴۱۳۹) ☆ کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے۔ نو دہائی نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کتاب الفرائض فرائض یعنی ورثہ کا بیان

۴۱۴۰- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَرِثُ الْكَاْفِرُ وَلَا يَرِثُ الْكَاْفِرُ الْمُسْلِمَ)) .
۴۱۴۰- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔

بَابُ الْجَفْوَا الْفَرَاِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِلَّأُولَى رَجُلٍ ذَكَرَ
باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقیہ قریبی مرد کو دینے کا بیان

۴۱۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْجَفْوَا الْفَرَاِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلَّأُولَى رَجُلٍ ذَكَرَ)) .
۴۱۴۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔

۴۱۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
۴۱۴۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۴۱۴۰) منہ نوٹی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جبہور علماء کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی نہ جب ہے معاذ بن جبل اور معاویہ اور سعید بن المسیب کا اور صحیح جبہور کا قول ہے۔ اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا اسی طرح مسلمان مرتد کا امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا۔ اور امام ابو حنیفہ اور مالک کو نہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوری اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کھلیا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں۔ لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کالور نصرانی یہودی کا اور بخوری یہودی یا نصرانی کا اور امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا۔ اسی طرح اگر دو حربی یا دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ ابھی مختصر آ

(۴۱۴۱) منہ یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ جسے والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں معقولہ کر دیئے جیسے بیٹی ماں باپ خاوند بھروسہ وغیرہ۔ اب میرٹ کا مال بعد اوائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچ جائے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا۔ اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا تو بیٹی کو آدھا حصہ کا اور باقی بھائی کو اور چچا کو بچہ نہ ملے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَوَكَّتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ))۔

فرمایا بائد و مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو جگہ رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے۔ (بخاری) بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بیٹھے کا یا بیٹھے کے بیٹوں یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ علی بن القیس اور حقیقی مقدم جو کا علاقائی پر اور علاقائی بھائی حقیقی بیٹھے پر مقدم ہوگا۔

۴۱۴۳- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کر دو اور جو کچھ ذوی الفروض چھوڑیں قرچی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔ ۴۱۴۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۴۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَلْقِسُّمُوا اَلْمَالُ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَّتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ))۔

۴۱۴۴- عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْنُو حَدِيثٍ وَتَقْسِيمٍ وَرُزْجِ بْنِ الْقَاسِمِ

باب: کلالہ کی میراث کا بیان

بَاب مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

۴۱۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر دونوں پیدل میرے پوچھنے کو آئے۔ میں بے ہوش ہو گیا تو جناب رسول اللہ نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔ يَسْتَفْنُونَكَ قُلْ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۴۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَلْقِسُّمُوا اَلْمَالُ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَّتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ))۔

(۴۱۴۵) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پر ہی کی تعلیم ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پر ہی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور وضو کا پانی ڈالنے سے یہ بات ظاہر کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بیچ ہوئے کھانے پینے اور غیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے۔ اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل کا پانی وضو یا غسل کا پاک ہے اور رد کیا ہے ابو یوسفؒ کے قول کا جو اس کی نجاست کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن میں وضو کے بعد بیچ رہا ہو لیکن

۴۱۴۶- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے بیمار پر کسی کی میری جناب رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اس پانی سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنی کیونکر بائٹوں) تب یہ آیت اتری۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اخیر تک۔

۴۱۴۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیدل آئے مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہؐ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہؐ موجود ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

۴۱۴۸- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا ترکہ تو کالہ کا ہوگا (کالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ انھوں نے کہا اسی طرح اتری۔

۴۱۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَكْرٌ فِي بَنِي سَلَمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا أَغْفُلُ فَنَدَعَا بِنَاءً فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَضَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَقْبَضْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يَوْصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ.

۴۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو نَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أَغْبَيْتُ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْبَضْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قُلْتُ يَزِدُّكَ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

۴۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَغْفُلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّوْا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ النُّكَيْرِ يَسْمَعُونَكَ قُلَّ اللَّهُ يُفَيِّدُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ حَكَمْنَا أُنْزِلَتْ.

۴۱۴۹- عَنْ شُعْبَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادُ فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ بْنُ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَضِ وَفِي حَدِيثِ الضَّبْرِ وَالْعَقْدِي فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَضِ وَلَيْسَ فِي

تھ زیادہ برکت تو اس پانی میں ہوگی جو آپ کے اعضائے شریفہ سے وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے۔ اگرچہ بعض وقت اس کی عمل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالتِ افتادہ اور ہوش میں ہو۔ (احتیاج مختصر)

روایۃً اُحدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لَابِنِ الْمُعْتَكِرِ.

۴۱۵۰- عَنْ مَعْنَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ عَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ
إِنِّي لَا أَذْغُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عُنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ
مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَطَ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَطَ لِي
فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَطَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِرِصَصِهِ
فِي صَنْدَرِي وَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ
الصِّفِّ الْأَبْيَ فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ)) وَإِنِّي
بِإِنْ أَعِشَ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَفْرَأُ
الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَفْرَأُ الْقُرْآنَ.

۴۱۵۱- عَنْ شُعْبَةَ كِلَابُهَا عَنْ قَتَادَةَ بِهِذَا

۳۱۵۰- معاذ بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ
پڑھا بعد کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ ﷺ کا اور ذکر کیا
ابو بکر صدیقؓ کا پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں
چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں
پوچھا رسول اللہ ﷺ سے جیسے کلالہ کا پوچھا اور آپ نے بھی ایسی
کتنی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کلالہ میں کی یہاں تک کہ
اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کوئی اور فرمایا اے عمر تجھ کو بس
نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے اخیر
میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اگر میں چوں گا تو کلالہ کے باب میں ایسا
حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ
کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

۳۱۵۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

(۳۱۵۰) ☆ حضرت عمرؓ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیکھی اس لیے کہ انھوں نے خوب غور نہ کیا ہو گا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی
اور رسول اللہؐ نے ان سے جتنی کی تاکہ وہ بھروسہ نہ کر لیں اس پر جو وارو ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا لعلمہ الدین يستنبطونه منهم تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ قصص صریح بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو
بہت سے واقعات میں فیصلہ دشوار ہو گا کلالہ کے اختلاف میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ نکال سے نکالا گیا ہے جس کے
مقنی ایک کنارے میں پڑ جانا مثلاً بچا کا پناہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا نکال کے معنی گھبرنے کے
ہیں اور اسی سے ہے انھیں جو سر کو گھبرائی ہے اور بعض نے کہا اکل الشیء سے نکال ہے جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلالہ
سے آیت میں کیا سر ہو گا اقول پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وارعت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت
کا نام ہے جس کا نہ والد ہو نہ والدہ خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ والد ہو نہ والدہ۔ چوتھی یہ کہ
کلالہ اس سال موردٹ کو کہتے ہیں۔ شہد کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاستے ہیں
باپ کے ساتھ کا ضعیف عیاش نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباسؓ سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہیں صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور
بعض علماء نے اہرام نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے یا نہیں اس میں
اختلاف ہے اور جب وارثوں کی بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے جمہور علماء کے نزدیک کیونکہ بھائی بہن کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور ابن عباسؓ کے
زادیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس لہ ولد ولہ احت اور یہی مذہب ہے داؤد کا اور شیعوں نے کہا
بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہو گئے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مالی بیٹی کا ہے۔ (نودوی مختصر ۱)

الْبَشَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ آخِرُ آيَةِ الْكَفَالَةِ

٤١٥٢- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ مِنَ الْفُرَّانِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَفَالَةِ.

٤١٥٣- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَفَالَةِ وَآخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ بَرَاءَةُ

٤١٥٤- عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةِ أَنْزَلَتْ تَامَةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَفَالَةِ.

٤١٥٥- عَنْ الْبَرَاءِ بِحَبْلِهِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ كَامِلَةً

٤١٥٦- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

باب: بلحاظ نزول آیت کمالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان

٣١٥٢- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتری یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکفالة۔

٣١٥٣- براء بن عازب کہتے تھے اخیر آیت جو اتری کمالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اتری سورہ براءت ہے۔

٣١٥٤- براء بن عازب سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اتری سورہ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کمالہ کی آیت ہے۔

٣١٥٥- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣١٥٦- براء رضی اللہ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اتری یستفتونک ہے۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهِ

٤١٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُذَنِّي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ ((هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ)) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ رَمَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ ((صَالُوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَالَ ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَفَّى زَعِيلٌ ذِينَ فَعَلِيٍّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ)).

باب: جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے

٣١٥٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور انہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرتا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثوں کا ہے۔

٣١٥٨- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور انہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرتا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثوں کا ہے۔

٣١٥٩- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور انہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرتا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثوں کا ہے۔

٣١٦٠- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور انہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرتا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثوں کا ہے۔

٣١٦١- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور انہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرتا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے ورثوں کا ہے۔

(٣١٥٧) ☆ قوی لے کہا آپ قرض دار پر اس لیے نماز پڑھتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہیں ان کو ذریعہ پیدا ہو اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ ان پر نماز نہ پڑھیں۔ اور یہ کہتے اسلام میں حجاب حضرت کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سو انہی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال ان کے وارثوں کو دلائے۔ بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے۔ اور حق

۳۱۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ساتھ میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرض یا ہال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار ہوں (یعنی اس کا قرض ادا کرنا اس کے ہال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔

۳۱۶۰- امام بن مسہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ نے میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کے خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب (اس آیت النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم) پھر جو تم میں سے قرض یا ہال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے عصبہ کے لیے ہے جو کوئی ہو۔

۳۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا ہال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔

۳۱۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۵۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ.
۴۱۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَّاقٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْفَارَصِيِّ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلِيَ الْغَصْبَةُ مِنْ كَانَ)).

۴۱۶۰- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ ذِيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَلَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُوْثِرْ بِحَالِهِ غَصْبَتُهُ مِنْ كَانَ)).

۴۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُوْثِرْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلْيَأْتِنَا)).

۴۱۶۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ ((وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلَيْتَهُ)).



تو بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا۔ بعضوں نے کہا آپ تبرعاً کرتے تھے۔ اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرضہ دے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (کوئی مختصر)

کِتَابُ الْهَبَاتِ

ہبہ اور صدقہ کے مسائل

باب کَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ
مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

۴۱۶۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ خَلَعْتُ عَلَى فَرَسٍ عَيْنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعُهُ صَاحِبُهُ فَقُلْتُ أَنَّهُ بَالِغُهُ بِرُحْصِي فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْنَعُهُ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَانِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْتِهِ)) .

۴۱۶۴- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((لَا تَبْنَعُهُ وَإِنْ أَغْطَاكَه بِدَرَاهِمٍ)) .

۴۱۶۵- عَنْ عُمَرَ وَضِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَلَعَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَحَّدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَصَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَغْطَيْتَهُ بِدَرَاهِمٍ فَإِنَّ مِثْلَ الْعَانِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْتِهِ)) .

۴۱۶۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَ مَالِكًا وَرَوْحَ بْنَ أَنَسٍ وَأَنَّهُ

(۴۱۶۳) ☆ نووی نے کہا یہ بھی تنزیہی ہے نہ کہ خریدی اور صدقہ میں لوٹا دے مست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔

۴۱۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْعَطَابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبَاغُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَا تَبْغُهُ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ))۔

۴۱۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثٍ مَالِكٍ۔

۴۱۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا يَبَاغُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ))۔

۴۱۶۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۱۶۹- وہی جو گزر اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر رضی اللہ عنہ۔

باب: صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے

۴۱۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الَّذِي يُرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَبْضِهِ فَيَأْكُلُهُ))۔

۴۱۷۱- عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۱۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ قَاطِمَةَ بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

۴۱۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَبْضَهُ))۔

۴۱۷۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۱۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے پھر کتے کو کھاتا ہے۔

۴۱۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا یہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے جو کتے

فِي هَيْبَةٍ كَالْعَالِدِ فِي قَبْرِهِ

کے پھر کھائے جائے اس کو۔

٤١٧٥- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

٣١٤٥- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤١٧٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَالِدُ فِي هَيْبَةٍ كَالْكَلْبِ بَقِيءٌ ثُمَّ يَنْوُذُ فِي قَبْرِهِ))

٣١٤٦- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہ لوٹانے والا مثل کتے کے ہے جو تکر کے پھر اپنی تکر کو کھائے جاتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهَيْبَةِ

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے

فِي الْهَيْبَةِ

٤١٧٧- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي

٣١٤٧- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو ان کے باپ بشیرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہیہ کیا ہے۔ آپ نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكُلَّ وَلَدَكَ نَحْلَةً بِفُلٍ هَذَا)) فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَارْجِعْهُ))

٤١٧٨- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي

٣١٤٨- نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام تحفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے پوچھا کیا سب بیٹوں کو تو نے تحفہ دیا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اس سے واپس لے لو۔

أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ ((أَكُلَّ بَيْتِكَ نَحْلَةً)) قَالَ لَا قَالَ ((فَارْجِعْهُ))

٤١٧٩- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ يُونُسَ

٣١٤٩- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَمَعْمَرُ فَعِي حَلِيفَتُهُمَا أَكُلَّ بَيْتِكَ وَفِي حَلِيفَةِ الْبَيْتِ وَابْنِ عَسَاةٍ ((أَكُلَّ وَلَدَكَ)) وَرَوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ

٤١٨٠- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٣١٨٠- نعمان بن بشیرؓ کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول

(٣١٤٧) ☆ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدق دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابر کی کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔ اور بیٹوں نے لڑکے کے دے دے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو اہم شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور یہ صحیح ہے اور طاہس اور مردہ اور مجاہد اور نووی اور احمد اور ابن کثیر کے نزدیک حرام ہے اور یہ باطل ہے۔

اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا غلام ہے؟ انھوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

۴۱۸۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے بہہ کیا۔ میری ماں عمرو بنت رواحہ بولی میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کروے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنی اولاد میں۔ پھر میرے باپ نے وہ بہہ پھیر لیا۔

۴۱۸۲- نعمان بن بشیر سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ بہہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشر نے ایک سال تک مالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے بہہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہو گئی جب تک تم گواہ نہ کرو و جناب رسول اللہ کو اس بہہ پر۔ تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دونوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہو جائیں اس بہہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے آپ نے فرمایا اسے بشیرؓ کا سوا اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انکو بھی تو نے ایسا ہی بہہ کیا ہے؟ بشیرؓ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۴۱۸۳- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے؟ بشیرؓ نے کہا نہیں

قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذَا الْغُلَامُ)) قَالَ أَعْطَانِي أَبِي قَالَ ((فَكُلُّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَرُدَّهُ))

۴۱۸۱- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهَدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَكْدِكَ كُلِّهِمْ)) قَالَ لَا قَالَ ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)) فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ بِنْتُكَ الصَّدَقَةَ

۴۱۸۲- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بِبَعْضِ الْمَالِ الَّذِي لَهَا بِهَا فَأَلْتَوِي بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَنَّا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتُ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي يَدَيَّ وَأَنَا بِوَكْدِي غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بَنَتْ رَوَاحَةَ أَعْجَبَتْهَا أَنْ أُشْهَدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا بَشِيرُ أَلَيْسَ وَلَدُكَ مَيُوسَى هَذَا)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ ((أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا)) قَالَ ((لَا)) قَالَ ((فَنَا تُشْهَدُنِي إِذَا لَبِثْتُ لَا أُشْهَدُ عَلَى جُورٍ))

۴۱۸۳- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَلَيْسَ بَنُونَ سِوَاةٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَكُلُّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ

هَذَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلَا أَشْهَدُ عَلَى حَزْرٍ))

٤١٨٤- عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا بَرِّ لَا تُشْهِدُنِي عَلَى حَزْرٍ

٤١٨٥- عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي تَحْلِييَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ

أَنِّي قَدْ تَحَلَّيْتُ الثُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي

فَقَالَ ((أَكْثَلَ تَبْلِكَ قَدْ تَحَلَّيْتُ بِفُلٍ مَا تَحَلَّيْتُ

الثُّعْمَانَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا

غَيْرِي)) ثُمَّ قَالَ ((أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِبْنُكَ

فِي الْيَوْمِ سَوَاءً)) قَالَ بَلَى قَالَ ((فَلَا إِذَا))

٤١٨٦- عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ تَحَلَّيْتُ أَبِي نَحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ ((أَكْثَلَ وَلَدِكَ أَغْطِيَتْ)) هَذَا قَالَ لَا قَالَ ((أَلَيْسَ

فَرِيدٌ مِنْهُمْ الْيَوْمُ بِفُلٍ مَا فَرِيدٌ مِنْ هَذَا)) قَالَ

بَلَى قَالَ ((فَرَيْتُ لَا أَشْهَدُ)) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ

فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ

((قَارِئُوا بَيْنَ إِبْنَانِكُمْ))

٤١٨٧- عَنْ حَازِمٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرَ ابْنِ

أَبِي غَلَامٍ وَأَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَى

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً

فُلَانٌ سَأَلَتْنِي أَنْ أَتَحَلَّيْتُ أَبْنَاهَا غَلَامِي وَقَالَتْ

أَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا إِخْوَةٌ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((أَكْثَلُهُمْ أَغْطَيْتُ بِفُلٍ مَا

آپ نے فرمایا تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔

٣١٨٣- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر۔

٣١٨٥- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ گواہ رہے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے بہہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسے نعمان کو دیا ہے؟ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کرنے۔ بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ ٹکلی کرنے میں؟ میرا باپ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)۔

٣١٨٦- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ نے مجھ کو کچھ بہہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا آپ کو گواہ بنانے کیلئے آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے ٹیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا میں عنان نے کہا میں نے یہ حدیث محمدؐ سے بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے نعمان نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر باری کی روایتی اولاد کو دینے میں۔

٣١٨٧- حازمہؓ نے کہا میں نے اپنے غلام میرے بیٹے کو بہہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام بہہ کر لوں اور آپ کو گواہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو

نے ان سب کو بھی دیا ہے جو اس کو دیا؟ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں ہوں گا مگر حق پر۔

باب: عمری کا بیان

۳۱۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے (یعنی یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کو دیا پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو عمری دیا گیا (یعنی معمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوئے گا۔ اس لیے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی وارثوں کا حق ہو گیا)۔

أَعْطَيْتُهُ قَالَ لَا قَالَ ((فَلَنْ يَنْصُلِحَ هَذَا)) وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ ((.

بَابُ الْعُمَرَى (۱)

۴۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَيْمًا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَتَعْقِبَهُ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أَعْطَاهَا لَا تَرَجِعُ إِلَيَّ الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ)).

۳۱۸۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے تو اس نے اپنا حق کھو دیا اب وہ معمر لہ کا ہو گا اور اس کے وارثوں کا

۴۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مِنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَتَعْقِبُهُ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ)).

(۱) جنہ نوٹی نے کہا عمری کہتے ہیں یوں کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا پھر تیری بھر کے لیے یا جب تک تو جینا باقی رہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمری کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کے لیے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے یہ عمری تو بلا اختلاف صحیح ہے اور محل یہ ہے کہ اس صورت میں مویوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہو گا اگر وارث نہ ہو تو حیثیت الممال میں داخل ہو گا پھر عمری کرنے والے کو پھر نہ ملے گا دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا پس صرف اسی قدر وارث کو دے کہ اسے اس میں شافی کے دو قول ہیں صحیح ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافی کا قول قدیم ہے کہ وہ گھر جن حیات اس کے قبضہ میں رہے گا اور بعد اس کی وفات کے عمری کرنے والے کو مل جائے گا اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہو گا جب چاہے عمری دینے والا اس کو بھرنے اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہو گا تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لیے یا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اس کی صحت میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور اس میں یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں اور شرط فائدہ لغو نہیں اور جس کو عمری دیا وہ اس گھر کا مالک ہو گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور سوقت صحیح نہیں اور امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمری سے منفعت اٹھانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہو گا اور ملک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور ان کا نہ سب وہی ہے جو شافی کا ہے اور یہی قول ہے نووی اور حسن بن صالح اور ابو عید کا۔ اجماعی لفظ۔

یہی کی روایت میں یوں ہے جو کوئی عمری کرے تو وہ معمر لے گا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

۴۱۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہو گا جس کو عمری دیا جائے اور عمری دینے والے کو نہ ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔

۴۱۹۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ عمری جس کو جابر رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جیتے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر نے کہا ہر ایسا ہی توٹی دیتے تھے۔

۴۱۹۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا جو کوئی عمری دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی معمر لے کی ملک ہو جاتا ہے۔ اب کوئی شرط یا استثناء عمری دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لیے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

۴۱۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔

۴۱۹۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۹۵- اس سند سے جابر نے اس کو مر فوعاً بیان کیا۔

۴۱۹۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روکے ہو اپنے مالوں کو اور مرمت بگاڑوان کو کیونکہ

وَلَعَقِبَهُ غَيْرُ أَنْ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيْمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمَرَى فَبِهِ لَهُ وَلَعَقِبَهُ۔

۴۱۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أُخْبِرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَيْمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبَهُ)) فَقَالَ ((قَدْ أَغْطَيْتُهَا وَعَقِيبُ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أَغْطَيْتَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أُغْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ))۔

۴۱۹۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيْمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلَعَقِبُكَ فَمَاذَا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الرَّهْمِيُّ يُفْتِي بِهِ۔

۴۱۹۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى يَمِينَ أُعْمِرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبُ فَبِهِ لَهُ بَقْلَةٌ لَا يَحْزُرُ لِلْمُعْطَى فِيهَا شَرْطٌ وَلَا تُنْثَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لَأَنَّهُ أُغْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ۔

۴۱۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ))۔

۴۱۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ۔

۴۱۹۵- عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۱۹۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ))۔

جو کوئی عمری دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کے لیے۔

۳۱۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے مہاجرین کے لیے تب رسول اللہ نے فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو۔

۳۱۹۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمری کے طور پر پھر وہ بیمار گیا۔ اس کے بعد عورت مری اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پھر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو مولیٰ تھے عثمان بن عفان کے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جابر نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔ پھر یہی حکم کیا طارق نے۔ بعد اس کے عبدالملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے۔ عبدالملک نے کہا جابر سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۳۱۹۹- سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے فیصلہ کیا عمری کا معاملہ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔

۳۲۰۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمری جائز ہے۔

۳۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری میراث ہے اس کی جس کو عمری دیا گیا ہو۔

۳۲۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

وَمَا تَفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مِنَ أَعْمَرَى عُمَرَى فَبِهِ لِلْبَيِّ أَعْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلَعَبِهِ))

۴۱۹۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَيْشَةَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ مِنَ الزَّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ))

۴۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْمَرَتْ امْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ خَالِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تَوَفَّيَتْ وَتَوَفَّيْتُ بَعْدَهُ وَتَرَكْتُ رَكْلًا وَلَهُ ابْنَةٌ بَنُو لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْخَالِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمِرِ بَلْ كَانَ لِابْنِنَا حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ فَأَخْتَصَمُوا إِلَيَّ طَارِقٌ مَوْلَى عُثْمَانَ فَلَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ فَأَعْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَعْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْسَى ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْخَالِطُ لَيَبِي الْمُعْمِرِ حَتَّى الْيَوْمِ

۴۱۹۹- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمَرَى لِلزَّوْرَةِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعُمَرَى جَائِزَةٌ))

۴۲۰۱- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِبَاهِلِهَا))

۴۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْفُتْرَى جَائِزَةٌ)) .
 ۴۲۰۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
 ۳۲۵۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
 ((مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)) أَوْ قَالَ ((جَائِزَةٌ)) .



کِتَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا بیان

۴۲۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْئًا يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَهُ فِيهِ يَبْسُتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ))۔
 ۴۲۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا ((وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ)) وَلَمْ يَقُولَا ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَهُ فِيهِ))۔

۴۲۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِعَثَلٍ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالُوا أَحْمِيصًا ((لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ ((يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَهُ فِيهِ)) كَرَوَايَةٍ يَحْتَسِبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔
 ۴۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءًا يُوصِي فِيهِ يَبْسُتَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرُّتُ عَلَى لَيْلَةٍ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَغَنَازِي وَصِيَّتِي۔

۴۲۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَعْدِ رَوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءًا يُوصِي فِيهِ يَبْسُتَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرُّتُ عَلَى لَيْلَةٍ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَغَنَازِي وَصِيَّتِي۔
 ۴۲۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَعْدِ رَوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءًا يُوصِي فِيهِ يَبْسُتَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرُّتُ عَلَى لَيْلَةٍ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَغَنَازِي وَصِيَّتِي۔

۴۲۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَعْدِ رَوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءًا يُوصِي فِيهِ يَبْسُتَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرُّتُ عَلَى لَيْلَةٍ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَغَنَازِي وَصِيَّتِي۔

۴۲۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَعْدِ رَوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا حَقُّ اغْرِيضِ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءًا يُوصِي فِيهِ يَبْسُتَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ)) قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرُّتُ عَلَى لَيْلَةٍ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَغَنَازِي وَصِيَّتِي۔

۴۲۰۸- عَنْ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْخَارِثِ

باب الوصیۃ بالثلث باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں

۴۲۰۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي قَالَ غَدَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا تَرْنِبِي إِلَيَّ إِنَّهُ لِي وَاجِدَةٌ فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي قَالَ ((لَا)) قَالَ قُلْتُ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ ((لَا)) قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَتَقْتُلَ أَهْلِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ غَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْتُمْ تَنْفَقَ نَفَقَةً تَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى اللَّفْمَةُ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ

۴۲۰۹- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھا مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں۔ اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضا مندی کے لیے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جود کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا

تو ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کر دے اور جو امر چاہو اس کو درج کرنا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امور۔۔۔ کا لکھنا کافی ہے۔

(۴۲۰۹) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت میں مرض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا چاہئے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کر لے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور ایسا کیا ہے علمائے کرام جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں چاہی نہ ہوگی مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہ اور احناف اور احمد کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور غلوں کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی نیت ہے تو مبالغہ میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عیادت کی طاقت کے لیے اور سونا عیادت کے لیے بیدار ہونے کے واسطے اور اپنی بی بی سے محبت کرنا مائے پختہ کے لیے۔ یعنی کہ میں رہ جاؤں گا سعد ذرا سے کہیں کہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہ کہہ رہے تھے کہ میں مر جاؤں۔ اس لیے کہ اس کو چھوڑنا خدا تعالیٰ کے واسطے قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد حج تک کے بھی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو کہ سے حج کے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمان صحیح نکلا اور سعد زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا اور ایسا ہی ہوا سعد سے فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا اعلیٰ

اپنے اصحاب کے؟ آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہو گا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو۔
یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر لیکن تباہ بیکارہ سعد بن خولہ ہے۔ اس کے لیے رنج کیا رسول اللہ نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا مکہ میں۔

۴۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۱۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں سعد بن خولہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انھوں نے برا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

۴۲۱۲- سعد سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا آؤ حمال بانٹنے کی اجازت دیجئے؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا تمہاری مال کی اجازت دیجئے؟ آپ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تمہاری مال بانٹنا جائز ہوا۔

۴۲۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد تمہاری مال بانٹنا جائز ہوا۔

((إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَنْبَغِي بِهِ رِجَّةُ اللَّهِ إِنْ ارْتَدَدْتَ بِهِ دِرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّتْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْفَعَكَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضُرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ اَمْضِ بِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَغْلَابِهِمْ لَكِنَّ الْيَأْسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) قَالَ رَتَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْفَى بِمَكَّةَ.

۴۲۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۲۱۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَغُذُّنِي فَذَكَرْتُ بَعْضَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

۴۲۱۲- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْني أُنْقِصَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَجَبَنِي فَقُلْتُ فَأَنْصِفْ فَأَجَبَنِي فَقُلْتُ فَأَنْصِفْ فَقُلْتُ فَقَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَاجِزًا.

۴۲۱۳- عَنْ سَيْحَانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَاجِزًا

اللہ کا فروں کو جو مارے گئے اور قید ہو گئے ان کی عورتیں اور لڑکیاں نہیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مہاجر اگر کہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو۔ اور بعضوں نے کہا باطل ہو جائے گی اور بعضوں نے کہا ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی یہ راوی کا قول ہے حدیث تک ہے۔ حدیث نہیں تک ہے۔ کہ تباہ بیکارہ سعد بن خولہ ہے۔ "اور یہ سعد بن ابی وقاص کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مر گیا اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا پھر مکہ میں آن کر مر گیا۔ ابن ہشام نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا پھر مکہ میں مراجعت اوداع میں ۱۰۰ ہجرت میں۔ تو اس کی تباہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت گڑبگڑی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مراجعت میں ۱۰۰ ہجرت میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں غلط پڑتا ہے۔

۳۲۱۳- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے عرض کی کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں؟ میں نے عرض کیا تہائی کیلئے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۳۲۱۵- سعدؓ کے تیوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں مکہ شہر میں بیمار پری کے لیے۔ دو روئے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ سعدؓ نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یا اللہ! اچھا کر دے سعد کو تین بار پھر سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں؟ (فقراء اور مساکین کے لیے)؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا نصف کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی کی؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے اور توجہ صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے مال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو میری بی بی کھاتی ہے حیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی کے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے۔

۳۲۱۶- حضرت سعدؓ کے تیوں بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سعدؓ میں بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

۳۲۱۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۱۴- عَنْ مُصْعِبِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَوْصِي بِمَالِي كَيْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْصَّفْ قَالَ لَا قُلْتُ أَبِالْصَّفِّ فَقَالَ ((نَعَمْ وَالْثُلُثُ خَيْرٌ)) .

۴۲۱۵- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يُعَوِّدُهُ بِسُكَّةٍ يَكْفِي قَالَ ((مَا يُبْكِيكَ)) فَقَالَ غَدَ حَبِيبَتُ أَنْ أَمُوتَ بِأَرْضِ الْيَمَنِ هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا يَكْفِي وَأَنَا بَرِيءٌ ابْتِغَى أَفْأَوْصِي بِمَالِي كَيْفَ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَبِالْثُلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالْصَّفِّ قَالَ ((لَا)) قَالَ فَالْثُلُثُ قَالَ ((الثُّلُثُ وَالْثُلُثُ خَيْرٌ إِنَّ صَدَقْتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ نَفَقْتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ مَا تَأْكُلُ إِزْرَأْتِكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدْعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بَيْنَهُ)) .

۴۲۱۶- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَّضَ سَعْدٌ بِسُكَّةٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّدُهُ بِخَيْرٍ حَدِيثُ الثَّقَفِيِّ .

۴۲۱۷- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ مِنْ مَالِهِ

كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ بِهِ بِعَثَلٍ حَدِيثٌ صَاحِبِهِ فَقَالَ
مَرِيضٌ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَنَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَمُودُهُ بِعَثَلٍ
حَدِيثٌ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَمِيلَةَ الْجَمْعِيَّةِ.

۴۲۱۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث بہت ہے۔

۴۲۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ
الثَّلَاثِ إِلَى الرَّابِعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «الْثَّلَاثُ
وَالْثَّلَاثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ».

باب : صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

بَابُ وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

۴۲۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي
مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوَصِّ فَهَلْ يَكْفُرُ عَنْهُ أَنْ
أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ «نَعَمْ».

۴۲۲۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں ناگاہاں مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي أَقْبَلَتْ
نَفْسَهَا وَإِنِّي أَطْلُبُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَلَمَّا
أَجَزْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ «نَعَمْ».

۴۲۲۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں یکایک مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

۴۲۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَقْبَلَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوَصِّ وَأَطْلُبُهَا لَوْ
تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ أَقْبَلُهَا أَجَزْتُ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا
قَالَ «نَعَمْ».

(۴۲۱۸) ☆ تو ثلث سے کم وصیت کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے مجبور علماء کا۔ حضرت ابو بکرؓ نے جس کی وصیت کی اور حضرت علیؓ نے بھی اور ابن عمرؓ اور علیؓ نے رطل کی اور بعضوں نے سدس کی بعضوں نے عشر کی۔ اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے منقول ہے کہ جس کے وارث بہت ہوں اس کو پائل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

(۴۲۲۱) ☆ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ لگتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے۔ اور حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَآتَ الْيَتَامَىٰ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُعْطَوْنَ اور اِمْرَأَتِیَ عَلِیَّہِ سَلَامَ سے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ اور جو فرض ہو میت پر اس کو اس کے ترکے سے ادا کرنا واجب ہے خواہ وہ

۴۲۲- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ
أَبُو أُسَامَةَ وَرَوَّحُ فَمَنْ حَدِيثُهُمَا قِيلَ لِي أَخْبَرْتُ
كُنَّا قَالَ يُحْسِنُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَنَا شُعَيْبٌ وَخُفَعَرٌ
فَمَنْ حَدِيثُهُمَا أَقْلَهُمَا أَخْبَرْتُ كِرْوَانَةَ ابْنِ بَشِيرٍ
بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ

۳۲۲- مذکورہ بالا حدیث کئی اسناد سے مروی ہے چند الفاظ کے
فرق کے ساتھ۔

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا

وَفَاتِهِ

۴۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا
مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا
مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ
صَالِحٍ يَنْذُرُ لَهُ))

۳۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا
ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا،
دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک بخت
بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔

بَاب الْوَقْفِ

۴۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا
بِخَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَمْ أَصِبْ
مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ

۳۲۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین
ملی خیر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہؐ سے مشورہ کرنے اس باب
میں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے خیر میں ایک زمین ملی ہے ایسا
عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب
تہ صیت وصیت کرے یا نہ کرے۔ اور یہ اس المال سے دیا جائے گا۔ اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور فائدہ اور
رصوم کا فائدہ اور اگر ترک نہ ہو تو وارث پر اور اگر نادر واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(۳۲۴) ☆ نووی نے کیا علماء نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس
کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کہ کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے اولاد تو اس کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم
ہو یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکل اس نکاح کی جو ولدہ صراح کی امید سے کیا جائے اور اس میں
دلیل ہے صحت اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور قریب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ دینے کی تعلیم
یا تصنیف سے یا شریعت سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ منید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے
بعد۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح کوارے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور اس میں اختلاف
ہے۔ اور روئے میت کا دل اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا یا نماز پڑھنا تو نام شافعی اور جمہور علماء
کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

(۳۲۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس باب کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور حق

میں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو رد کر کے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو (یعنی اس کی منفعت کو)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ ہمہ کی جائے اور صدقہ کر دیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور یردوں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لیے) اور جو مسافروں میں اور ماکول لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

۳۲۳۵- ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))
قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عَمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاحُ أَصْلُهَا وَلَا يُبَاحُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ عَمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضُّعْفَى لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَمِّلٍ مَا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَتَّبَعَنِي مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنْ فِيهِ غَيْرُ مُتَأَمِّلٍ مَالًا.

۴۲۶۵- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَطْلُهُ غَيْرُ أَذْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَوْفَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ)) وَلَمْ يُذَكِّرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سَلِمَةُ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ.

۴۲۶۶- عَنْ عَمَرٍ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ حَبِيرٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يُذَكِّرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ
يُوصِي فِيهِ

۴۲۶۷- عَنْ طَالِحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَصْرَفٍ

۳۲۳۶- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر کی جگہ سے زمین ملی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو
اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۳۲۳۷- طلحہ بن مصرفؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن

لہ اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور مسکینوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی تصحیح یا بطلان یا سیراٹ درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

(۳۲۳۷) نوٹ: یہ لکھا ہے جو کہا کہ حضرت نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹھٹھ مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں تھی

ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا جناب رسول اللہؐ نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لیے)؟ انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا؟ انھوں نے کہا آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔
۴۲۲۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى حَلَّ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلَمْ كُتِبْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُبْرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.
۴۲۲۸- عَنْ أَبِي كِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثٍ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ وَكَيْفَ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ ثَمِيرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ.

۴۲۲۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ تھری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے)۔

۴۲۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

۴۲۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثٍ.

۴۲۳۱- اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علیؑ وصی تھے رسول اللہ ﷺ کے؟ انھوں نے کہا آپؐ نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپکو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ میری گود میں تھے کہ اسنے میں آپ نے طشت منگایا پھر آپؐ گریزے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپؐ نے انتقال کیا۔ پھر علیؑ کو کیونکر وصیت کی۔

۴۲۳۱- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْتَبِدَّةً إِلَيْهِ صَدْرِي أَوْ قَالَتْ خَجَرِي فَدَعَا بِالطَّلَسْتِ فَلَقَدْ انْخَسَتْ فِي خَجَرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ.

تھہ کی اس لیے کہ آپ کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؑ کو یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعوں گمان کرتے ہیں۔ اور جو آپ کی زمین خیر اور حدک میں تھی تو اس کو آپؐ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عہد سلوک کرنے کی یا سرکاروں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا غارات کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں۔ اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔ اتنی۔

(۲۲۳۱) شیعوں کہتے ہیں کہ حضرت جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنائے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیر کی فضیلت اور بزرگی اور قرابت رسول اللہؐ سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں قبول کریں۔

۴۲۳۲- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جمرات کا دن کیا ہے جمرات کا دن پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمرات کے دن سے کیا غرض ہے انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ پر بیماری کی تھی ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوا) اور حقیقی میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ النُّحَيْسِ وَمَا يَوْمَ النُّحَيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ ذُمُّهُ الْخَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمَ النُّحَيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ((أَتَوْنِي أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدِي)) فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي

(۴۲۳۲) صحیح مسلم کی روایت میں ابھر ہے بکڑا استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ابھر یا ابھر ہے اصل میں معنی ابھر بھڑکنا ہے یا بھڑکنا اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر یہ صحابہ سے بعید ہے کہ حضرت کی نسبت ایسا کہہ سکیں خصوصاً حضرت عمرؓ کے یہ ہیں کہ کیا حضرت سے بھی بھڑکنا ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکار ہے یہ تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمرؓ کا رد کرنا تھا ان لوگوں پر جنھوں نے حضرت کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپؐ پر بیماری کی تھی ہے معلوم نہیں اس وقت آپؐ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرتؐ نے یہ بیان صادر ہونا محال ہے نوٹی نہ کیا اگر ابھر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس سے بغیر سمجھ لو اے ایسا لفظ کہہ ادا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہؐ کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی تھی ہے لیکن ابھر کا لفظ زبان سے نکل گیا نہایت میں ہے ابھر یعنی کیا آپؐ کا کلام مختف ہو گیا ہے جو کہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ ابھر جس کے معنی فحش اور بھڑکنا ہے ہوتے ہیں کیونکہ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہؐ کے لیے بولیں اور مجمع اخبار میں ابھر ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپؐ نے چھوڑ دیا تم کو توجہ ضد ہے وصل کی اور ایک روایت میں ابھر ہے ابھی۔ امام نوویؒ نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول اللہؐ معصوم ہیں کذب سے یا تغییر احکام شریعہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہچاننے کا آپؐ کو حکم ہو اس کو نہ پہچانیں لیکن بیماری اور دکھ درد سے معصوم نہیں ہیں جس میں کسی طرح کا نقص یا آپؐ کے درجہ کا خلطاط نہ ہو۔ اور شریعت کا فساد ہو اور جب آپؐ پر سحر ہو یا فتنہ آپؐ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہو تا مگر یہ نہیں ہو کہ آپؐ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپؐ کو کیا لکھا منظور تھا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آپؐ کو منظور تھا طیلہ کا معنی کرنا تاکہ آئندہ جھگڑا نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا آپؐ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوا دیں تاکہ آئندہ ان کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں مضمون پر اور پہلے آپؐ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپؐ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمرؓ نے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ دلیل ہے حضرت عمرؓ کی انتہائی سمجھ اور باریک بینی کی۔ اس واسطے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول اللہؐ بعض ایسی مشکل باتیں لکھوا دیں جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکتی اور وہ گنہگار ہوں تو انھوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب اور اللہ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپؐ کی سب امت گمراہ نہ ہو گی اسلئے انھوں نے رسول اللہؐ کو آرام دینا چاہا یا کسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عمرؓ ابن عباسؓ سے زیادہ سمجھدار تھے۔ امام بیہقیؒ نے دلائل اللہ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت رسول اللہؐ کو راحت دینا

عَنْ نَبِيٍّ تَنَازَعُ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَخْبَرْتُ عَنْهُمْ قَالُوا ((دَعُونِي فَأَتِيَنِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أَوْ مَعَكُمْ بِنَفْسٍ أُخْرِجُوا الْمُسْتَرْكِيْنَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعُورَبِ وَأَجْبِزُوا الْوَلَدَ يَنْحُو مَا كُنْتُ أُجْبِزُهُمْ)) قَالَ

من کرو لگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیے اور کہنے لگے حضرت کا کیا حال ہے کیا آپ سے بھی لغو صادر ہو سکتا ہے۔ پھر سمجھ تو آپ سے۔ آپ نے فرمایا بت جاؤ میرے پاس سے میں جس کام میں معروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم

دلہ بھی بیماری کی حالت میں۔ اور اگر حضرت کو یہی منظور ہو تاکہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوادیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم الہی کو موقوف نہ کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَّا اَنْزَلَ الْبَيِّنَاتُ جِيسَے آپ نے دین کی تمام باتیں پہنچانے میں کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ نے حکم دے ہی دیا کہ مشرکوں کو بڑبڑہ حرب سے نکال دو وغیرہ وغیرہ بتاتی ہے کہ مسلمان بن مینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ کی خلافت کے لیے لکھوادیں لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الہیوں ہی ہے تو آپ نے لکھوادا موقوف رکھا پھر شروع بیماری میں آپ نے لکھوادا چاہا پھر فرمایا ہے شر اور چھوڑ دیا لکھوادا اور فرمایا انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں جو منہن مگر ابو بکرؓ کو اور بتایا حضرت ابو بکرؓ کو اپنی خلافت کے لیے ان کو نماز میں امام کر کے بتاتی ہے کیا اگر غرض حضرت کی احکام دین کو لکھوادا تھا تو حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پر ہے کرچکا ہے اور فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہو گا جس کے لیے صریحاً یا شریعہ قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہو تو ایسے کام کے لیے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا الہی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول اللہ فرماتے تھے جب حاکم مویج کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دوا جر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اور ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہؐ نے بہت سے کاموں کو عباد کی رائے پر چھوڑ دیا تو حضرت عمرؓ نے بھی ان کا چھوڑ دیا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اس میں وجہ طے کا علماء کو اور رسول اللہؐ کو بھی آرام حاصل ہو گا اور حضرت نے بھی اس امر میں حضرت عمرؓ پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطابی نے کہا حضرت عمرؓ کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا چاہیے کہ انھوں نے غلطی کا دم بیکار رسول اللہؐ پر یا اور کسی طرح کا گمان کیا جو آپ کے ساتھ ان میں نہیں مگر جب انھوں نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ کی بہت قریب ہے تو ان کو ڈر ہو کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض کرنے کا اور حضرت کے اصحاب آپ سے گفتگو کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہو تا جیسے حدیث ہے دن گفتگو کیا اور قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علماء اس طرف ہیں کہ آپ سے ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے بیان کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر اجماع ہے کہ آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اس پر بھی آپ کو لازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ کو سب وہاں ہوا جس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال سے حضرت عمرؓ نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا خطابی نے کہا اور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو حضرت عمرؓ نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی حافظہ اور دوسرا حماقت میں مشغور یعنی الخن بن ابراہیم موصیٰ اس نے اپنی کتاب افتائی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو خود سمجھتے نہیں۔ ان دونوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق مذاب کا ہو گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت دینے سے اتفاق کا مذاب ہو تا ضروری نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہو گا جو جہل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت تھی

وَسَكَتَ عَنْ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَنسَبَهَا قَالَ أَمَّا
إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَبِيمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَسْبَرْ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی
وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب
سے دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرتا جیسے
میں کیا کرتا تھا (تاکہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی
طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباسؓ نے نہیں کہی یا سعید
نے کہا میں بھول گیا۔

لہذا کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہو گا خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔
دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرا فروغی احکام میں جیسے کسی بے گناہ کی طہارت یا نجاست یا حدیث یا غیر حدیث میں
اختلاف ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے اختلاف امتی و حدیث ماری نے کہا اگر کوئی اعتراض
کرے کہ صحابہ کو آنحضرتؐ سے اختلاف ایسے موقع میں کیونکر جائز ہو حالانکہ حضرتؐ نے صاف قسم دیا کہ میرے پاس روایت اور کاغذ لاؤ تاکہ
میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے چنانچہ رسول اللہؐ کی اور وہ حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر و مذہب کے لیے نہیں ہوتا
اور قرآن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہو گا کہ آپؐ کا یہ حکم اختیار کیا نہ
لکھنے کو اور حضرت عمرؓ کے رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ سمجھے کہ یہ حکم آپؐ سے بلا قصد قسم صادر ہوا اور یہی مراد ہے۔ اسی مخلصاً
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمرؓ پر طعن کرنے کے لیے حالانکہ
اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمرؓ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا اجتہاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمرؓ کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً
ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرتؐ کی بیماری سے صحابہ کو ملتی باعث طعن نہیں ہو سکتی اکثر جب رنج اور معصیت میں انسان بدحواس
ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا چنانچہ کا ذکر کیا ہے یہں صرف ایسی ایک معمولی بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے حضرت عمرؓ کے
فضائل اور مناقب متعدد کو چھوڑ کر ان پر غلامت کرنا انتہائی بے دینی اور نادمہ اثری ہے واللہ علی ذلک شدید۔

نودی نے کہا اجماع نے کہا جزیرہ عرب الیہا عنہ سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور حد سے لے کر اطراف شام تک ہے
عرض میں۔ اور ہر دینے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد
ہے کہ اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور علماء نے اور انھوں نے کافروں کے لٹالے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ
کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو حاکم کیا ہے جزیرہ عرب کے ایک حصے سے اور وہ خطہ کا حصہ
ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ یمن وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ کفار کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے لیکن وہاں
تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا حضرت امام شافعی نے کہا اس میں سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی
اجازت نہ دی جائے گی اگرچہ وہ شیعہ چلا جائے تو اس کا کافرانہ اور آدابہ ہے اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نقیض نکل جائے جس تک
اس میں تغیر نہ ہو وہی قول ہے جمہور فقہاء کا اور امام ابو حنیفہؒ نے کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعضوں نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا ہے اور کاغذی عیاض نہ کہا
تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو دشمن نہ دہتا یعنی جیسے بتوں کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضوں نے کہا
وہ یہود کا کافرانہ تھا۔

۴۲۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا مجتہد کا دن اور کیا ہے مجتہد کا دن پھر ان کے آنسو بہنے لگے دونوں گالوں پر جیسے موتی کی لڑی۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس بڑی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔ لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت میں ہے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں۔

۴۲۳۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا جناب رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب۔ اور گھر میں جو لوگ تھے انھوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہؐ کتاب لکھوا اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعضوں نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق کہا۔ جب ان کی باتیں زیادہ ہوئیں اور اختلاف بہت ہو اور رسول اللہؐ کے سامنے تو آپؐ نے فرمایا اٹھو جاؤ۔ عبید اللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہؐ ان لوگوں کے اختلاف اور شور و غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

۴۲۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ ثُمَّ حَفَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى عَدَنِهِ كَأَنَّهُا بِطَافُ اللَّوْثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اتَّقُوا بِالْكَفِّ وَالنَّوَاةِ أَوْ اللَّوْجِ وَالنَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْجُرُ.

۴۲۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَى النَّبِيتِ رَحَاً فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلُمُّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَفَلْ أَهْلُ النَّبِيتِ فَاحْتَضَمُوا فَبَيْنَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَبَيْنَهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِعْطَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُومُوا)) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا خَالَ تَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ بِنِ احْتِفَافِهِمْ وَتَغْطِيفِهِ.

(۴۲۳۳) ☆ یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے جو انھوں نے حضرتؐ کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپؐ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْهَاهُ كُمْ عَنْهُ فَأْتُواكُم اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہؐ کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیے اور ایک حد میں ہے کہ دنیاؤں میں تم میں کسی کو شک نہ ہو کہنے کو اپنے اپنی چھپر کٹ پر میرا حکم اس پہنچے اور وہ یہ کہے میں نہیں جانتا میں نے جو اللہ کی کتاب میں پیلا اس کی پیروی کی۔ اور دوسری حد میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور ماخذ اس کے اور۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی دی گئی ہو اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

کِتَابُ النَّذْرِ نذر کے مسائل

باب: نذر کو پورا کرنے کا حکم

۴۲۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے مسئلہ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیچتر ہی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔
۴۲۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان
۴۲۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہیں پھیرتی (جو تقدیر میں آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

۴۲۳۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

بَابُ الْإِمْقَاطِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ

۴۲۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذِيرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّعَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَاقْضِهِ عَنْهَا)) .

۴۲۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ لَيْسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

۴۲۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنْ النَّذْرِ وَيَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيقِ)) .

۴۲۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

(۴۲۳۵) جب نوٹی نے کہا کہ اجازت کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر مستند نہ ہوگی اور اس پر گناہ نہیں ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں گناہ ہے قسم کا۔ اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالا اتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا وارث کا باہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعد کی ماں کی نذر مطلق تھی یا وارث نے کی نذر تھی یا حق تھا صدق اس میں اختلاف ہے۔ لیکن ہر حال میں وارث پر ایسا نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جہاں نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

(۴۲۳۷) یعنی مومن کو چاہیے کہ عبادت خاص خدا کی رضامندی کے لیے کرے نہ کہ اپنے مطلوبوں اور مردوں کے عوض میں۔ یہ تو ایک تجارت ظہری اور تقدیر پر یقین رکھنے کے اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہے کہ اس سے حضرت منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر محالہ کہ نذر درست ہوگی اور اس سے کوئی نذر بارود ہوگی۔ یہ جہلوں کے خیال ہیں خدا تعالیٰ ان سے بچائے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْقَذْرُ لَا يُقَدَّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَجِيلِ))

نے فرمایا نذر کسی شے کو آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔

٤٢٣٩- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْقَذْرِ وَقَالَ ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَجِيلِ))

٣٢٣٩- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا نہیں رکھتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔

٤٢٤٠- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

٣٢٤٠- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

خَرِجٍ
٤٢٤١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَذَرُوا فَإِنَّ الْقَذْرَ ((لَا يَغْنِي مِنَ الْقَذْرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَجِيلِ))

٣٢٤١- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔

٤٢٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْقَذْرِ وَقَالَ ((إِنَّهُ لَا يَزُودُ مِنَ الْقَذْرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَجِيلِ))

٣٢٤٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اس سے تقدیر نہیں پھرتی بلکہ بخیل کا مال نکالتا ہے۔

٤٢٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْقَذْرَ لَا يَقْرُبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ قُدْرَةٌ لَهُ وَلَكِنَّ الْقَذْرَ يُؤَافِقُ الْقَذْرَ فَيُخْرِجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَجِيلِ مَا لَمْ يَكُنْ الْبَجِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ))

٣٢٤٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو لکھا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکلتا۔

٤٢٤٤- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثْلَهُ

٣٢٤٤- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ لَا وَفَاءَ لِذَنْبٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا
فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

٤٢٤٥- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنْتُ تَقِيفُ خُلَفَاءَ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَفْتُ
تَقِيفَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَفْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ
وَأَصْحَابُوا مَعَهُ الْغَضَبَاءَ فَأَنَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الرِّفَاقِ فَإِنِ
مُحَمَّدٌ فَأَنَاهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) فَقَالَ بَيْنَ
أَحَدَتَيْنِ وَبَيْنَ أَحَدَتَيْنِ سَابِقَةُ الْحَاجِّ فَقَالَ بِعَظْمًا
لِذَلِكَ ((أَخَذْتُكَ بِجُرْيَةِ خُلَفَائِكَ تَقِيفَ))
ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَتَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ
وَسَكَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا
رَقِيقًا فَرَسَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ)) قَالَ إِنِّي
مُسْلِمٌ قَالَ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ
أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَادَاهُ فَقَالَ

باب : ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو
پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا نہ کرنے کا بیان
۳۲۴۵- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
تقیف اور بنی عقیل میں دو سنی تھی حلف کے ساتھ - توقیف نے
رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول
اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا
اور عصباء (نام ہے حضرت کی نانہ کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔
پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے دو بندہ حاضر ہوا تھا۔ اس
نے کہا یا محمد! آپ اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ
بولاً آپ نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور جاہلوں کے سر دار (یعنی
عصباء کو) کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور میں
نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست تقیف کے قصور کے بدلے۔ یہ
کہہ کر آپ چلے اس نے پھر پکار لیا محمد! یا محمد! اور آپ نہایت رحم
دل اور مہربان تھے۔ آپ پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا کیا کہتا
ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ
کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل
نجات پاتا۔ پھر آپ لوٹے اس نے پھر پکار لیا محمد! یا محمد! آپ پھر

(۳۲۴۵) ☆ نوٹ دینے کے لیے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے لیکن اس کو غلام بنانا
یا اس کے بدلے روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے۔ اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد ہے گا
اس موقع پر ایک شخص مجھ کو یاد آئی ہے ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے
پاس تہجد میں بیٹھا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر اتنا برا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دو تینا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں سے سوچ کر نکالا
ہے استاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا میں اس چھری سے آپ کو شہید کر تا ہوں آپ مڑے۔ یہ جنت کو سدھارے اور میں دوزخ سے بچھ
لوں گا استاد بہت گھبرائے انھوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں غسل کروں اور کپڑے بدل لوں اتنی سہلت دو۔
شاگرد نے کہا بہت اچھا اور جبر سے باہر آیا۔ استاد نے مجھ سے کاہرہ دینا شروع کیا اور دوا دینا شروع کیا اور چار تا شروع کیا اور دوڑو یہ مجھ کا ناپا بتا ہے۔ جتنی دالے جمع ہوئے
اور شاگرد کو طاقت کی۔ اس نے کہا ہوا! عجب اللہ مانہ ہے میں نے تو استاد کی بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر ان کی عقل ایسی ہوتی تو
میں نے مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا جوہر ملاؤں۔ اگرچہ جانور کا تخر کرنا گناہ نہیں پر یہ اخلاق سے بنید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور حق

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَنَّهُ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكَ))
قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَلَمْتُ فَأَسْتَجِبْ قَالَ
((هَذِهِ حَاجَتُكَ)) فَقَدِي بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ
وَأَمِيرَتِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَصِيبَتِ الْعَصْبَاءُ
فَكَانَتِ امْرَأَةُ فِي الْوُثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ
نَعْمَتَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ نِيَّتِهِمْ فَأَنْفَلَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ
الْوُثَاقِ فَأَنَّتِ الْإِبِلَ فَحَقَعَتْ إِذَا ذُنْتُ مِنَ النِّعَمِ
رَغَا فَنَزَعَتْهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَصْبَاءِ فَلَمَّ تَرَفُّغُ
قَالَ وَنَافَقَةٌ مُتَوَقِّةٌ فَقَعَلَتْ فِي عَصَرِهَا ثُمَّ
رَحَرَتْهَا فَأَنْفَلَتْ وَنَذَرُوا بِهَا فَطَلَّوْهَا
فَاعَحَرَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ إِنَّ نَحَاها اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَتْهَا مَلَكًا فَمَدَّتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا
الْبَصْبَاءُ نَافَقَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ إِنَّ نَحَاها اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَتْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمًا
جَزَتْهَا نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنَّ نَحَاها اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَسْحَرَتْهَا لَا وَفَاءَ لِنَفْسٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا
يُمْلِكُ الْعَبْدُ)) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى خُسْرٍ ((لَا
نَفَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ))

آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے
اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ نے فرمایا بے (یعنی کھانا
پانی اس کو دیا)۔ پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو
تقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت
قید ہو گئی اور عصباء بھی قید ہو گئی۔ پھر وہ عورت بند میں تھی اور
کا فرار ہے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے۔
وہ ایک رات بھاگ نکلے بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس
اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ
عصباء کے پاس آئی اس نے آواز نہیں کی۔ اور وہ بڑی غریب
اوشنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی تو
کافروں کو خبر ہو گئی۔ وہ عصباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر
سوار ہو کے) لیکن عصباء نے ان کو تھکا دیا (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا)
عصباء ایسی حیرتور تھی۔ اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عصباء
مجھے بچالے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت
مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انھوں نے کہا یہ تو عصباء ہے
کہ جناب رسول خدا ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی میں نے نذر کی
ہے۔ اگر عصباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی۔
یہ سن کر صحابہ جناب رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا آپ نے (توبہ سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برا بدلیہ یا اس
عورت نے عصباء کو (یعنی عصباء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ
عصباء کی جان لینا چاہتی ہے)۔ اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ
عصباء کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عصباء ہی کی قربانی کرے۔

عمرہ سوار کی دینا تو اور وقت پر کام آیا ہو اس کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عصباء رسول اللہ کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔
پھر پراسے جانور کی قربانی کرنا کفارہ میں داخل ہے۔ نووئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی
تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ دو داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور امام احمد کے
نزدیک اس میں کفارہ ہے جسم کا۔

گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

۴۲۴۶۔ وہی جو اوپر گزرا۔ ہمارے روایت میں ہے کہ عصفاء بن عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی اور ملائم۔ اور شقی کی روایت میں ہے کہ وہ اونٹنی تھی غریب۔

باب: کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان

۴۲۴۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے پیچ میں گئے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلے گی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پروا ہے اس عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔

۴۲۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے پیچ میں لگے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس پر نذر ہے (پیدل چلے جانے کی) جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا سوار ہو جاوے بوڑھے! کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیرا اور تیری نذر کا۔

۴۲۴۹۔ اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۰۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری بہن

۴۲۴۶۔ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتْ الْقُضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِغِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدْرَبَةٌ.

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

۴۲۴۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهْدِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَغْلِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)) وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۴۲۴۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ اثْنَيْنِ يَتَوَكَّمُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَا ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ)) وَفِي نَذْرِكَ ((وَاللَّفْظُ لِقِسَّةٍ وَابْنِ خَشِرٍ.

۴۲۴۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُثَلَّةً.

۴۲۵۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ

(۴۲۵۰) نوٹی نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے تو

نے نذر کی کہ بیت اللہ تک نیلے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو
رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کا۔ میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا بیدل
بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۴۲۵۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أُخْبِرَ أَنَّ تَشْيِجِي إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرْتَنِي
أَنْ أَسْتَفْتِيَهَا لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهَا فَقَالَ ((لَبَسْتَ وَلَقَرْتَكُمَا)) .

۴۲۵۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ
نَذَرْتُ أُخْبِرِي فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَتَكَادَ أَبُو الْعَبَّاسِ
لَا يُغَارِقُ عُقْبَةَ .

۴۲۵۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ بِمَثَلِ حَدِيثِ عُقْبَةَ الرَّزَّاقِ

باب : نذر کے کفارہ کا بیان

باب في كفارة النذر

۴۲۵۳- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۴۲۵۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْبَيْعِ)) .



تہ اور عقبہ کی بیان کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جائے تو سوار ہوئے۔ اس حدیث میں بھی
اس وجہ سے اور میں قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور نیلے پاؤں چلنے کی صورت میں جو تاپنا پناہ اور مست ہے۔

(۴۲۵۳) نووی نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر الحاج پر۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شفا کوئی کہے اگر میں زید سے بات
کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لیے مجھ پر لازم ہے۔ پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر بجالائے۔ اور لام احمد کے
نذر ایک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے۔ اور ایک جماعت
فقیہائے اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خواہ نذر پاری کرے خواہ کفارہ دے۔

کِتَابُ الْإِيمَانِ قسموں کے مسائل

باب: خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی

باب: النَّبِيُّ عَنْ الْخَلِيفِ بِغَيْرِ اللَّهِ

ممانعت

تَعَالَى

۴۲۵۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم اللہ کی میں نے نہیں قسم کھائی باپ دادا کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

۴۲۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَىكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

۴۲۵۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرمؐ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

۴۲۵۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثِ غُفْلٍ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَا نَقُلُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

۴۲۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۴۲۵۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ يَسْئَلُ رِوَايَةَ يُونُسَ وَمُغَمَّرَ

۴۲۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب

۴۲۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

(۴۲۵۴) جو علماء کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی قسم سوا بار کھائوں پھر چور یا نہ کروں تو مجھ پر اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرتؐ نے فرمایا اقلع وابیہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کھائی تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نوٹ: یہ کیا بتا رہے علماء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پایا حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی تو رسول اللہ ﷺ نے نیکارا ان کو اور فرمایا خبردار رہو! اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ و دادا کی قسم کھانے سے پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)۔

۳۲۵۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۵۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی۔ قریش اپنے باپ و دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قسم کھاؤ اپنے باپ و دادوں کی۔

باب: جو لات و عزی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ

پڑھنا چاہیے

۳۲۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم میں سے قسم کھائے لات (اور عزی) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی کوگ پوجا کرتے تھے) کہہ لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے دوسرے سے 'اَوْ تَحْتِیْ' سے جو اٹھیلوں تو وہ صدقہ دے۔

۳۲۶۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ أَنَّهُ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رُكْبِهِ وَعُمَرُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنُتْ))۔

۴۲۵۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ)) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ يَخْلِفُ بآبَائِهِمْ فَقَالَ ((لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ))۔

۴۲۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ)) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ يَخْلِفُ بآبَائِهِمْ فَقَالَ ((لَا تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ))۔

يَابِ مَنْ خَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۴۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي خَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَفْأَمْرُكَ فَلْيَصْنُتْ))۔

۴۲۶۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ يَنْتُزِعُ حَدِيثَ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

(۳۲۶۰) کہہ کہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ خودی نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزی کی یاد اور کسی بت کی یادوں کے اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ سے بری ہوں تو اس کی قسم منقطع ہی نہ ہوگی اور اس کو مستحق کرنا اور ناکر پڑھنا چاہیے اور کہنا لازم نہ ہوگا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک کہنا لازم ہوگا۔ مگر جہندہ غباری بری من الجہنمی یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں تاکہ وہ کہنا نہ ہو جائے کہنا دکھا۔ خطابی نے کہا اتنا صدقہ دیو سے جتنے سے وہ جو اکیلے والا تھا مگر بھیجے ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس حدیث سے جہور علماء کا مذہب بھیج ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اور اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا۔ (نووی)

((فَلْيَصَدِّقْ)) بِشَيْءٍ رَفِيٍّ حَدِيثُ الْأَوْزَاعِيِّ
 ((مَنْ خَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى)) قَالَ أَبُو
 الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يُغْنِي قَوْلُهُ تَعَالَى
 أَقَامِرْكَ فَلْيَصَدِّقْ لَا يُرْوَاهُ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ
 قَالَ وَالزُّهْرِيُّ نَحْوُ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يُرْوَاهُ عَنْ
 النَّبِيِّ ﷺ لَا يُضَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۴۲۶۲- عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت کھاؤ قسم جس کی اور نہ اپنے باپ
 داداؤں کی۔

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس
 کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور
 قسم کا کفار دے

۴۲۶۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَخْلِفُوا
 بِالطَّوَاعِي وَلَا بِالْأَيْكُم)).

بَابُ نَذَابِ مَنْ خَلَفَ يَمِينًا قَرَأَى غَيْرَهَا
 خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
 وَيُكْفَرُ عَنْ يَمِينِهِ

۴۲۶۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میں جناب
 رسول اللہ کے پاس آیا چند اشعریوں کے ساتھ آپ سے سواری
 مانگنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں
 دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر ٹھہرے
 رہے ہم جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا بعد اس کے جناب رسول اللہ کے
 پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کہاں کے تین اونٹ
 دینے کا۔ جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضوں نے ہم میں سے کہا اللہ
 تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور سواری
 مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی پھر آپ نے ہم
 کو سواری دی۔ لوگوں نے اگر رسول اللہ سے کہا آپ نے فرمایا

۴۲۶۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِيلُهُ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا
 أُحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أُحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ
 فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَانِي بِإِبِلٍ فَأَمَرْتُ لَهَا بِثَلَاثِ
 ذَوْدٍ غَرَّ النَّزْرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أُرْ قَالَ بَعْضُنَا
 لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 نَسْتَحِيلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يُحْبِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَنَوُّهُ
 فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ ((مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
 حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ

(۴۲۶۳) ☆ نوٹی نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بھتر
 معلوم ہو تو توڑ دے اور کفار دے۔ اور اس پر اتفاق ہے علمائے کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہو گا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا
 درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں۔
 تو ایک اور اور اگلی اور نوٹی کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں۔

میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

۳۲۶۴- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا رسول اللہؐ کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے ساتھ گئے تھے حبش العسره یعنی غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہ دوں گا اور انتقال سے جب میں نے یہ کہا آپ غصہ میں تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہؐ کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے یاروں کے پاس آیا اور ان کو جو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ نہ سنا۔ تھوڑی دیر میں تمھارا تھا کہ بال کی آواز میں نے سنی عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعریؓ کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انھوں نے کہا چل رسول اللہؐ تجھے بلاتے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا اور یہ جوڑا اونٹوں کا سب چھ لونٹ جن کو آپ نے سعد سے خریدا تھا اور ان کو لے جا اپنے یاروں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے تو سوار ہو اس پر ابو موسیٰ نے کہا میں وہ اونٹ لے کر اپنے یاروں کے پاس گیا اور ان سے کہا رسول اللہؐ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں لیکن میں تم کو نہیں چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنھوں نے رسول اللہؐ کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہؐ نے ابو موسیٰ سے سواری دینے کا انکار کیا اور انھوں نے اپنے یاروں سے کہہ دیا

على يميني ثم أرى حيواً جنباً إلا كفوته عن يميني وأنتيت الذي هو خير))

۳۲۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْخُمْلَانِ إِذْ هُمْ مَعَ قَبِي حَبَشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسِلُونِي إِلَيْكَ لِتُخْلِنَهُمْ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا أُخْلِنُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)) وَوَأَفْقَعَهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَرْبَنَا مِنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَفَتْ فِي نَفْسِي غَلِيٌّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْتَ إِلَّا سُبُوعَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَاءً يُبَادِي أَيُّ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ نَفْسِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْرُوفٍ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسَبَةِ أَبْعَرَةَ ابْنِ جَبْرِ مِنْ سَعْدٍ فَأَتِلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلِنُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْتَبِعُوهُنَّ)) قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَلَقْتُ بِأَيِّ أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلِنُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ

بعد اس کے آپ نے سواریاں دیں تو ابو موسیٰ ڈرے کہیں میرے پیار یہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنائی اور رسول اللہ نے انکار نہ کیا ہو گا اس لیے مقابلہ کرنا چاہا) میرے یاروں نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم دینا ہی کریں گے (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے)۔ پھر ابو موسیٰ ان میں سے کئی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ کا انکار کرنا تھا اور بعد اس کے دینا تھا اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے یاروں سے جیسے ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۴۲۶۵- حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس تھا انھوں نے اپنا ستر خوان منگو لیا اس پر مرغ کا گوشت تھا کہ ایک شخص آیا بی تم میں سے سرخ رنگ کا جیسے علام ہوتے ہیں ابو موسیٰ نے اس سے کہا آؤ (یعنی کھانے میں شریک ہو)۔ اس نے تامل کیا پھر ابو موسیٰ نے کہا آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد بولا میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی۔ میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا ابو موسیٰ نے کہا آؤ شریک ہو میں تجھ سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں۔ میں جناب رسول اللہ کے پاس آیا اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں قسم خدا کی تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے بعد اس کے رسول اللہ کے پاس اونٹوں کی غنیمت آئی۔ آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور پانچ اونٹ دلوئے سفید کوہاں کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے رسول اللہ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں گے اور پانہ نہ دلایا ہم نے آپ کو) برکت نہ ہوگی ہم کو۔ پھر ہم لوٹے آپ کے پاس

لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يُنْطَلِقَ مِنِّي بَعْضُكُمْ بِأَيِّ مَن سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَةً فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ بَعْضُهُمْ بِأَيِّ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَطْلُوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَنْقُلْهُ قَعَالُوا بِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَقَدْ عَلِمْنَا مَا أَحْبَبْتَ فَأَنْطَلَقَ أَمْرُ مُوسَى بِبَعْضِهِمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْعَةً بِأَيْهَامٍ ثُمَّ بَعْضُهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثْتَهُمْ بِوَأَمْرٍ مُوسَى سَوَاءً.

۴۲۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَرَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى قَدَعًا بِمَآئِدَتِهِ وَتَحْتِهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ فَدَحَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ شَيْبَةً بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَلَنَكَا فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمُهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَهْطٍ مِنْ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْخَبِلُهُ فَقَالَ ((وَاللَّهِ لَا أُحْبِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أُحْبِلُكُمْ عَلَيْهِ)) فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُهَا بِإِذْنٍ نَدَعَا بَنًا فَأَمَرَ لَنَا بِحَصْنٍ ذُوْمٍ غَرُّ الذَّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْلَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةً لَا يَبَارِكُ

اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آئے تھے آپ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ نے سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یا رسول اللہ! اپنی قسم کو۔ آپ نے فرمایا میں تو قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھوں ڈالوں گا۔ سو قسم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو تو زور مرع کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

۳۲۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مرئی ہے۔

۳۲۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۲۶۸- وہی جو اوپر گزرے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں نہیں بھولا قسم کو۔

۳۲۶۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم خدا کی سواری نہیں دوں گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی۔ ہم نے کہا ہم آپ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر

لَنَا فَرَحْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ خَلَفْتَ أَنْ لَا نَحْمِلَكَ ثُمَّ حَمَلْنَا أَفْنَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَارِيٍ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا أَتَيْتُ الْبَيْتَ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْنَاهَا فَانْطَلَقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ)).

۴۲۶۶- عَنْ زُهْدٍ الْحَرَمِيِّ قَالَ كَانَ تَيْنَ هَذَا فَخِيَ بَنَ حَرَمٍ وَتَيْنَ الْأَشْعَرِيِّ وَذَ وَإِحَاءَ فُكْنَا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرْبَ إِلَيْهِ طَعَامٍ فِيهِ لَحْمٌ فَدَخَلَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۲۶۷- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زُهْدٍ الْحَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصَرُوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

۴۲۶۸- عَنْ زُهْدٍ الْحَرَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَخَاجٍ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَنِي قَالَ ((إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا)).

۴۲۶۹- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ ((مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ)) ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بَقَعَ الذَّرَى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ((إِنِّي لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا))

مِنْهَا إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۷۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْنَا مُشَاهِدًا قَائِمًا
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحِيلُهُ يَنْحُو
حَدِيثُ جَبْرِ

۴۲۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَنَادَهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ
فَخَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ))

۴۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ (مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَرَأَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ))

۴۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
فَلْيَأْتِ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ))

۴۲۷۴- عَنْ سُهَيْلٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ
مَالِكٍ ((فَلْيَكْفُرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلْ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۷۵- عَنْ تَعِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ
إِلَى عَبْدِيْ فِي حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَدَامٍ
أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَدَامٍ فَقَالَ لَيْسَ عَبْدِي مَا
أَعْطَيْكَ إِلَّا ذِرْبِي وَمِغْفَرِي فَأَكْثَبَ إِلَى أَهْلِي
أَنْ يُعْطَوْكَهَا قَالَ فَلَمْ تَرْضَ فَمَضَيْتُ عَبْدِي فَقَالَ
أَنَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ

پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

۳۲۷۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پیدل تھے سفر میں تو
رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگنے آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوپر گزری۔

۳۲۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر
ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو
بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں۔ اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم
کھالی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے۔ پھر اس کو کھانا
مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا۔ بعد اس کے جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے
فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر
سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۳۲۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری
بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے۔

۳۲۷۳- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ
فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے
تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۳۲۷۴- اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ
کرے۔

۳۲۷۵- تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا
عدی بن حاتم کے پاس اور سوال کیا اس سے ایک غلام کی قیمت کا یا
کوئی حصہ اس کی قیمت کا۔ عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے
مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھروالوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے
کے لیے۔ وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی میں
تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی نے کہا اگر

میں نے جناب رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہو تا کہ آپؐ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

۳۲۷۶- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے۔

۳۲۷۷- عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے (قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے)۔

۳۲۷۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۷۹- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور سودرم مانگنے لگے۔ انھوں نے کہا تو مجھ سے سودرم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم خدا کی میں تجھے نہ دوں گا۔ پھر کہا میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہو تا آپؐ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔

۳۲۸۰- حمیم بن طرف سے روایت ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سودرم ملے میری تنخواہ میں سے۔

۳۲۸۱- عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سرہ! تم درخواست کر حکومت کی کیونکہ اگر در خواست پر تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو خدا تعالیٰ تیرا دغا رہے گا۔ اور جب تو کسی کام

فَقَالَ لَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَأَنِّي سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَنفَىٰ لَهَا مِنْهَا فَلْيَاتِ الثَّقُفَىٰ)) مَا حَسَبْتُ يَمِينِي .

۴۲۷۶- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا غَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرَكَ يَمِينَهُ))

۴۲۷۷- عَنْ عَبْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا خَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْهَا وَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) .

۴۲۷۸- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

۴۲۷۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَأَنِّي سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) .

۴۲۸۰- عَنْ تَعِيمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَبَعْتُ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَلَمْ أَتَّعِبْهُ فِي عَطَائِي .

۴۲۸۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ قُلْتُ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتُ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا خَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

وَأَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔
پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر۔

۳۲۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي الْخَدِيبَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَبِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

بَابُ يَمِينِ الْخَالِيفِ عَلَى بَيْتِ الْمُسْتَخْلَفِ
۴۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يَصْدُقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَ قَالَ عَتْرُو يَصْدُقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)).

۴۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْيَمِينُ عَلَى بَيْتِ الْمُسْتَخْلَفِ)).

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ

۴۲۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَكَانَ لِسْلِمَانَ سَبَوْنُ امْرَأَةٍ فَقَالَ قَاتِلُوا قَاتِلُوا عَلَيْهِمْ الْقَيْلَةَ فَتَحْجُلُوا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمْ قَتْلًا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمْ غُلَامًا قَارِسًا يُغَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْجُلْ مِنْهُمْ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ يَصْفَ بِنْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: قسم میں انشاء اللہ کہنا

۳۲۸۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان کی ساتھ یہاں تھیں انھوں نے کہا میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا اور سب کو حمل ٹھہرے گا۔ پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو

(۳۲۸۳) ☆ ان احادیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے اور وہ نہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کے لیے قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا دے تو یہ مراد اس کو فائدہ نہ دے گی اور قسم کا گناہ اس پر نہ ہو گا اور اس پر اجتماع ہے۔ (نودئی)

(۳۲۸۵) ☆ نو دئی نے کہا اس حدیث میں کئی قاعدے ہیں ایک تو یہ کہ جو کام آئندہ کرنے کو کہیے اس کے ساتھ انشاء اللہ کہے۔ دوسرے جب حلف کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف مستعد ہی نہ ہو گی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کے تو جائز نہ ہو گا۔ اور طاؤس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے ہے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس سے ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آئے۔ اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگائے تو طلاق اور عتاق نہ ہو گا اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض لکیر کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے۔ (نودئی)

((لَوْ كَانَ اسْتَبَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارْسَ يَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

کسی کام کا نہ نکلا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنّتی اور سوار ہوتا خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔

٤٢٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَا طُغْرَفُ لِلثَّلِثَةِ عَلَى سَتِينِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ أَمْلَكَ فَلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ حَمَاتٌ بِشِقْ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْضُرْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ))

٣٢٨٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جیسے کہ ہمیں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں ایک میں ننانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنّتی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ۔ لیکن انھوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے۔ پھر کوئی عورت نہیں جنی البتہ ایک جنی وہ بھی آدھا پچھ۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

٤٢٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

٣٢٨٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٢٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُغْرَفُ لِلثَّلِثَةِ عَلَى سَتِينِ امْرَأَةٍ تِلْدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقِيلُ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِمْ فَلَمْ تِلْدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ بِنَصْفِ بَنَاتَانِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْضُرْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ))

٣٢٨٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنّتی گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان سے کہا گیا انشاء اللہ کہو۔ انھوں نے ہمیں کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بھی آدھا پچھ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

٤٢٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُغْرَفُ لِلثَّلِثَةِ عَلَى سَتِينِ امْرَأَةٍ كُلُّهَا تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

٣٢٨٩- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں اس رات کو نوے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انکا ساتھی (کوئی آدمی ہو گا یا فرشتہ) بولا کہو انشاء اللہ۔ انھوں نے نہیں کہا (بھول گئے)۔ پھر وہ

سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی، ایک ہوئی وہ بھی ایک کھڑا آدمی کا بیٹی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑکے جتلیں اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ میں سب مل کر۔

۳۲۹۰۔ اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے جو گزری ہے۔

فَطَافَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاةً وَاحِدَةً فَجَاءَتْ بِشِقْ رَجُلٍ وَاِنَّ الَّذِي نَفْسُ مُخْمَلٍ يَدِهِ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ لَحَاذِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا اُحْمَثُونَ.

۴۲۹۰۔ عَنْ أَبِي الزُّبَايْدِ يَهْدَى الْإِسْنَادَ مِنْهُ غَيْرُ اللَّهِ قَالَ ((كَلَّمَا تَحْمِلُ غَلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى)).

باب : جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

۳۲۹۱۔ امام بن منیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان کی ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

باب : کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے

باب النُّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّيْمِينِ فِيمَا يَتَأَذَى بِهِ أَهْلُ الْخِلَافِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

۴۲۹۱۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِمِثْيَبِهِ فِي أَهْلِهِ أَلَمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ أَلَيْسَ فَرَضَ اللَّهُ)).

باب نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ

۳۲۹۲۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانا تھی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا پھر پورا کر

۴۲۹۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَضِييَ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْكُفَرِيَّةِ أَنْ أَتُكْبِكَ لَيْلَةً فِي

(۳۲۹۱) یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ گنہگار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ کھانا کھاؤں گا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس کے لیے کوئی چیز نہ لاؤں گا یا کسی قسموں کا توڑنا گناہ ہے اور کفارہ دے دیتا۔ اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ پیوں گا یا جو نہ کھیلوں گا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری ہے۔

(۳۲۹۲) نوٹی نے کہا مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذری صحیح نہیں اور بعضوں کے نزدیک صحیح ہے بدلیل اس حدیث کے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی اور حسن بھری اور ابو ثور اور علی

ابن نذر کو۔

۴۲۹۳- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو اوپر

گزری۔

۴۲۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت

عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپؐ جہنم (ایک مقام کا نام

ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ! میں نے

نذر کی قسم جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی

تو آپؐ کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جاو اور اعتکاف کر ایک دن

حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم میں

سے ایک لوٹ لی ان کو عتایت کی قسمی جب آپؐ نے سب قیدیوں

کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے

ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ نے

پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبد اللہ! اس لوٹ لی کے پاس جا اور

اس کو بھی چھوڑ دے۔

۴۲۹۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب جناب رسول

اللہ ﷺ لوٹے حین سے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا آپؐ سے اس نذر

کو جو انھوں نے جاہلیت میں کی قسمی ایک دن کے اعتکاف کی بھر

اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۴۲۹۶- تابع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ ((فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ))۔

۴۲۹۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ أُمِّ أَلْبُرَاسَةَ

وَالْتَفِئِي فِي حَدِيثِهِمَا اُعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأُمَّا فِي

حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا بِعَنْكَفِهِ

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصِ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ

۴۲۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحِجْرَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْحَايِلَةِ أَنْ

أُعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى

قَالَ ((أَذْهَبَ فَأَعْتَكِفَ يَوْمًا)) قَالَ وَسَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ

جَارِيَةً مِنَ الْحُثَمِيِّ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ

اللَّهِ أَذْهَبَ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَعَلَّ سَبِيلَهَا۔

۴۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ

حُدَيْبِ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَذْرِ سَكَانَ

نَذَرَهُ فِي الْحَايِلَةِ اُعْتِكَافَ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى

حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ۔

۴۲۹۶- عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

لِهُ وَلَوْ دَانِ بْنِ نَذْرٍ كَأَوَّلِيٍّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ سَعَى لِمَا أَصَحَّ -

(۴۲۹۶) ☆ نوٹی ہے کہا عبد اللہ بن عمرؓ شاید اس کا علم نہ ہو گا نام مسلم نے کتاب الحج میں انس سے روایت کیا کہ آپؐ نے عمرہ باندھا نہیں

کے سال جہانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا ہے اور اس سے انھوں نے کہا آپ نے عمرہ نہیں کیا ہے اور اس سے۔

عُمَرَةُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَالَ لَمْ يُعْمَرْ بِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذْرًا اَعْتَكَاكَ لَيْلَةً فِي الْخَامِلَةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَلِيبٍ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ وَمُعَمَّرٍ عَنْ أَيُّوبَ.

۳۲۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۹۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ يَهْدًا الْحَدِيثُ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اَعْتَكَاكَ يَوْمَ.

باب : غلام ، لونڈی سے کیونکر سلوک

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمْلُوكِ وَكُفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ غَدَاةً

کرنا چاہیے

۳۲۹۸- زاذان ابو عمر سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انھوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا مار لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۸- عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ آتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ اُعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَاحْذَرِ مِنَ الْأَرْضِ عَوْدًا لَوْ شِئْنَا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ صَوَّبَهُ لَكُفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

۳۲۹۹- زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹ پر نشان دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبد اللہ نے کہا تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص غلام کو بن کئے حد لگائے (یعنی حق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اتاریہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۹- عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بَعْلَامَ لَهُ فَرَأَى يَطْلُقُهُ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتَنَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَنِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَرَى هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَوَّبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنْ كُفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

۳۳۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۰۰- عَنْ فَرَّاسٍ بِإِسْنَادٍ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَّانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي

حدیث و کتب ((مَنْ لَعَنَهُ عَدُوٌّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْخَدَّ.

۴۳۰۱- معاویہ بن سويد سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طانچہ مارا مگر میں ہماگ گیا پھر میں آیا کھڑے تھوڑا پہلے آیا اور اپنے باپ کے چچے نماز پڑھی انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا۔ پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے۔ اس نے معاف کر دیا۔ سويد نے کہا ہم مقرر کے بیٹے رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طانچہ مارا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

۴۳۰۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَعْتُ مَوْلِي لَنَا فَهَرَسَتْ ثُمَّ جِئْتُ فَبَيَّلَ الظُّهْرَ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَذَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتِلْ مِنْهُ نَعْمًا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَيْنِي مَقْرُونٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ قَطَعْتُمَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ امْتَلِئُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ ((قَلْبُكُمْ خَدِيمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخْلَوْا سَبِيلَهَا)).

۴۳۰۲- بلال بن لیاف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طانچہ مار دیا۔ سويد بن مقرر نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سو اس کے عہدہ چھوڑے۔ مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرر کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طانچہ مارا اور رسول اللہ نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۲- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ قَطَعَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مَقْرُونٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجَنَّتْهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مَقْرُونٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ قَطَعَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْقِبَهَا.

۴۳۰۳- بلال بن لیاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تھے سويد بن مقرر کے گھر میں جو نعمان بن مقرر کے بھائی تھے ایک لونڈی وہاں نکلی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طانچہ مارا سويد ناراض ہوئے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر۔

۴۳۰۳- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبُرِّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرُونٍ أَحِبُّ النَّعْمَانِ بْنِ مَقْرُونٍ فَخَرَجَتْ حَارِجَةً فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ يَدْرِيسَ.

(۴۳۰۱) یعنی تو بھی اس کو طانچہ لگا۔ سبحان اللہ غلام، لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولا کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کما کرتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے، بعد آپ پہنچنے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کہی مارتے پہنچتے تھے اگر کوئی ان کا بچہ مارتا تو اس کو ویسا روایت ہے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔ توئی نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سويد نے کہا ورنہ طانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر واجب ہے۔

۴۳۰۴- سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا۔ سوید رضی اللہ عنہ نے کہا تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے آواز کرنے کا۔

۴۳۰۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۰۴- عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ أَنَّ حَارِثَةَ لَمْ تَطْمَحْ بِإِنْسَانٍ فَقَالَ لَهُ سُؤَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاسِعٍ فَعَمَدًا أَخَذْنَا فَلَطَمْتُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُغَيِّقَهُ.

۴۳۰۵- عَنْ وَهْبِ بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَقَدَّرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۴۳۰۶- ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے کہ ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود۔ میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ ہیں آپ فرمادے ہیں جان لے ابو مسعود! جان لے ابو مسعود! میں نے اپنا کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا لے ابو مسعود! جان لے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

۴۳۰۶- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسُّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قُلْتُ أَفَهُمُ الصَّوْتُ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ قُلْنَا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ)) اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَالْتَفَيْتُ السُّوْطَ مِنْ يَدَيَّ فَقَالَ ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَفْضَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْعُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ نَا أَضْرِبُ مِمَّا لَكَ بَعْدَهُ أَبَدًا.

۴۳۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر بیت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

۴۳۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الرَّاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ حَرْبٌ نَسَقَتْ.

۴۳۰۸- ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آزاد ہے اللہ کے لیے۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

۴۳۰۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لِلَّهِ أَفْضَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لَوْجُهُ اللَّهُ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْلِكَ النَّارُ أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارُ)).

۴۳۰۹- حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ۔ وہ اور مارنے لگے۔ غلام نے کہا رسول اللہ ﷺ کی پناہ۔ ابو مسعودؓ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابو مسعودؓ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

۴۳۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی پناہ۔

باب: اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لیے وعید کا بیان

۴۳۱۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو۔

۴۳۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ کا ایک نام ہے اس لیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہو گئی۔ اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)۔

باب: غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پیتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو

۴۳۱۳- معمر بن سويد سے روایت ہے ام ابیذر غفاریؓ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے)۔ وہ ایک چادر اوڑھے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا اسے ابیذر! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انھوں نے کہا: مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں بھی تھی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت

۴۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَنُؤَدِّيَنَّكَ عَلَيْنَا مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ فَأَعْتَقَهُ.

۴۳۱۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب التغلب على من قذف مملوكه بالزنا

۴۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّانَا يَقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَيْفًا قَالَ)).

۴۳۱۲- عَنْ فَصِيلِ بْنِ غَزَّوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّوْبَةِ.

باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

۴۳۱۳- عَنِ الْمُعَزَّوْرِ بْنِ سُوَيْبٍ قَالَ مَرَدْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ كُوَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ خَفَعْتَ تَبَتُّهُمَا كَانَتْ حَلَّةٌ فَقَالَ بَلَى كَانَتْ جُنِي وَبَيْنَ رَحْلِي مِنْ بَحْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ لَمْثَةُ أَعْمَحِيَّةٍ وَمَعْرُفَةُ بَأْتِهِ فَنَشْكَاكُمَا لِي نَسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ

(۴۳۱۱) یعنی میں نے ام ابیذرؓ کی شکایت کی کہ وہ مجھ پر زنا کی تہمت لگا رہے تھے میں نے کہا کہ توبہ کر لو تو میں تم کو آزاد کر دیتا۔

کی رسول اللہؐ سے۔ جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہؐ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو)۔ وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذرؓ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہؐ نے ان کو بھائی کہا)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا (یعنی تمہارے ملک میں)۔ تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ۔ اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

۳۳۱۳- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے بڑھاپے پر پھر آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو کچھ ڈالے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی اس۔

۳۳۱۵- معمر بن سعد سے روایت ہے میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنتے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنتے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا مجھ سے جناب رسول اللہؐ کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی۔ میں نے اس کو

مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرُؤٌ فِيتَ جَاهِلِيَّةٍ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرَّحْمَانَ سُبْرًا أَوْ بَهْمًا وَأَمَرَهُ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرُؤٌ فِيتَ جَاهِلِيَّةٍ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَضَعُوهُمْ مِمَّا فَاتَكُلُونِ وَأَلْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاعْيُرُوهُمْ))

۴۳۱۴- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((إِنَّكَ أَمْرُؤٌ فِيتَ جَاهِلِيَّةٍ)) قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ ((نَعَمْ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((نَعَمْ)) عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ)) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ((فَإِنْ كَلَفْتُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَلْيَعْنُوهُمْ)) وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ ((فَلْيَعْنُوهُمْ عَلَيْهِ)) وَتَبَسَّ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَلْيَعْنُوهُمْ وَلَا فُلْيَعْنُوهُمْ)) اَنْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَلَا يَكْلَفُهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ))

۴۳۱۵- عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ وَابْتُ أَمَا ذَرٍّ وَرَعْلَبُهُ حَلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِيهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرْتُ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَيَّرَهُ بِأَمْرِهِ

کی گلی دی (نودی نے کہا وہ شخص حضرت بلالؓ تھے)۔ اس نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور پہناتے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں۔ اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

۴۳۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی اسے طاقت ہو۔

۴۳۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو تھوڑا دو لقمہ اس کے لیے رکھ چھوڑے۔

باب: غلام کے اجر و ثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے

۴۳۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دوا ہر ثواب ہو گا (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

۴۳۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام نیک ہو اس کو دو ہزار ثواب ہے

قَالَ قَاتِي الرَّحْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَا تَكْرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِيحَاؤَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَحْوَهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِيبُوهُمْ عَلَيْهِ))

۴۳۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يَطِيقُ))

۴۳۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ لَمْ يَجَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَةً وَذَخَانَهُ فَلْيُعْطِهِ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدَيْهِ مِنْهُ أَكَلَةً أَوْ أَكَلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَغْنِي لَقْمَةً أَوْ لَقْمَتَيْنِ))

باب ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ

۴۳۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلْعَبَدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مِائَتَيْنِ))

۴۳۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْ حَدِيثٍ مَالِيٍّ

۴۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُنْصَلِحِ

(ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی چان ہے اگر جہاد نہ ہو تا راج اور اس کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مزدور۔ اور ابو ہریرہ نے راج نہیں کیا اپنی مال کی خدمت میں رہے جب تک وہ مر نہ گئی۔

۳۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسِي أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْدُو لَوْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحُجَّ وَبِرَّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَخُجُّ حَتَّى مَاتَ ثُمَّ لَبِصَتْهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ ((بَلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْمَمْلُوكَ.

۴۳۲۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَّغْنَا وَمَا بَعْدَهُ

۳۳۲۲- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوسرا ثواب ملے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہوں نے کہا اس کا حساب بھی نہ ہوگا (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

۳۳۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۳۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ۔

۴۳۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ)) كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَخَذَّ ثَمَانِي كُتُبًا فَقَالَ كُتُبٌ لِيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

۴۳۲۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَعِثْنَا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّى يُحْسِنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ بَعِثْنَا لَهُ)).

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان

۳۳۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بروے میں سے آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے ساتھیوں کو ادا کرے اور برودہ اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔

بَاب مَنْ أَغْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ

۴۳۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَغْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَا يَنْبَغُ لَنَفْسِ الْعَبْدِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَقَّ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَقَّ مِنْهُ مَا عَقَّ)).

لق فرض کیونکہ فرض حج اور رسول اللہ کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

(۳۳۲۵) ترمذی نے کہا ان حدیثوں کا بیان کتاب الفتن میں مفصل مگز چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو تکرر بیان کیا۔

۴۳۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عَقْدُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَتْلَعُ نَفْسَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَقِقْ مِنْهُ مَا عَقِقَ))

۴۳۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ قَدْرُ مَا يَتْلَعُ قِيَمَتَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَذْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَقِقَ مِنْهُ مَا عَقِقَ))

۴۳۲۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ ((وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَقِقَ مِنْهُ مَا عَقِقَ)) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي ثَوْبٍ وَبِشْرِ بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَدِيثَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَذَرِي أَمْرَ شَيْءٍ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قَبْلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَبْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ

۴۳۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَةُ عَذْلٍ لَا وَكُنْ وَلَا مَنَعَتْ ثُمَّ عَقِقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا))

۴۳۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَقِقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَتْلَعُ نَفْسَهُ))

۴۳۳۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۴۳۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے پردے میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۴۳۲۷- عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ جس کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔

۴۳۲۸- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۲۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔

۴۳۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے پردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔

۴۳۳۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا جو بردہ صاحبی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ دوسرے حصے کے بھی دام دے گا۔

۴۳۳۲- جو آزاد کر دے ایک حصہ بردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔

۴۳۳۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے کسی بردے کا اس کا چہرہ ابھی اسی کے مال میں سے ہو۔ اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جہر نہ ہوگا۔

۴۳۳۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۳۵- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس سوالان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو بلایا اور ان کی تین گھڑیاں کیں۔ بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام لکھا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

۴۳۳۶- وہی ہے جو اوپر گزری تفسی کی روایت میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

۴۳۳۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ يَنْتَقِ أَحَدُهُمَا قَالَ يُضَمُّ.

۴۳۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَيْئًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ)).

۴۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شَيْئًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّاهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْتَقٍ عَلَيْهِ)).

۴۳۳۴- عَنْ أَبِي أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي خَلِيفَةِ عِيْسَى ((ثُمَّ يُسْتَسْقَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يَعْتِقْ غَيْرَ مُشْتَقٍ عَلَيْهِ)).

۴۳۳۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ قَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْرَأَهُمْ أَثْلَاقًا ثُمَّ أَعْرَضَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

۴۳۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَبَابٌ فَحَدَّثَنِيهِ تَكْرُورًا أَنَّهُ عَلِيَّةٌ وَأَمَّا التَّقْفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

۴۳۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۴۳۳۵) جو تووی نے کہا وہ مروی روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا نہ جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے۔ اور اس حدیث سے متحسک کیا ہے بالکثرت اور شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالے کیلئے۔ اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ٹکٹ آزاد ہوگا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہؒ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپ نے رد کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور بخاری اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے اور یہی مقول ہے ابن مسیب سے۔ ابھی مختصر۔

بَابُ جَوَابِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَحَمَّادٍ.

بَابُ جَوَابِ بَيْعِ الْمُدْبِرِ

٤٣٣٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ امْرَأَةً لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قُلْتُ: ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ تَعْمَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِسَانٍ مِلَّةٍ دِرْهَمٍ فَقَعَمَهَا إِلَيْهِ قَالَ: عَمْرُو سَبَعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قَبِيضًا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ.

٤٣٣٩- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: جَابِرٌ فَأَشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّاسِ عَبْدًا قَبِيضًا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

٤٣٤٠- عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدْبِرِ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دَبَّارٍ.

٤٣٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعِوَّةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ

باب : مدبر (۱) کی بیع درست ہے

٣٣٣٨- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے؟ ہم بن عبد اللہ نے اس کو آٹھ سو درہم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبلی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرے۔

٣٣٣٩- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیچا تو تمام کے بیٹے نے اس کو خرید لیا۔ وہ غلام قبلی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرے۔

٣٣٤٠- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٣٤١- مذکورہ بالا حدیث کی مزید اسناد مذکور ہیں۔

(٣٣٣٨) ☆ نووی نے کہا شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے موت سے پہلے درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔

(٣٣٣٩) ☆ نووی نے کہا تمام کا مذہب جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح تمام ہے۔ اور تمام لفظ ہے ہم بن عبد اللہ کا۔ اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں ہم کا محمد سنا اور محمد آواز کو کہتے ہیں۔ اسی

(۱) ☆ مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو عَسَا
الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطْرِ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ
دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي يَوْمِ
الْمُدْبِرِ كُلِّ مَوْلَاءٍ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَأَبِي عَیْنَةَ عَنْ
عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ.



کِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالْدِّيَّاتِ

قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل

باب: قسامت کا بیان

بَابُ الْقَسَامَةِ (۱)

۴۳۴۲- سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید بشر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ ان دونوں نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور عیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیر میں پہنچے تو الگ الگ ہو گئے۔ پھر عیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا ہے۔ انھوں نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ کے پاس وہ اور عیصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل۔ عبد الرحمن سب میں چھوٹے تھے، انھوں نے جاہلیات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے تو جب رسول اللہ نے فرمایا جو میں میں برا ہے اس کی بڑائی کر (یعنی اس کو بات کرنے دے۔ حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور عیصہ اور عیصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے)۔ عبد الرحمن چپ ہو رہا اور عیصہ اور عیصہ نے باتیں کیں۔ عبد الرحمن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو۔ آپ نے فرمایا ان

۴۳۴۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَبِيبٌ قَالَا وَغَنَّ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَتَيْنَاهُمَا فَلَا حَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِحَبِيبٍ تَقَرَّفَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحِصَةُ بَجْدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَبِيلًا فَذَقَتْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَلَذَعَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ بَيْنَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكَبِيرِ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ ((لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ نَيْمًا فَتَسْتَجِبُونَ صَاحِبَيْكُمْ)) أَوْ

(۱) ☆ قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور حملہ والوں پر شہید ہو تو ان کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا متقول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

(۴۳۴۲) ☆ نووی نے کہا قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مالک اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہو گا صرف دیت لازم آئے گی اور شافعی کا قول یہی ہے۔ اور اختلاف یہ ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے جائیں تو مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث پرچاس قسمیں کھائیں گے اور وہ نہ کھائیں تو چوبیس پر شہید ہو ان سے قسمیں لی جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر چھ

تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے موزٹ کا خون حاصل کرتے ہو (یعنی قضا یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمن تھے لیکن آپ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمن قسمیں کھائیں)۔ تینوں نے کہا ہم کیونکر قسمیں کھائیں، خون کے وقت ہم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے انھوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے جب جناب رسول اللہؐ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے)۔

۴۳۴۳- کل بن ابی شمرہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حمید بن مسعود اور عبداللہ بن کل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن کل مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودیوں نے مارا ہو گا)۔ پھر عبداللہ کا بھائی آیا اور اس کے بچا کے بیٹے حمیدہ اور حمیدہ سے سب رسول اللہؐ کے پاس آئے عبدالرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے۔ پھر حمیدہ اور حمیدہ نے حال بیان کیا عبداللہ بن کل کا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں (کہ یہ قاتل ہے) وہ اپنے گلے کی رسی دے دے گا (یعنی اپنے تئیں سپرد کر دے گا تمہارے قتل کے لیے)۔ انھوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس

قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالِ ((فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ بَيْعًا)) قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اِيْمَانَكُمْ قَوْمٌ كَفَرُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى عَقْلَهُ.

۴۳۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ حَمِيْدَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا يَتَلَّ حَبِيْرَ فَفَرَّقَا فِي النَّعْلِ فَقَبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَانْتَهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ اخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنَا عَمُو حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي اَمْرِ اَخِيهِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَبُرَ الْكُفْرُ)) اَوْ قَالَ ((يَبْتَئِذُ الْاَكْبَرُ)) فَتَكَلَّمَا فِي اَمْرِ صَاحِبَيْمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَقِسِمِ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُفْقِهِ)) قَالُوا اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالِ ((فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ بِاِيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ

اللہ ہو گئی جو مدعی علیہ ہیں۔ اور جناب رسول اللہؐ نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی علف نہ کی اور نہ علف لینے پر راضی ہوا اور یہ دیت آپؐ نے عمر عادی اس خیال سے کہ عبد اللہ کا خون ضائع نہ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حدیث کے اونٹوں میں سے آپؐ نے سوا ٹھنڈے دے دیئے اور لہام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے۔ (ابھی مختصراً)

(۴۳۴۳) نو دہی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ قسامت سے قضا بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کر دے گا اور جن کے نزدیک قضا نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کر دے گا دیت دینے کے لیے۔ واللہ اعلم۔

قتیس کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ آخر جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے دیت دی عبد اللہ بن سہل کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ کیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۴۳- سہل بن ابی شمس سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح جیسے اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

۴۳۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۴۶- بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور حمصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ کے زمانہ میں اور ان دونوں وہاں امن و امان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے۔ پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں اس کی نعش ملی۔

حمصہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور حمصہ اور حمصہ (چچا زاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ سے عبد اللہ کا حال پین کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا۔ تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ نے فرمایا ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے

ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کر لیں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھا کر۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیوں کر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

اللَّهُ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَثْلِبَ قَالَ سَهْلٌ فَذَحَلْتُ بَرْتَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَوَكَضْتَنِي نَاقَةً مِنْ بِلَاقِ الْإِبِلِ وَكَضَمْتُ بِرِجْلَيْهَا قَالَ حَمْدًا هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

۴۳۴۴- عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي خَلْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ مَعْقِلَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَيْنِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً.

۴۳۴۵- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي خَلْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۴۶- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ بْنَ زَيْدٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ حَرَجَا إِلَى خَيْبَرِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مَلُوحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودٌ فَتَمَرَّقَا لِحَاجَتَيْهِمَا فَقَبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَذَقَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَحِيشَةَ فَذَكَّرُوهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَّانَ عَبْدَ اللَّهِ وَحَيْثُ قِيلَ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُمْ أَقُولُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ ((تَحْلِفُونَ خَضِيصِينَ يَمِينًا وَتَسْتَجِفُّونَ فَايْلَكُمْ)) أَوْ صَاحِبَكُمْ فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ ((فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ بِخَضِيصِينَ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَكْبَانُ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عَيْنِهِ.

۴۳۴۷- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹیوں میں سے لات ماری پڑے میں۔

۴۳۴۷- عَنْ بُخَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ نِسِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ مِنْ زَيْلِ الْأَعْلَقِ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحْيِصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ زَيْلِ رَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْحَرُ حَدِيثَ اللَّيْلِ إِلَى قَوْمِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَدِيهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُخَيْرٌ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ بْنُ أَبِي حُفْصَةَ قَالَ لَقَدْ رَكُضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمَوْبِدِ.

۴۳۴۸- سہل بن ابی حمہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیر کو گئے وہاں ہلک الگ ہو گئے۔ پھر ایک ان میں سے ایک مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جاتا جناب رسول اللہؐ نے اس کا خون ضائع ہوتا تو سوا دیت دیے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

۴۳۴۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُفْصَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَنَفَرُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَيْلاً وَرَسَاقَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يُطِيلُ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

۴۳۴۹- سہل بن ابی حمہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبداللہ بن سہل اور حمصہ دونوں خیر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی۔ تو حمصہ سے کسی نے کہا عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی لاش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انھوں نے کہا قسم خدا کی تم نے اس کو مارا ہے۔ یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے اس کو نہیں مارا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر حمصہ اور ان کا بھائی حمصہ جو اس سے بڑا تھا اور عبدالرحمن بن سہل تینوں آئے (جناب رسول اللہؐ کے پاس)۔ حمصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیر کو گیا تھا (عبداللہ کے ساتھ) تو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا حمصہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔ پھر حمصہ نے بات کی بعد اس کے حمصہ سے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔ پھر جناب رسول اللہؐ نے یہود کو لکھا اس

۴۳۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُفْصَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كَثَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْيِصَةَ عَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْلٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحْيِصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطَرِحَ فِي عَيْنٍ لَوْ فَتِحَ فَأَتَى يَهُودٌ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ تَقْتُلُونَهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَتَيْنَا حَتَّى قَوِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوِصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَنَبَّ مُحْيِصَةَ بِتَكَلُّمِ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحْيِصَةَ ((كَبُرَ خَيْرٌ)) يَرِيدُ السَّنَّ فَتَكَلَّمَ حَوِصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا أَنْ يَذُوا صَاحِبَكُمْ وَإِنَّمَا

بارے میں۔ انھوں نے جواب میں کھنکھاس خدا کی قسم نے نہیں مارا اس کو۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ حویصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہود قسم کھائیں گے تمہارے لیے۔ انھوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (ان کی) قسم کا کیا اعتبار۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سواند ان کے پاس بھیجے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے۔ سہل نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۵۰۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر پائی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)) فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَبُّوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيْصَةَ وَمُحَيصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ((اتَّخِذُوا قَسَمًا وَتَسْتَجِيبُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ)) قَالُوا لَا قَالَ ((فَتَخْلِفْ لَكُمْ يَهُودُ)) قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ قَوَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَمَعَتْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الذَّوَارُ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَمْتُسَيِّئِهَا نَاقَةُ حَمْرَاءُ.

۴۳۵۱۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النَّاصِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۴۳۵۰) ☆ لوئی نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مار دیا تو کیا ہے اگرچہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے پھر چند روز زخم کے بعد کسی کہ مر جائے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو مالک اور لیث کے نزدیک شافعی و راوی حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے۔ چوتھی یہ کہ مقتول جہم کے پاس ملے یا اس سے قریب یا جہم اور سے آ رہا ہو اس کے پاس آ لے تو گواہی اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور دوسرے کہا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہاں گیا ہو اس صورت میں مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں پھر ان میں ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور امام مالک کے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس کہ وہ کا دوس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ از دام اور جہم میں کوئی مر او اٹلے شافعی کے نزدیک وہ نہ ہے اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی ساتویں یہ کہ مقتول کی شخص کی محل یا قبیلہ یا مسجد کسی محلہ والوں کی ملے تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور واؤ کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون نہ ہو گا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ جیسے جائیں مگر شافعی نے کہا کہ جب نفس اس کے دشمنوں کے محلہ میں ملے تو جیسے خیر کا قصد ہے کہ انصار اور یہود میں عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد سے بھی ایسا ہی۔ مقتول ہے اور امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اہل کو نہ کہ نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نفس کسی محلہ یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں اگر نفس مسجد میں ملے تو اہل محلہ کو حلف دیں گے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی۔ یہ سب ہے کہ محلہ والوں پر دعوئی کیا جائے اور اور اتنی نے کہا کہ جب محلہ میں نفس ملے تو قسامت واجب ہوئی کو اس پر مار کا نشان نہ ہو۔ ابھی مختصر؟

۴۳۵۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ بِهَذَا وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قِتَالٍ أَدْعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.

۴۳۵۲- عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُفْلِ حَدِيثِ ابْنِ خُرَيْجٍ.

بَابُ حُكْمِ الْمُخَارِبِينَ

وَالْمُرْتَدِّينَ

۴۳۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَبَاءِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاحْتَرَمُوا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ هِشِمَ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَيَّ إِبِلَ الْعَدَّةِ فَخَشَرْتُمَا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَنْوَلِهَا)) فَقَعَلُوا فَخَشَرُوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّجَازِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَلَفُوا خَزْفَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِعَتْ فِي أَنْفِهِمْ فَأَتَيْنَ بِهِمْ فَقَطَعَ أُنْبُيَهُمْ وَارْحَلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَفَرَسَهُمْ فِي الْخَزْفَةِ حَتَّى مَاتُوا.

۴۳۵۱- ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا حکم کیا اور میان انصار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔

۴۳۵۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے

والوں کا حکم

۴۳۵۳- انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عربہ کے (ایک قبیلہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی استقامت ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا بی چاہے تو صدقے کے اونٹوں میں جاؤ (جو شہر سے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور عیشاب پیو۔ انھوں نے ایسی ہی کیا اور اچھے ہو گئے۔ پھر نیچے چڑھ لوں پر (جو مسلمان تھے) اور ان کو مار ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو بھاگے گئے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ بڑھ کر آئے تب آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیں پھر دائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

(۴۳۵۳) * مالک اور احمد کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا پیشاب اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دو اے لے کے تمہارا اور دو اے واسطے ہر ایک نجات کا استعمال درست ہے سو خراور مسکرات کے۔ (الحی کا مال النوری)

یہ حدیث بخاری اور مسندین کی سرائیں اصل ہے اور موافق ہے اس آیت کے انما جزاء اللین یحاربون اللہ ورسوله آخر تک۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات میں تو امام مالک کے نزدیک امام کا اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا، سولی دینا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، قید کرنا) جو سزا چاہے دے۔ مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ابو مصعب کے نزدیک ہر صورت میں امام کا اختیار ہے۔ اور خائف اور باقی علماء کے نزدیک اگر عادیین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولی دیے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹنے جائیں گے اور جو صرف ذریعہ اور ہتھیار تو ان کو پلا کر سزائیں گے۔ اور سولی سے بیکرا مراد ہے اور یہ عادی ہر عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہوگا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ شلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ

۴۳۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَرْنًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ وَرَسَقَتِ أَسْجَانُهُمْ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا تَخْرُجُونَ مَعِي وَأَعِينَا فِي إِبِلِهِ قَتِيلِيُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَآلْيَانِهَا)) فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَنَبَرُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَآلْيَانِهَا فَصَحَّوْا فَتَنَبَّلُوا الرَّاحِيَّ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ لَبَدُوا فِي الشَّصِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي بَوَائِقِهِ وَاطْرَدُوا النِّعَمَ وَقَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

۴۳۵۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عَرَبِيَّةٍ فَاسْتَوْحَمُوا لِمُعَذِّبَةٍ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِلْقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَبْشُرُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَآلْيَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حُجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقَوَا فِي الْحَرَّةِ يَنْسِفُونَ فَلَا يَنْسِفُونَ.

۴۳۵۶- عَنْ أَبِي فَلَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ حَاضِرًا حَلَفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ

۴۳۵۳- أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ رَوَايَتِ هِے آٹھ آدمی عکل (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر ان کو ہوا ناموافق ہو گئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انھوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جلاؤ انٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور پیہشاب پیو۔ انھوں نے کہا اچھا پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا پیہشاب اور دودھ پیا اور اچھے ہو گئے۔ انھوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گر قرار ہو کر لائے گئے۔ آپ نے حکم کیا اچھے پاؤں کاٹے گئے آکسمیں سلائی سے پھوڑی گئیں پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک وہ مر گئے۔

۴۳۵۵- وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

۴۳۵۶- حضرت ابوقحافہ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا تھا انھوں نے لوگوں سے کہا قسامت میں

ظہر منسوخ نہیں اور آپ نے قصاص کیا کیونکہ انھوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (کوئی)

(۴۳۵۵) ہم تو دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ نے ایسا حکم کیا تھا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اہم ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگتے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کا دودھ طرح کے عذاب نہ دیں گے۔ ایک پیاس کا دورہ دوسرے گردن مارنے کا نہیں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے چرواہوں کو مارا اور اسلام سے پھر گئے اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی۔ اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو البتہ اگر ذی کافرا یا نور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور دھو کر ٹائیے وقت میں درست نہیں۔ (کوئی)

کیا کہتے ہو؟ عنید نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی۔ میں نے کہا مجھ سے انس نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے انہیں تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اور ابو قلابہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنید نے سجان اللہ کہا میں نے کہا کیا میرے اوپر جہت کرتے ہو (جھوٹ کی)؟ تو عنید نے کہا نہیں ہم سے بھی انس نے ایسی ہی حدیث بیان کی اے ملک شام والو! تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)۔

۳۳۵۷- وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے داغ نہیں دیا (کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی)۔

۳۳۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس عربیہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے بیت کی آپ سے مدینہ میں۔ اس وقت موسم یعنی برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی نے کہا برسام عقل کا فزور ہے یا دم سر کا یا دم سینہ کا۔ بحر الجواہر میں ہے برسام دوم ہے اس پر دے کا جو جگر او رمعدے کے بیچ میں ہے۔) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے تین فوجوانوں کے قریب تھے آپ نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پیچھے والے کو بھی ساتھ کیا جو ان کے قدموں کے نشان پیچھے۔

۳۳۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ان کی آنکھوں میں مسالیاں بھیریں اس لیے کہ

لِنَاسٍ مَا يَقُولُونَ فِي الْقِسَامَةِ فَقَالَ عُبَيْدَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذًا وَكَذًا قُلْتُ إِنِّي أَهَيَّ حَدَّثْتُ أَنَسَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ أُبَيٍّ وَحَسَّاجٍ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَلَمَّا قُرِئَتْ قَالَ عُبَيْدَةُ سَبَّحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ قُلْتُ أَتَهْتَمُّ بِهَا عُبَيْدَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ نَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا.

۴۳۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عَكْلٍ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِبِهِمْ.

۴۳۵۸- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عَرَبِيَّةٍ فَأَسْلَمُوا وَتَابَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمَوْمُ وَهُوَ الْبُرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِمًا يَقْصُرُ أَوْرَهُمْ.

۴۳۵۹- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ حَدِيثُ هِشَامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ عَرَبِيَّةٍ وَبَنِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عَكْلٍ وَعَرَبِيَّةٍ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۶۰- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أَوْلِيكَ

لَانْتَهُم سَمَلُوا اَعْيُنَ الرَّعَاءِ

بَابُ ثُبُوتِ الْقَصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ
وَعِغَرِهِ مِنَ الْمُبَحَّدَاتِ وَالْمُتَقَلَّاتِ وَقَتْلِ
الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

٤٣٦١- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَرْضَاصٍ لَهَا فَقَتَلَهَا
بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا ((أَتَقْتُلِينَ فُلَانًا))
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الْيَأْنَةَ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

٤٣٦٢- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي
حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسٍ قُرِضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

٤٣٦٣- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنْ قَانَصَارٍ عَلَى حُلِيِّ
لَهَا ثُمَّ أَتَاهَا فِي الْقَلْبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا
بِالْحِجَارَةِ فَأَخِذَ ثَانِيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُوجَهَ حَتَّى يَمُوتَ
فُرْجَمَ حَتَّى مَاتَ

٤٣٦٤- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

انھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائییاں پھیری تھیں۔

باب: پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص
لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل
کریں گے

٣٣٦١- انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی
کو مارا چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پتھر سے اس کو مارا وہ
لائی گئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ
نے اس سے پوچھا تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر
سے نہیں۔ پھر فرمایا وہ بارہ ٹکڑے نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر
سے نہیں۔ پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے
سر سے۔ (آپ نے اس یہودی کو بلوایا اس نے اقرار کیا) تب
آپ نے اس کو قتل کیا دو پتھروں سے چکل کر۔

٣٣٦٢- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کا
سر چکلا دو پتھروں کے بیچ۔

٣٣٦٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار
کی ایک چھو کر کی کو قتل کیا کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی۔ پھر اس کو
کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے چکل دیا۔ بعد اس کے وہ پکڑا
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے حکم
کیا اس کو پتھر مارنے کا سر نے ٹک۔ وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں
تک کہ مر گیا۔

٣٣٦٤- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٣٣٦٠) * یس بے سزا تھی اور بے رحم نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بد معاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی
ہے۔۔۔۔۔ خلق اللہ ہے۔

کوئی باہراں کردن چنان ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

۴۳۶۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر پکلا ہوا مادہ پتھروں میں۔ اس سے پوچھا کہ اس نے تجھے پکلا فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکلا گیا اس نے اقرار کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کا سر پکرنے کے لیے پتھر سے۔

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تادان نہ ہو گا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)

۴۳۶۶۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعلیٰ بن مہدی یا یعلیٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے منہ سے اس کے دانت نکل پڑے۔ پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ

۴۳۶۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَارِثَةَ وَجَدَ رَأْسَهَا قَدْ رُضِيَ تَيْنِ حَجَرَتَيْنِ فَسَأَلُوها مَنْ صَنَعَ هَذَا بِإِسْمِ فَلَانٍ فَلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْتَمَتْ بِرَأْسِهَا فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقْرَعَ فَأَقْرَعَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُزَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ

بَابُ الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ عَضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَضُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عَضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۴۳۶۶۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِصْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلى بْنُ مَيْثَةَ أَوْ ابْنُ أُمَيَّةٍ رَحْلًا فَقَصَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَأَنْتَرَعَ بِلَدِّهِ مِنْ فَيْعِهِ فَنَزَعَ نَيْبَتَهُ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَيْبَتُهُ فَأَخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۴۳۶۵) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کہی تاکہ اسے نکلے ایک تو یہ کہ مرد و عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس پر اجماع ہے۔ دوسرا یہ کہ عمر ابو قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مارا ہے۔ اگر کتوار سے مارا ہے تو کتوار سے ماریں گے اور جو گزلی یا پتھر سے مارا ہے تو گزلی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابو حنیفہؒ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف کتوار سے لیا جائے گا۔ تیسرا یہ کہ بھاری چیز سے مارا جائے قتل کرے جیسے پتھر یا موٹی گزلی سے اور اس میں قصاص ہے۔ شافعی اور احمد اور مالک اور جبور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے جب دھار دار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا گزلی یا اس آلہ سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گوجین وغیرہ یا گدار میں ڈالے سے اور اگر اس آلے سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی گزلی یا گوز یا طمانچہ یا ٹنٹیل وغیرہ سے لیکن عمر اندرے تو وہ بھی قتل کرے اور مالک اور لیث کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہو گا اور شافعی اور ابو حنیفہ اور ابو ذریٰ اور قوی اور احمد اور اصحاب اور ابو ثور کے نزدیک اس میں قصاص نہ ہو گا۔ چوتھا یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ نہ چھاپا ہے کہ بخروج کا بیان نہ تھا اور اس سے پوچھا تاکہ قتل کا یہ معلوم ہو اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھانا چاہیے۔ اگر قسم کھائے تو بری ہو جائے گا اور صرف بخروج کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہو گا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالک کے نزدیک ثابت ہو جائے گا۔ حدیث اس کی دلیل ہے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی واقعہ کی دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (تجلی ما قال النووی)

(۴۳۶۶) ☆ جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلیٰ تھا اس کا نوکر بہر حال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہؐ نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچایا اور ہاتھ بچانے کا حق الزور نے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا۔ پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے حق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَبْعَضُ أَحَدَكُمْ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ لَا دِيَّةَ لَهُ)) .

۴۳۶۷- عَنْ يَعْلَى بْنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِجَدِّهِ

۴۳۶۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَحَذَبَتْهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ ((أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ))

۴۳۶۹- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَحْمَرَ بْنَ يَعْلَى بْنِ مُثَنَّى عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَحَذَبَتْهَا فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ ((أَرَدْتَ أَنْ تَقْضِيَهَا كَمَا يَقْضِي الْفَحْلُ)) .

۴۳۷۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَأَتَتْهُ يَدُهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ أَوْ ثَنَابُهُ فَاسْتَعَاذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي لِحْيَتِكَ تَقْضِيَهَا كَمَا يَقْضِي الْفَحْلُ اذْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعْضَهَا ثُمَّ اسْرِغْهَا)) .

۴۳۷۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَأَتَتْهُ يَدُهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَرَدْتَ

کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے دیت نہیں ملے گی۔

۴۳۶۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۸- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ کھینٹا دوسرے کے دانت نکل پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لٹو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔

۴۳۶۹- صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے یعلیٰ بن امیہ کے ایک نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لٹو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبوالے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔

۴۳۷۰- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینٹا اس کے دانت نکل پڑے۔ جس کے دانت نکل آئے اس نے جناب رسول اللہ سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبوالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے۔ اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے کر کھینٹ (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے بھی دانت ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا)۔

۴۳۷۱- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

أَنْ تَقْضِيَهُ كَمَا يَقْضِيَهُ الْقَهْلُ)).

۴۳۷۲- عَنْ بَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بُيُوتٍ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّي يَقُولُ يَمُوتُ بِذَلِكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَيْلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءُ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يُعَلِّي كَانَ لِي أَسِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَغَضُّوا أَحَدَهُمَا يَدَ الْأُخْرَى قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا غَضُّوا الْأُخْرَى فَانْتَزَعُ الْمُغَضُّونَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ الْغَضُّ فَانْتَزَعُ يَسْطَى يُنْقِصُوهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي بِهِ.

۴۳۷۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَهُ

بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَنْسَانِ وَمَا

فِي مَقْنَاهَا

۴۳۷۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَخْتَ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ خَرَجَتْ إِنْسَانًا فَاقْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ)) فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقْتَصُّ مِنْ ثَلَاثَةِ وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَبَّحَانَ اللَّهِ يَا أُمُّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ)) قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زِلْتُمْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۳۷۲- بَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا تو میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ میں نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کائے والے کے منہ سے اس کا دانت گر پڑا تو وہ دونوں رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے اس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنی اس کی دیت نہیں دلائی)۔

۴۳۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : دانتوں میں قصاص کی بیان

۴۳۷۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے ام حارثہ ربیع کی بہن نے (جو حضرت انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا (اس کا دانت توڑ ڈالا)۔ پھر انھوں نے جھگڑا کیا جناب رسول اللہ سے آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔ ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ! کیا فلاں نے سے قصاص لیا جائے گا (یعنی ام حارثہ سے) قسم خدا کی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا سبحان اللہ! ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا۔ ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر ام ربیع بھی کہتی رہی یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کہنے

(۴۳۷۴) ☆ بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن مالک نے لگائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول اللہ کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ موعود یہ تھا کہ آپ سفارش کریں مجروح کے کہنے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا۔ اور اس حدیث سے یہ ظاہر کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا نفس اور مالدن النفس دونوں میں۔ اور جہور کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا اور مالدن النفس میں نہ ہوگا۔ اور بعضوں کے کہ

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ قُوْا قَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ))
والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض
بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا
لیجیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔

باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

۴۳۷۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جناب رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی
سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں
تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ نہ کرے
یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے
پھر جائے، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

۴۳۷۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۷۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
رسول اللہ ﷺ ہم کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم
ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مسلمان کا خون کرنا
درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہیں ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں مگر تین مخصوص کا ایک تو وہ
جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسرا وہ
جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ نہ کرے۔ تیسرا جان بدلے جان کے۔

۴۳۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی
ہے۔

بَاب مَا يُنَاحِي بِهِ دَمَ الْمُسْلِمِ

۴۳۷۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ قَلْبَهُ الْقَيْبُ الزَّائِي وَالنَّفْسُ
بِالنَّفْسِ وَالضَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ))

۴۳۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۳۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((وَالَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ الضَّارِكِ
الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْجَمَاعَةِ ضَلَّتْ
فِيهِ أَحْمَدُ وَالْقَيْبُ الزَّائِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ))

۴۳۷۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوُ
تَلَاوِثِهِ سُبْحَانَكَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ
((وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ))

لہذا یہ ایک مطلق قضا میں ہو گا۔ (نوی)

(۴۳۷۵) میں نوٹ کرتا ہوں کہ اس حدیث سے خلیفوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ذمی کا کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آلود غلام کے بدلے۔
مگر جب وہ غلام اس کے خلاف ہیں جیسے مالک اور شامی اور احمد اور لیث۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شامل ہے ہر ایک مرتد
کو۔ مجروحہ قتل کیا جائے گا اگر تو نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا عبادت کے امتیاز کے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے۔ جیسے
خوارج و غیرہ واللہ اعلم۔

باب بَيَانِ إِنْ مَن مِّنَ الْقَتْلِ

۴۳۷۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تَقْتُلْ نَفْسَ ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ ذِمَّتِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَن سَنَّ الْقَتْلَ».

۴۳۸۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَبِهِ حَدِيثُ خَرِيزٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ «لَأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرُوا أَوَّلَ».

باب الْمُجَازَاةِ بِالذَّمَاءِ فِي الْأَجْرَةِ وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۳۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الذَّمَاءِ».

۴۳۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ يَنْصَحُهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ «يُقْضَى وَيَنْصَحُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ».

باب تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الذَّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ

۴۳۸۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

باب: جس نے پہلے خون کی بناؤالی اس کے گناہ کا بیان

۴۳۷۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قاتل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ) کیونکہ اسی نے اول قتل کی راہ نکالی۔

۴۳۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا

۴۳۸۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۳۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض نے ”یُقْضَى“ کے بجائے ”يُحْكَمُ“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

باب : خون اور عزت اور مال کا حق کیسا سخت ہے

۴۳۸۳- حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

۴۳۷۹) ☆ قاتل نے اپنے بھائی کو قاتل قرار دے دیا تو یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے اس کو قیامت تک گناہ ہو جائے گا اور جو اس کی بیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالے والے پر پڑے گا۔ اسی طرح جو کوئی نیک کام نکالے اس کو قیامت تک ثواب ہو جائے گا اور جو اس کی بیروی کرے گا نیک نکالے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے۔

۴۳۸۱) ☆ کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

۴۳۸۳) ☆ ان چار چیزوں کی حرمت حدیث سے جلی آتی ہے۔ سونکے کے کاروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑائی لڑنا منظور ہو تا تو ان کو

نے فرمایا زائد گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویرا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب خدائے تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں)۔ تین مہینے تو برابر گئے ہوئے ہیں ذیقعد اور ذوالحجہ اور محرم اور جو تھا رجب، مضر کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا یہاں آپ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا تو تمہاری جائیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو میں (عزتیں) حرام ہیں تم پر یہی ہے دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لیلہ نالہ و شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الرِّثْمَانَ قَدْ اسْتَلْزَرَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُقَوَّيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرٍ مُضَرٍّ أَلْبَنِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسُئِلَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِي بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((قَائِي بَلَدِي هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسُئِلَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِي بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ الْيَلْدَةُ)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((قَائِي يَوْمِ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسُئِلَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِي بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ ((أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ)) قَالَ ((فَحِمْهُمْ وَأَخْبِيهِمْ قَالُوا وَأَعِزِّضْهُمْ حُرَامًا عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا)) وَاسْتَلْفَوْا رَيْبَكُمْ فَيَسْأَلَكُمْ عَنْ أَغْصَانِكُمْ فَلَا تَرْجِعُوا بَغْيِي كَقَوْلِهِمْ أَوْ ضَلَالًا يَعْزِزُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا يُبْلَغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ

وہ مہینوں کو بدل ڈالے جیسے محرم میں لاتے تو مضر کو محرم کر دیے۔ اس طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو گول مول کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔ جس سال جناب رسول اللہ نے اخیر عمر میں حجہ اودھن کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر جزا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی رب حضرت نے حج کے موسم میں عرض کیے کہ دن ہزاروں آدمیوں کے رویہ یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھاکر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب تو مضر ایک قوم ہے عرب لہ

کو بھرت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو مارو۔ یہ حضرت کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبی پھداتپاہ کیا۔ جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچانے کا زیادہ یاد رکھنے والا ہو گا اس وقت سننے والے سے۔ پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

بَعْضٌ مِّنْ يُبْلَغُهُ يَكُونُ لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ سَمْعِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ يَبْلَغُ)) قَالَ إِنَّ حَبِيبِي فِي رِوَايَةٍ وَرَجَبٌ مُّضَرٌّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ قُلْنَا تَرْجِعُونَا بَعْدِي.

۴۳۸۴- ابی بکرؓ سے روایت ہے جب یوم النحر ہو تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھیں کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھیں کہ آپ اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بے شک شہر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو تمہاری جائیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے پھر آپ متوجہ

۴۳۸۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِحِطَامِي فَقَالَ ((أَتَرَوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْأَلُنَا سِوَىٰ شَيْءٍ فَقَالَ ((أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ)) قُلْنَا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ)) قُلْنَا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا)) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْأَلُنَا سِوَىٰ شَيْءٍ فَقَالَ ((أَلَيْسَ بِالْبَلَدِ)) قُلْنَا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ مَّخْرُومَةٌ بِوَيْعِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْقَائِمَ)) قَالُوا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَىٰ كَيْثُنَيْنِ أَمْلَحْنِ فَلَذَبَحْنَاهَا

تھے میں ان کا رجب بھی تھا جو ہمدانی الاثری اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے۔ ان کے مقابل دوسری قوم بھی رہے وہ ہمارے مضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی مہینہ ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت عظیم کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا وا اللہ اعلم۔

وَالْيَ حُزْنَةٍ مِنَ الْقَتْلِ مَقْسَمًا بَيْنًا.

ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چت کبرے تھے اور ذبح کیا ان کو اور ایک گدے کی طرف کبروں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

۳۳۷۵- چند الفاظ کے فرق سے مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آتَيْتُ بِزِمَامِي أَوْ قَالَ بِحِطَامِي فَذَكَرْتُ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۳۳۸۱- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا جویم الخمر کو تو فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گزرا انحر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ مینڈھوں کے ذبح کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مینے اس شہر میں اس دن تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا۔ صحابہ کرام نے کہا ہاں پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو)۔ آپ نے فرمایا اللہ! تو گواہ رہو۔

۱۳۸۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النُّحُرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَأَفُوا الْحَدِيثَ بِبَنِي خَدِيشَ بْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَضَ عَنْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ انْخَفَى إِلَى كَنُشَيْنَ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((كَخَوْفَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِنِّي يَوْمَ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ)).

باب: قتل کا قرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

باب صِبْحَةِ الْإِفْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِجَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

۳۳۸۷- عَنْ عَقْمَةَ بْنِ وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقْرَأُ آخَرَ يَسْمَعُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَحَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْلَعَهُ)) فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَقْلَعْتُ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ قَالَ

۳۳۸۷- عاقر بن وائل سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا میں جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا آمد سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟ بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لا تا تب دو شخص بولا بے شک میں نے اس کو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا؟ وہ

(۳۳۸۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں بحر میں کو ہاندھنا ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے نہ ہی مدعا علیہ سے پہلے جواب دینی لینا اگر وہ اقرار کسے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہو گی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست طریقہ

بولائیں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اسے میں اس نے مجھ کو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کھاڑی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا جناب رسول اللہ نے فرمایا میرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کھلی اور کھاڑی کے آپ نے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس تب وہ قسمہ مقتول کے وارث کی طرف بھینک دیا وہ لے کر چلا جب پیٹھ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور اس کا قسمہ بھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

۳۳۸۸- عاتقہ بن وائل سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ جناب رسول اللہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو۔ آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اس کے گلے میں ایک قسمہ تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول

نَعَمْ قَتَلَهُ قَالَ ((كَيْفَ قَتَلَهُ)) قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْبِطُ بَيْنَ شَجَرَةٍ فَنَسِيتُ فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْقَلْبِ عَلَى قُرْبِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُوَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ)) قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسْفَانِي وَقَاسِي قَالَ ((فَتَوَدَّى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ)) قَالَ أَنَا أَهْلُونَ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَوَرَمِي إِلَيْهِ بِسَعْيِهِ وَقَالَ ((ذُونُكَ صَاحِبُكَ)) فَأُظْلِفَ بِهِ الرَّجُلُ قَلْبًا وَتَوَدَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مَبْنِيٌّ)) فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مَبْنِيٌّ)) وَأَحَدُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ ((بِأَمْرِكَ وَإِنَّمَا صَاحِبُكَ)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ ((فَإِنَّ ذَلِكَ كَذَّابٌ)) قَالَ فَوَرَمِي بِسَعْيِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

۳۳۸۸- عَنْ عَاتِقَةَ بِنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ رَأْسَ الْمَقْتُولِ بَيْنَهُ فَأُظْلِفَ بِهِ وَنَبِيَّ عُنُقِهِ يَسْتَعْتِقُ نَحْرَهَا قُلْتُ أَدْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

ثَلَاثَ مَوَاقِدَ رَجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قاتل میں اقرار کا صحیح ہونا قاتل میں۔ ابھی قاتل کو قصاص کے لیے متول کے وارث کے سپرد کرنا۔

(۳۳۸۸) مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں جھگڑا کر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے آئیں۔ اور اس موقع پر اس جملہ کو فرماتے ہیں یہ فرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور مصاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قاتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہوگا جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اس طرح کی جہنم ہے

دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسٹیل بن سالم نے کہا میں نے یہ صیب بن ثابت سے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے ابن اشوعؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس سے انکار کیا۔

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمدہ کی دیت کا بیان

۴۲۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اس کا بچہ گر پڑا۔ تب جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ ایک غلام یا لونڈی دیئے گا۔

۴۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لیے بروہہ دیئے کا حکم ہوا وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کئے والوں پر ہے۔

۴۳۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل

النَّارِ ۱۱) فَأَتَى رَجُلٌ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَقَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَلَّى عَنْهُ قَالَ اِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَغُفَّرَ عَنْهُ فَأَنَّى

بَاب: دِيَّةُ الْحَبْنِ وَوُجُوبِ الدِّيَّةِ فِي قَتْلِ الْخَطَا وَدِيَّةِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي

۴۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ رَمَتَا بِإِحْتِمَائِهِمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ حَبِيبَتُهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

۴۳۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَتَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَبْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَفَطَ مَيْتَةٍ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ النَّبِيَّ قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَفَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيئَتِهَا.

۴۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَانِ

تھیں میں جائے گا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارا تھا۔ عربی میں ایسے کلام کو تعزیریں کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعزیریں مستحب ہے۔ مثلاً خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ ہو مجھے کو غوثی کی توبہ درست ہے؟ وہ اس کے جواب میں یوں کہے کہ ان میں سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگرچہ مفتی کے نزدیک ان میں سے ایک کا یہ قول صحیح نہ ہو۔ (مختصر انواری)

(۴۳۸۹) چار خواہ بچے ہو یا بچی۔ نوٹی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مرد نکلتے اور اگر زندہ نکلے پھر مرد جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہوگی یعنی سوا دیت مرد کے لیے اور بچہ اس عورت کے لیے اور یہ دیت ماعلم پر ہوگی نہ کہ جرم کی ذات پر۔ میں قول ہے شافعی اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک جرم کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک جرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (تجلی نووی)

(۴۳۹۱) یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ ذیرے کی لکڑی سے مارا۔ نووی نے کہا مرد چھوٹا بچہ اور چھوٹی لکڑی ہے لہ

(ایک قبیلہ ہے ہاکی لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ وہ بھی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن تا بعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر تادان دیں اس کا جس نے نہ بیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو کیا آیا (یعنی لغو ہے)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یہ کانوں کا بھائی ہے ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے۔

۴۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن تا بعد کا لکھا یہ ہے کہ کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ بیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو کیا آیا۔

۴۳۹۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ وہ حاملہ تھی مر گئی۔ ان میں سے ایک بنی لیمان کی عورت تھی جناب رسول اللہ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی اور بیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی۔ ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر تادان دیں اس کا جس نے نہ بیانہ کھایا نہ چلایا کیا آیا۔ آپ نے فرمایا یہ لوں کی طرح قافیہ دار عبارت بولنے سے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

مِنْ هَذِهِ فَرَسَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَتَنَّتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاسْتَمْسَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَّةَ جَبِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَيْهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَعَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلٌ مِنْ النَّبَاغَةِ الْهَلْدِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا تَطْلُقُ وَلَا اسْتَهْلَ فَيُحِلُّ ذَلِكَ يُطْلُقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ)) مِنْ أَهْلِ سَخِيعِ الَّذِي سَخَعَ.

۴۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتُلْتُ امْرَأَتَانِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِفَصْوِهِ وَلَمْ يَذْكَرْ وَوَرَثَتِهَا وَلَدَعَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَاتِلُ كَيْفَ تَعْمَلُ وَلَمْ يَسْمُ حَمَلٌ مِنْ مَالِهَا.

۴۳۹۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبْتُ امْرَأَةً ضَرْبَهَا بِعُمُودٍ فَسُطِطَ وَهِيَ حَبْلِي فَتَنَّتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِجَبِينِهَا قَالَ فَخَضَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَّةَ الْمُقْتُولَةِ عَلَى عَصَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةٌ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَةِ الْقَاتِلَةِ أَنْزِمُ دِيَّةً مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهْلَ فَيُحِلُّ ذَلِكَ يُطْلُقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْجَعُ كَسَجِيعِ الْأَهْوَابِ)) قَالَ وَحَمَلٌ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ.

لہ جس سے اکثر آدمی نہیں مر تا وہی شہ عہد ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا اس کی ذات پر دیت آتی ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

علاء نے کہا آپ نے اس کی برائی کی دو وجوہ سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں ٹھٹھ کیا اور بناوٹ کی۔ اور اس قسم کا صحیح مذہب ہم سے یہ کہ وہ صحیح جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

۴۳۹۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی کڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔ مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ دلائی۔ قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پینا روایہ چلایا یہ تو گیا۔ آپ نے فرمایا گنواروں کی طرح مسک اور مٹھی بولتا ہے۔

۴۳۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۴- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ صَوْتَهَا بِعُمُودٍ مُسْتَطَابٍ فَأَتَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى عَائِلَتِهَا بِالْأُتْبَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْحَبِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ يَعْزُ عَصِيَّتَهَا ((أَنْبِي مَنْ لَا طَعِيمَ وَلَا شَرْبَ وَلَا صَنَاعَ فَاسْتَهْلْ وَمِثْلَ ذَلِكَ يُطْلَقُ قَالَ فَقَالَ سَجْعَ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ)).

۴۳۹۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ مَعْنَى حَدِيثِ حَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ.

۴۳۹۶- حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۹۶- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَصِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَاسْتَنْطَقَ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَحَفَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ.

۴۳۹۷- مسور بن خرمہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہؐ نے حکم دیا اس میں ایک بردہ کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھ گواہی دے۔ پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا۔

۴۳۹۷- عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي بِنَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أُمِّيَّةً قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ.



کِتَابُ الْحُدُودِ حدوں کے مسائل

باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

۴۳۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤں دیتا رہا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

۴۳۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۰۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں۔

۴۴۰۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۴۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

۴۴۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنَصَابِهَا

۴۳۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُطُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۳۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَبْنِي فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

۴۴۰۱- عَنْ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا لَوْ قُلْتُ)).

۴۴۰۲- عَنْ غُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

۴۴۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَهْدَابِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۴۳۹۸) ☆ نوٹی نے کہا چور کا ہاتھ بالا ہمارا کاٹا جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل و کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے امین بنت شافعی کا اور یہی مقول ہے حسن بصری اور خوارج سے اور جمہور علماء کے نزدیک نصاب شرط ہے۔ اب اختلاف ہے اس کی مقدار میں۔ تو امام شافعی کے نزدیک نصاب رُبْع دینار ہے سونے کا یا اس قدر بایت کی اور کوئی چور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک رُبْع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے۔ (مختصر)

۳۳۰۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں کٹا وحال سے کم قیمت میں بچھ ہو یا ترس۔ یہ دونوں قیمت وار ہیں (بچھ بچھ کم حائے مہملہ مفتوحہ پھر جنیم مفتوحہ اور ترس دونوں وصال کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جنم اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

۳۳۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۰۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کٹا پھر کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی۔

۳۳۰۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے ”قیمتہ“ کی جگہ ”ثمنہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۳۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چراتا ہے اللہ کو پھر کٹا جاتا ہے پھر اس کا اور چراتا ہے رسی کو پھر کٹا جاتا ہے پھر اس کا۔

۳۳۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۰۴- عَنْ غَابِسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقَطَّعْ بِي سَارِقٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِي أَقْلٍ مِنْ ثَمَنِ الْخَيْشَنِ حَقَقَةً أَوْ تُوسٍ وَكَلَامُنَا ذُو ثَمَنِ.

۴۴۰۵- عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عُمرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يُؤَمِّدُ ذُو ثَمَنِ.

۴۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي يَمِينِهِ ثَلَاثَةَ ذَرَاهِمٍ.

۴۴۰۷- عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةَ ذَرَاهِمٍ.

۴۴۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْيَتِيمَ فَتُقَطَّعَ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعَ يَدُهُ)).

۴۴۰۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ ((إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ يَتِيمَةً)).

(۳۳۰۶) ☆ یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چھ تھائی دینار کے ہو گئے۔

(۳۳۰۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام لے کر اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

٤٤١٠- عَنْ غَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْلَهُمْ شَأْنُ الرِّجَالِ الْمَخْرُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْهَا فَقَالُوا مَنْ يَكْلُمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسْمَاءُ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا

۳۴۱۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قریش کو فکھر پیدا ہوا، مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریفہ تھی)۔ انھوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں جناب رسول اللہؐ سے؟ لوگوں نے کہا اتنی جرات تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ جو جناب رسول اللہؐ کا چہیتا ہے وہ کہے تو سکے (کیونکہ اسامہ

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدَّبْتُ الْقُرْآنَ عَلَىٰ مَا نَفْسِي مَدَّبْتُهُ﴾

ایسا کرتا تو اس پر حد قائم نہ رہے۔ شتم خدا کی طرفاً صحت
جو دی کرے تو اس کا بھی ماتھے کاٹ ڈالوں گا۔

۳۴- ابو موسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قریش کو فخر کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کی جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

٤٤٩٩- عبد الغني ربيع الحلي رحمته الله في تاريخه
 في تاريخه سأل المرأة التي مرقّت في عهد الحلي
 حرم لله غيبه بس في غرة الفتح فقامت من

ایٹ ہے
پیدا ہوئی
مہارک

[illegible]

میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے انھوں نے کیا اتنی جرأت کون کر سکا ہے آپ کے سامنے سوا اسامہ بن زید کے جو جیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا آخروہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اسامہ نے سفارش کی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا غصے سے اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کیجئے معافی کی۔ جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان شان ہے پھر فرمایا بعد اس کے 'تم سے پہلے لوگوں کو تاجہ کیا اسی بات نے کہ جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ وہ میرے پاس آتی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیتی۔

۳۴۱۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب انگ کر لیتی پھر مکر جاتی تو جناب رسول اللہ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے۔ اس کے لئے لوگوں نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے جناب رسول اللہ سے کہا پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۳۴۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَخْرُجُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ جَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُمُوا فِيهَا أَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالُوا وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَقْلَعُ فِي حَدِّ مِنْ خِلْدِ اللَّهِ)) فَقَالَ لَهُ أَسَانَةُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْغَسِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَصَبَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِنَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبِلَلِ السَّرَاقَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا)) قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ غُرُوزَةٌ قَالَتْ غَابِطَةُ فُحِشْتُ فَوَيْلُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ فَاتِيئِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْقَعَ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۱۱۲- عَنْ غَابِطَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعْمِرُ الْمَتَاعَ وَتَحْتَدُّهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْطَعَ يَدَهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاكْتُمُوا فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّيِّبِ وَيُونُسَ.

۴۱۱۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۴۱۲) ☆ یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ ہی برمہں کٹا کیونکہ لے کر مکر یا مارتی نہیں ہے بلکہ خیانت ہے۔ اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے اور احمد اور ابن حنفی کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

فَعَاذَتْ بِأَمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ قَاعِطَةٌ لَقَطَعْتُ بِذَها فَفَطَعْتُ)).

بَابُ حَدِّ الزَّوْنِ

باب: زنا کی حد کا بیان

۴۳۱۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں)۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکالی۔ جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور شیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

۴۳۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۱۶- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے پر جب زوجی اترتی تو آپ کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کارنگ آجاتا۔ ایک دن آپ پر زوجی اتری آپکو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی۔ جب زوجی موقوف ہوئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے راستہ کر دیا۔ اگر شیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو شیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دیں گے ایک سال تک۔

۴۳۱۷- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

۴۴۱۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدٌ مِائَةً وَنَفْيٌ سَنَةً وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدٌ مِائَةً وَالزَّوْنُ)).

۴۴۱۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۱۶- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرْبٌ لَذِيكَ وَتَرْتَدُّ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِيَنِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدٌ مِائَةً ثُمَّ رَجَمَ بِالْحَجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدٌ مِائَةً ثُمَّ نَفَى سَنَةً)).

۴۴۱۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنِّي فِي حَدِيثِهِمَا ((الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيْبُ يُجْلَدُ

(۴۳۱۳) ☆ نوٹی: کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا شیب سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہو گا اور شیب کو بکر میں سے اسی طرح شیب اگر زنا کرے یا بکر سے تو شیب کو بکر میں کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کریں گے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے بکاح صحیح جماعت نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور شیب کو بکر میں کریں گے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انھوں نے بکر کا لٹکا کر بکر سے اور شیب کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے پھر زخم کریں گے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف بکر کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلا وطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے۔ اجماعی مختصر۔

(وَيُرْجَمُ) لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً.

بَاب رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزُّنَى

باب: شادی شدہ زنانی کو سنگسار کرنے کا بیان

۳۴۱۸۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ جناب رسول اللہؐ کے منبر پر بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمدؐ کو بھیجا جن کے ساتھ اور ان پر کتاب ہماری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی۔ (الشیخ واشیحة اذا زینبا فارحومہما) لیکن اس کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے کہ ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے امتدا (یعنی کہنا حضرت عمرؓ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بنے شک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو گھس ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حاصل نمود ہو یا خود اقرار کرے۔

۱۹۴۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

ب: جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان

۴۳۲۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ کو۔ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر

٤٤٩ - عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ مَنْ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزُّنَى

٤٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَدَاوَاهُ فَقَالَ

(۳۶۸) ☆ نووی نے کہا یہ حضرت عمرؓ کا وہب ہے کہ عورت کا جب خاندان اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل خود ہو تو اس کو زنا کی حد لگاویں گے اور مالکؒ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبر امتناع کا ثابت نہ ہو اور وہ عورت سے پرہیزی نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاندان سے ہے۔ یا مولیٰ سے ہے۔ اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہود علماء کے نزدیک صرف حمل کے خود ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا تاثر کا قرار نہ کرے۔

☆ (۳۳۲۰) ابو خنیفہؒ اور اہل کونہ اور احمد کا یہی قول ہے کہ زمانا بہت نہیں ہوتا جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلہ دوسری حد سے کہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک چار بھلوس میں چار بار اقرار کرنا ہے۔

اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس قول

لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا۔ جب چار بار اقرار کر چکا۔۔۔ تو آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے؟ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو محسن ہے (یعنی شیب ہے۔ اس کے معنی اوپر گزرے۔) وہ بولا ہاں۔ تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں)۔ جاریہ نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں (یا جناز گاہ میں نو دی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہوا اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے)۔ جب پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا۔ پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

۴۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَحَنَّنَ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى نَتَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَبْلَغَ جُنُودٍ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ أَحْمَسْتِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اذْهَبُوا بِهِ فَاذْجَعُوهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَحِمَهُ فَرَحِمْنَاهُ بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَدْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَوْرَةِ فَرَحِمْنَاهُ.

۴۴۲۱- وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيلٍ بْنِ مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَقْلُودًا.

۴۴۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَهِيَ حَدِيثُهُمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُفَيْلٌ.

۴۴۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ رِوَاؤِ عُفَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

لہٰذا کی قوم والوں سے اس کا حال پوچھا۔ انھوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہے اور اس پر امانت ہے۔ (نووی)

نووی رحمہ اللہ علیہ نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے بھر جائے تو اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ رجم کریں گے۔ اور مالک کے نزدیک اس کا چھپا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعی کی دلیل وہ ہے جو ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ دیا شاید وہ توبہ کرنا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے۔ (انجمنی مختصر)

۳۲۲۴- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے ماعز بن مالکؓ کو دیکھا جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہؐ کے پاس وہ ایک شخص تھے ٹھنڈے، ٹنگے، ان پر چادر نہ تھی (یعنی اس وقت ان کا بدن نکلا تھا)۔ انھوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا شاید تو نے (بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا)؟ ماعز بولا نہیں قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کیا جب آپ نے ان کو رہنمائی فرمایا جب ہم نکلے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے۔ دودھ سے مراد می ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو مرد اول کا (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو)۔

۳۲۲۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ کے پاس ایک ٹھنڈا شخص کھٹا مغبوط ازار باندھے ہوئے آیا۔ اس نے زنا کیا تھا۔ آپ نے دوبار اس کی بات کو ٹالا پھر حکم کیا وہ سزا دیا گیا۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا جب ہم نکلے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو انسی سزاؤں کا جو نصیحت ہو دوسروں کے لیے۔ راوی نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انھوں نے کہا آپ نے چار بار اس کی بات کو ٹالا۔

۳۲۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ مَايَزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُلَّ قَصِيرُهُ أَعْقَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَعَلْتُ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى مَايَزُ قَالَ فَرَجَمَتْهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ((أَلَا كَلِمًا نَفَرْنَا غَارِبِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَخَذَهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَتَبْتُ النَّبِيَّ يَنْصَحُ أَخَذَهُمُ الْكُتْبَةُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأَنْكَلُهُ عَنْهُ))

۴۴۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْمَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُرْجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَلِمًا نَفَرْنَا غَارِبِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَخَذَكُمْ نَيْبٌ نَيْبُ النَّبِيِّ يَنْصَحُ إِخْدَاهُمْ الْكُتْبَةُ إِنْ اللَّهُ لَا يُمْكِنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا بِجَعَلْتُهُ نَكَالًا)) أَوْ نَكَالَةً قَالَ فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

۴۴۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوَّ حَدِيثُ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَأَفَقَهُ

(۳۲۲۳) ☆ بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا مقصود حضرت کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے بھر جائے اور اس کی جان نکال جائے۔ اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے لام اس کو اس طرح سے تعلیم دے اور اگر وہ بھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھر ان میں صحیح ہے۔

شِمَاةٌ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّةٌ مَرَّتَيْنِ وَقَبِي حَلِيبٌ أَبِي غَامِرٍ فَرَدَّةٌ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

۴۴۲۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَا عَزَبَ بَنِي مَالِكٍ أَخُو مَا بَلَغَنِي غَنَاءُ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ ((بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَفْتَ بِبَجَايَةِ آلِ فَلَانِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَهَيَّزْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمْرُ بِهِ فَرُجِمَ

۴۴۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَقَالُ لَهُ مَا عَزَبَ بَنِي مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصْبَيْتُ فَاحِشَةً فَأَقْبَضْتُهُ عَلَى فَرَدَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْرًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ نَاسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرُجِمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَيْعِ الْغُرَقَةِ قَالَ فَمَا أَوْقَضَهُ وَلَا حَقَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعُظْمِ وَالْمَدْبَرِ وَالْخَرْقِ قَالَ فَاسْتَدَّ وَاسْتَدَدْنَا حُلْفَتَهُ حَتَّى أَتَى غُرَضَ الْخَرَةِ فَأَنْتَضَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحُلَامِيْدِ الْخَرَةِ بَغْيِي الْحِجَارَةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظِيْبًا مِنَ الْعَتَبِيِّ فَقَالَ ((أَوْ كَلِمًا أَنْطَلَقْنَا غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَحْلُفُ رَجُلٌ فِي عِبَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَتَيْبِيبِ الشَّيْبِ

۴۴۲۷- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ماعز بن مالکؓ سے پوچھا جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ کچھ ہے؟ ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے جراح کیا فلاں لوگوں کی لوطی سے۔ ماعزؓ نے کہا ہاں سچ ہے۔ پھر اس نے چار بار اقرار کیا۔ آپ نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

۴۴۲۸- ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا نام ماعز بن مالک تھا جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ سے لگنا ہوا ہے تو سزا دیجئے مجھ کو۔ جناب رسول اللہؐ نے کئی بار اس کی بات کو ٹال دیا پھر آپ نے اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال (کہیں بھون تو نہیں ہے)۔ انھوں نے کہا اس کو کوئی بیماری نہیں مگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے وہ سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہؐ کے پاس اور آپ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم کرنے کا ہم اس کو لے کر چلے بیچ الغرقہ (مدینہ کا قبرستان ہے) یا اللہ میرا مدفن بیچ کر دے (کی طرف تہ ہم نے اس کو باندھنا اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا ہڈیوں اور ذھیلوں اور ٹھیکروں سے۔ وہ دوڑ کر بھاگا ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمود ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے مارا وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کو جناب رسول اللہؐ خطیبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے پیچھے رہ کر بکری کی آواز کرے گا۔ مجھ پر ضروری

(۴۴۲۸) ☆ باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں گڑھا کھودنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور احمدؒ کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لیے گڑھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہؒ اور ابو ثورؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک دونوں کے لیے گڑھا کھودنا چاہیے اور ابو حنیفہؒ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لیے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو اس کے لیے نہ کھودیں۔

عَنْ أَن لَّا أَوْحَى بِرَجُلٍ فَعَلَّ ذَلِكَ إِلَّا تَكَلَّمَ
بِهِ)) قَالَ فَمَا ((اسْتَغْفِرُ لَهُ وَلَا سَبَّةَ))

ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا
دوں۔ پھر نہ آپ نے دعا کی اس کے لیے نہ اس کو برا کہا (دعا اس
لیے نہیں کی کہ اور کوئی اس طرح سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس
لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا مدار کہ ہو گیا اور اس کی توبہ قبول
ہو گئی)۔

۴۴۲۹- عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْإِسْنَادِ بِمَنْ مَنَعَهُ
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ
فَخَجِدَ اللَّهُ رَأْسَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدَ فَمَا
بِأَلْ أَقْوَامٍ إِذَا غُرُوا يَتَخَلَّفُوا عَنْهُمْ عَنَّا لَهُ
نَبِيبٌ كَتَبَيبِ النَّبِيِّ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِبَائِنَا))

۴۴۲۹- وہی جو اوپر گزر را۔ اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ
کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا
بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو کہتے ہیں تو ان
میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔
اخیر تک۔

۴۴۳۰- عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْإِسْنَادِ بِمَنْ مَنَعَهُ
الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدَانَ فَأَعْتَرَفَتْ
بِالرَّؤْيَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۴۴۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۳۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ ((وَتَحَلَّكَ أَرْجِعْ
فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ نَبِيدٍ
ثُمَّ حَدَّثَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((وَتَحَلَّكَ أَرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ
إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ نَبِيدٍ ثُمَّ حَدَّثَنَا قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

۴۴۳۱- بریدہ سے روایت ہے عاصم بن مالک رسول اللہ ﷺ
کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے
فرمایا ارے چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور
وہ لوٹ کر گیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔
آپ نے ایسا ہی فرمایا جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں
کاہے سے پاک کروں تجھ کو یا عاصم نے کہا نہ اسے چاہتا ہوں رسول اللہ
نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جنوں ہے؟ معلوم ہوا جنوں
نہیں ہے پھر فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا

اللہ اور شافعی کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھدویں لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ جب تک گڑھا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ
کھلے۔ دوسرا نہ مستحب ہے نہ کھدو بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرا یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں
تاکہ اس کو بھانگے کا مرقع ہے۔ (تو ہی مختصر)

(۴۴۳۱) ☆ نوٹ: نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مت جانتا ہے اور یہ صراحت موجود ہے علامہ ابن حسان کی روایت میں
ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دعائیں اس کو سرائی تو وہی گناہ ہو گیا۔ اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا ہے

اور اس کا منہ سو گھٹا تو شراب کی بو نہیں پائی پھر آپ نے فرمایا (ما عر سے) کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا ہاں آپ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعزؓ چاہے ہوا گناہ نے اس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعزؓ کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں وہ جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ تشریف لائے اور صحابہ بیٹھے تھے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعزؓ کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے ماعزؓ میں مالکؓ کو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعزؓ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی عابدی (جو ایک شاعرہ ہے) ازدی (ازد کے ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اری چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں عورت نے کہا آپ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعزؓ کو لوٹایا تھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی میں پیٹ سے ہوں زنا سے آپ نے فرمایا تو خود؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا ٹھہر جب تک تو جے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا) اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگاتا یہاں تک کہ وہ جے (پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جی تو انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامدیہ جن جنگی ہے آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ

حَتَّىٰ إِذَا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ((فِيمَ أَطَهَرْتِكِ)) فَقَالَ مِنَ الزَّوْنِ فَسَلَّانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبَدِ جُنُودَ)) فَأَعْبَرَهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَحْضُونَ فَقَالَ ((أَضْرِبْ خَصْرًا)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَشْكَمَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ عَصَرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُحِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلِينَ يَقُولُونَ لَقَدْ هَلَكْتَ لَقَدْ أَحْاطَتْ بِهِ حَاطَتُهُ وَقَائِلِينَ يَقُولُونَ مَا تَوْبَةُ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَا عِزَّ أَنَّهُ حَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ قَائِلُونَ بِذَلِكَ يَوْمَئِذٍ أَوْ ثَلَاثَةَ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمُ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِ بْنِ مَالِكٍ)) قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِصَاحِبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ قَاتَبَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أَقْصَىٰ لَوْسِفَتُهُمْ)) قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدِيَةٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ ((وَنَحْلِكُ أَرْجَعِي فَاِئْتِغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ)) فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ تَرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتِ سَاعِرَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَىٰ مِنَ الزَّوْنِ فَقَالَ أَتَيْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا ((حَتَّىٰ تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ)) قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّىٰ وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتْ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ ((إِذَا لَا تَرْجُمُوهَا وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ

لہ کہ کبیرہ گناہ کی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور اہل میں ابن عباسؓ کا اختلاف ہے۔

سلمان اللہ یہ غامدیہ عورت بہت رحمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

کے نہ چھوڑیں گے ایک شخص انصاری بولایا رسول اللہ! میں بچے کو دو دوہ پلانوں گا۔ تب آپ نے اس کو رحم کیا۔

۳۴۳۲- حضرت بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک سلمیٰ آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں آپ نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو پھر پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے ان کو پھیر دیا۔ بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کرایا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی؟ انھوں نے کہا ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور ان کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ پھر تیسری بار ماعز آئے آپ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا انھوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فتور ہے۔ جب چوتھی بار وہ آئے (اور انھوں نے یہی کہا میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز کو شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو) تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کئے گئے اس کے بعد غامدہ کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے آپ نے اس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ایسے پھرانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم خدا کی میں تو حاملہ ہوں (تواب زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا اگر تو نہیں لوٹتی (اور توبہ

يُضِيعُهُ) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَضَاعَةُ يَا نِسِي اللَّهَ قَالَ فَرَحِمَهَا.

۴۴۳۲- عَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَلَارَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ ((أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِي بَأْسًا تَنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا)) فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَلَاحٍ جِنَا فِيمَا نَرَى فَأَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَلَارَسَلَ إِلَيْهِمْ أَبْصَحَ فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَمَرَهُ خُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُوجِمَ قَالَ فَخَافَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُرَدِّدُنِي لَعَلَّكَ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَرَأَى اللَّهُ إِنِّي لَتَجُنِّي قَالَ إِيَّاكَ لَا ((فَأَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي)) فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِزْفَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ ((أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَنْطِيبِيهِ)) فَلَمَّا فَطَعَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي

(۳۴۳۲) ☆ نوہی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی پورا اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ذاکر مالخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباس کے نزدیک ساقط نہ ہوگی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے خود اس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ ذانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالک اور احمد کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرحوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں اور امام شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور تہری کے نزدیک کوئی نہ پڑھ

کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزای چاہتی ہے) تو جابظنے کے بعد آئندہ جب وہ جنی توپچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جناب جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھلے تو آ (شافعی اور احمدؒ اور اعلیٰ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے چنے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے) اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک چنے ہی رجم کریں گے۔) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ کے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کو سنگسار کرنے کا۔ خالد بن ولیدؓ ایک چھڑے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گرنا۔ خالد نے اس کو برا کہا۔ یہ برا کہنا اس کا جناب رسول اللہؐ نے سن لیا آپ نے فرمایا خبردار اے خالد! ایسا مت کہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور سکنیوں کو مستانا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالا نکلے دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا)۔ پھر حکم کیا آپ نے اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ فدی کی گئی۔

۴۴۳۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُذَيْمَةَ آتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کل پڑھے۔ اور قدامت کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں یہاں تک کہ شقاق اور فحار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت مکی نماز کے فضائل سے اس زمانے کے اولیاء اور صلحاء سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ (۴۴۳۳) سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم گناہ گار بنے

اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے۔ جناب رسول اللہ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ چلے تو میرے پاس لے کر آ۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے۔ نووی نے کہا عورت کو نینھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جھوڑ کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے۔ اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے۔) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر دین کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کی نہ دیکھی کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دے دی۔

۴۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جنگی جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى خَيْلِي مِنَ الزُّنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهَا فَقَالَ ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا
فَإِنَّا وَضَعْتُ فَلَائِي بِهَا)) فَقَالَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضُكَّتْ عَلَيْهَا يَدَاهَا
ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُرِجَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ
عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهُ وَمَنْ ذَرَفَتْ فَقَالَ
((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُضِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى))

۴۴۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ
بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ بِمَا قُضِيَتْ لِي
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْحَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

اور دوسرا اس کی بھی مغفرت کرے۔

جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے۔ جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذرا سی ہے عزتی دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارہ نہیں کرتے اور دنیا والوں کی خوشامد اور چال چلانی میں ایسے فرق ہیں کہ دین کو ہالے طاق رکھ دیا ہے۔

(۴۴۵) نوویؒ نے کہا میں اس لیے سمجھا کہ وہ عورت کو مطلق کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہوگی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انہیں کا بھیجا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زنی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم اور غیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دیتے تھے گھ کو بات کرنے کا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا اس نے زنا کیا اس کی بی بی ہے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی۔ پھر میں نے عالموں سے پوچھا انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایک برس تک جلا وطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو بچیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلا وطن رہے۔ اور اے ایش (بن ضحاک اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر۔ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ نے حکم زیادہ رجم کی گئی۔

۴۳۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

باب: ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان۔

۴۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا تو جناب رسول اللہ تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا تو رات میں زنا کیا کیا سزا ہے؟ انھوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اونٹ پر ایک کا منہ ادھر اور ایک کا منہ ادھر یعنی دونوں کی پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں۔ پھر ان کو چکر لگواتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا تو رات لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔ وہ لے کر آئے اور پڑ جتنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا۔ عبد اللہ بن سلام (یہودیوں کے عالم جو

نَعَمْ فَأَقْضَى بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ وَأُذِنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قَالَ إِنْ أُنْثَى كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِالْمَرْأَةِ وَإِنِّي أُعْجِزُ أَنْ عَلَى انْثَى الرِّجْمَ فَأَقْضَيْتُ بَيْنَهُ بِجَانَةِ شَاوِ رَوَيْدِي فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَحْبَبُونِي أَنَّمَا عَلَى انْثَى جَلْدُ بَيَانَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنْ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا الرِّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةِ وَالْعَسَمِ رَدٌّ وَعَلَى انْثَى جَلْدُ بَيَانَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاعْذُ يَا أُنْثَى إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اغْتَرَفْتَ فَارْجُمْنَهَا)) قَالَ فَمَكَدَ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجَمَتْ.

۴۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَاب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزَّانِي

۴۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى يَهُودِيٌّ وَيَهُودِيَّةٌ قَدْ زَانَا فَاذْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ ((مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَانَى)) قَالُوا نُسُودٌ وَجُوهُهُمَا وَتَحْمِيلُهُمَا وَتُعَالِفُ بَيْنَ وَجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ ((فَأَلَوْ بِالْأَمْوَازِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)) فَصَاعُوا بِهَا فَمَرَعَوْهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرِّجْمِ وَضَعِ الْقَتْلَى الَّذِي يَقْرَأُ بَدَةَ عَلَى آيَةِ الرِّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَائَهَا

(۴۳۷) نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محسن کیسے ہو گا اور کافروں پر فروعین کا بھی حکم ہے۔ اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے۔ اور آپ نے یہودیوں کو

مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے انھوں نے کہا آپ اس شخص سے کیسے اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کئے گئے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے ان کو رجم کیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت کو بچاتا تھا پتھروں سے اپنی آڑ کر کے (یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے)۔

۴۳۳۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۳۳۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيْمنَ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَقِيَّتَهَا مِنْ الْحَيَاةِ بِنَفْسِهِ.

۴۴۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ فِي الزَّوْنِ يَهُودِيَيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنِيًّا فَأَمَرَهُ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَأَلُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

۴۴۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرْحَلُونَ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٌ فَذَنِيًّا وَسَأَلُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۴۴۰- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحْتَمًا مَحْلُودًا فَدَعَلْنَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّوْنِ فِي كِتَابِكُمْ)) قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ غُلَامِيهِمْ فَقَالَ ((أُنْشِدْنَا بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّوْنِ فِي كِتَابِكُمْ)) قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَا لَنَضَدْتَنِي بِهِذَا لَمْ أَصْبِرْكَ تَحِلُّهُ الرَّجْمُ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقْنَيْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَلَمَّا نَعَلْنَا فَلَنَحْنُمُ عَلَى شَيْءٍ نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ

۴۳۴۰- براء بن عازب سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے سامنے ایک یہودی نکلا کوٹے سے کالیا کھایا اور کوڑے کھایا ہوا۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے اہل تورات کو حضرت موسیٰ پر کیا تہماری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور جو تم تجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا تہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے۔ لیکن ہم میں سے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے۔ آخر ہم نے کہا سب جمع ہوں اور ایک سزا ظہر الیں جو شریف و ذلیل سب کو دیا کریں۔ پھر ہم نے منہ

کھول دیا تو کیا ان کو الزام دینے کے لیے نہ کہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ ابھی مختصر نہ

کالا کرنا کوئلے سے اور کوئلے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا اللہ میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر آپ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر یہاں تک کہ فرمایا ان اوتیعتم هذه فخذوه یعنی یہودیہ کہتے ہیں محمدؐ کے پاس چلو اگر آپ کا لامہ کرنے اور کوئلے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو سچے رہو (یعنی نہ مانو)۔ پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں کہ جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں۔

۳۴۳۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۳۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے اسلام کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہودیوں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

۳۴۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۳۴- ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ نے رجم کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا سورہ نور اتارنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا

وَالْمَوْضِعَ فَجَعَلْنَا النُّجُومَ وَالْخَلْدَ مَكَانَ الرَّحِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرًا إِذْ أَمَاتُوهُ)) فَأَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غُرًّا وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ أَوْلِيئَكُمْ هَذَا فَخَلُّوهُ يَقُولُ اتَّخَذُوا مُحْسِنًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلًا أَمَرَكُمْ بِالنُّجُومِ وَالْخَلْدِ فَخَلُّوهُ وَإِنْ أَتَاكُمْ بِالرَّحِمِ فَاخْلَعُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ فِي الْكُفْرِ كُلِّهَا.

۴۴۴۱- عَنِ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ آيَةٍ.

۴۴۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَحَلًا مِنَ الْيَهُودِ وَأَمْرًا.

۴۴۴۳- عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمْرًا.

۴۴۴۴- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا

(۳۴۳۲) ☆ اور قاعدہ ایک عورت کو جو زانیہ سے تھی۔

(۳۴۳۳) ☆ ابواسحاق نے یہ اس لیے پوچھا کہ سورہ نور میں زمانہ حد سو کوئلے مذکور ہیں مگر مراد اس سے وہی زمانی اور زمانیہ ہیں جو محسن نہ ہوں و نہ رجم کئے جائیں گے اور اس پر ایسا ہے علماء کا جیسے اوپر گزرا۔

یہ میں نہیں جانتا۔

۴۴۴۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جہز کے اس کو۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جہز کے اس کو۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آئے۔

۴۴۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا لونڈی جو محض نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے، اس شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

۴۴۴۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَنْزَلْتُ سُورَةَ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَذْرِي ۚ
 ۴۴۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا زَنَتِ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يَرْجُبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يَرْجُبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرِ))

۴۴۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِّ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتَ ثَلَاثًا ((ثُمَّ يَبِيعُهَا فِي الرَّابِعَةِ))

۴۴۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتَ وَلَمْ تُحْصَيْنِ قَالَ ((إِنْ زَنَتَ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتَ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتَ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ يَبِيعُوهَا وَلَوْ بِشَعْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ)) لَا أَذْرِي أَبْعَدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقُتَيْبِيُّ فِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّعِيفُ الْحَبْلُ ۚ
 ۴۴۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِحَبْلِ خَدْيِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّعِيفُ الْحَبْلُ ۚ

(۴۴۴۵) نوٹی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعی اور مالک اور احمد اور جہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے۔ اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگانا چاہیے۔ اگر کسی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی کافی ہے۔ اور بیچنے کا حکم اگر قبلا ہے جہور کے نزدیک اور واد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے۔ اتنی مختصراً

۴۴۴- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

بَاب تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النَّفْسَاءِ

۴۴۵- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

باب: نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان
۴۴۵- ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا لوگو! اپنی لوٹری غلاموں کو حد لگاؤ خواہ وہ بھینس ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ کی ایک لوٹری نے زنا کیا آپ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا دیکھا تو وہ ابھی جی تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے۔ میں نے جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

۴۴۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنی نفاس سے صاف ہو۔ یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ مارے جسے جب تک تندرست نہ ہو)

باب: شراب کی حد کا بیان

۴۴۶- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو دو چھڑیوں سے چالیس مار دیں اور اپنا حضرت ابو بکرؓ نے کیا۔ جب حضرت عمرؓ کا بازو ہوا تو انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ابھی اسی کوڑے ہے (یعنی حد قذف جو قرآن میں دہر ہے)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)۔

۴۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

۴۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

۴۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

۴۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَدِيثُ مَا لَيْلِي وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِيهَا حَتِيمًا فِي بَيْعِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

شراب پینے میں مداخلتوں اور جوتوں سے۔ پھر ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو انھوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے لمبی حد کے برابر رکھیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

۴۴۵۵- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں چالیس مار مارتے تھے ٹہنیوں سے اور جوتوں سے اخیر تک۔

۴۴۵۷- حصین بن مقدس سے روایت ہے میں عثمان بن عفانؓ کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہؓ کو لایا گیا، انھوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں تھیں پھر کہا میں زیادہ کر تا ہوں تمہارے لیے تو وہ آدمیوں نے ولید پر گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تھا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اگر اس نے شراب پی ہوتی تو قے کا ہے کو کر تا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو کر م اللہ وجہ

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْعَمْرِ بِالْحَرِيدِ وَالْعَمَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عَمْرٌ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرَّيْفِ وَالْقَرْىِ قَالَ مَا تَوَوَّنَ فِي جَلْدِ الْعَمْرِ فَقَالَ عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ نَجْعَلَهَا كَأَحْفَ الْخُذُرِ قَالَ فَجَلَدَ عَمْرٌ ثَمَانِينَ.

۴۴۵۵- عَنْ هِشَامَ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۵۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْعَمْرِ بِالْعَمَالِ وَالْحَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ الرَّيْفَ وَالْقَرْىَ

۴۴۵۷- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأَبِي الْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ وَرُكْعَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَرَبَدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ وَجَلَّانَ أَحَدُهُمَا حُمْرَانَ أَنَّهُ شَرِبَ الْعَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيَّ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ بَا عَلِيُّ فَمَنْ فَاجْلِدْنَاهُ فَقَالَ عَلِيُّ فَمَنْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْنَاهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَخْرُجَا مِنْ تَوَلَّى فَأَرْحَمَا فَكَانَ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ

(۴۴۵۷) پس شراب کی تہ پر گواہی دینا گواہ شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو وہ گواہ شراب پینے کے ہو گئے۔ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام مالکؒ کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی اور امام داہبؒ یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پایا یا از روی سے پایا۔ اور دلیل امام مالکؒ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے۔ یعنی خلافت کے مزے انھوں نے لوئے۔ اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی الٹی کو کر کے دو۔ یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلاح مشورہ کے طور پر حضرت علیؓ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمانؓ اٹھائیں۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے احکام کی عظمت کرتے تھے۔ اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کے۔ اور وہ ہو گیا شیعہ کا جو اسکے برخلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے علیہ

يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيَ
يُعَذُّ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَسْمِلْتُ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو
بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ وَهَذَا
أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّنَاجِ مِنْهُ فَلَمْ
أُحْفَظْهُ.

کی عزت اور عظمت بڑھانے کے لیے حکم دیا۔ اور امام کو یہ امر جائز
(ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدنا حسنؑ سے فرمایا اے حسن!
اٹھ اور اس کو کوڑے لگا (سیدنا حسنؑ نے کہا عثمان خلافت کا
سرور لے چکے ہیں تو گرم بھی انہیں پر رکھ۔ حضرت علیؑ اس بات
پر غصہ ہوئے سیدنا حسنؑ پر اور کہا اے عبد اللہ بن جعفر اٹھ
اور کوڑے لگا ولید کو۔ دواٹھے اور ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ گنتے گنتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگائے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا میں ٹھہر جا۔ پھر کہا کہ جناب
رسول اللہؐ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمرؓ نے اسی لگائے اور
سب سنت ہیں۔ اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

۴۴۵۸- عَنْ عَلِيٍّ وَحُضَيْبٍ * اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا
كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فِيهِ فَاجِدٌ

امام راشدین کی سنت پر اور مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ
ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑی پنی جائے یا بہت اس میں اسی کوڑے ہیں اور ان سے منقول ہے نجاشی کو
اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی
روایت کو ترجیح ہوتی ہے۔ اور یہ اختلاف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دوسرے ہوں گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے
کہ هذا احب الی جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں گے۔ مگر اس صورت میں چالیس کے بعد حکم جانے کا کیوں حکم دیتے۔
واللہ اعلم بحقیقۃ زیادہ۔

امام نوویؒ نے کہا کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پینے یا بہت
اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے اگرچہ بار بار پیتا جائے۔ اور قاضی عیاضؒ نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار
کوڑے لگائیں گے کہ تاج اس کی وہ حدیث ہے جو ابو ہریرہؓ کی لا یحل دم امری مسلم الا باحدی ثلث اخر تک اور لالت کہ تاجے نسخ پر اس
کے اختلاف پر اجماع ہوا۔ اور اختلاف کیا ہے علمائے شرک کی حد کتنے کوڑے ہیں تو قاضی ثوریؒ اور ابو ثور اور ابو داؤد اور اہل ظاہر کے چالیس کوڑے
ہیں اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اوڑی اور ثوریؒ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی کوڑے ہیں۔ اور اجماع کیا ہے علمائے کفر کے یہ چالیس یا سب بار خواہ
کوڑے سے فارغ ہو خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے۔ اور بعضوں نے سو کوڑے کے اور چھڑیوں سے جاکو نہیں رکھا اور یہ غلط فہم
ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ کے۔ اجماع مختصراً۔

۴۴۵۸) یعنی اس میں کوئی حد معین نہیں کی۔ ثوریؒ نے کہا علمائے اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اس کا جلا داس
کو حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلا پر نہ بیت المال پر اور جو تھوڑے سے مر جائے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے لہذا

میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

۴۳۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی بھی ہے۔

باب : تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

۴۳۶۰- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

باب : حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

۴۳۶۱- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور عاقق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے۔ پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہو گا اور جو کوئی کلام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپالے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

۴۳۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی ان لا یشرک باللہ شیئا

مِنْهُ فِي نَفْسِي اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لَانَّهُ اِنْ مَاتَ وَذُكِرَ بِاَنِّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ۔

۴۴۵۹- عَنْ سَفِيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفَلَهُ

بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ

۴۴۶۰- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يُجَلَّدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْهِ حَذٌّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ))۔

بَابُ الْحُدُوْدِ كَفَّارَاتٍ لِأَهْلِهَا

۴۴۶۱- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ ((تُبَايِعُونِي عَلَى اَنْ لَا تَشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى بِنِكَمٍ فَآخِرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَآمَرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ))۔

۴۴۶۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا عَلَيْنَا آيَةُ النِّسَاءِ اَنْ لَا يُشْرِكَنَّ

لہ لیکن دیت نام کی عاقبت ہو گی نہ کہ کفارہ خاص اس کے مال سے دی جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے لیا جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک تعزیر میں بھی کوئی تادیب نہ ہو گا۔ امام پرہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر نہ تھا۔ (۴۳۶۰) ☆ امام احمد کا کہنا غیب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک کے نزدیک ان کی کوئی حد نہیں جہاں تک امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعیؒ کے نزدیک آٹھ کو چالیس سے اور غلام کو تیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے۔

(۴۳۶۱) ☆ لودوی نے کہا جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے۔ مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے۔ کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

انہر تک۔

بِاللَّهِ شَيْئًا لَّأَيَّةٍ

۴۴۶۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتوں سے لی ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کو نہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

۴۴۶۳- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَعْصِيَةَ بَعْضُنَا بَعْضًا «فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَفَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمَرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ لَهُ».

۴۴۶۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہؐ سے انہوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ چوری نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے (خدا کی اس میں سب گناہ آگئے) اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

۴۴۶۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النَّبِيِّينَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَعْصِيَةَ الْبَغْيِ فَفَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنَّ غَشِيَةً مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ إِنْ رُمِحَ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ.

باب: جانور کسی کو مارے یا کالں یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی ویت لازم نہ آئے گی

بَابُ جُرْحِ الْعِصْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبَنِي

۴۴۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس

۴۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

(۴۴۶۵) نو دیتی ہے کہا جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کیساتھ نہ ہو تو یہ تھانوں نہ ہوگا۔ لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانگے والا ہو یا بھیجے والا ہو اور وہ ہاتھ پیاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تھانوں ہوگا اور اگر وہ بالکل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تھانوں نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کہ کوئی پر آئے) اور امام مالک کے حق

کتاب الأُقْضِیَّةِ احکام اور فیصلوں کے مسائل

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُذْعَى عَلَيْهِ

۴۴۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَدَعِيَ نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَهْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُذْعَى عَلَيْهِ)).

۴۴۷۱- بَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُذْعَى عَلَيْهِ.

باب : ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

۴۴۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

باب : ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

۴۴۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

۴۴۸۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

باب الْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

۴۷۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)).

۴۷۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ حَبْلَةَ حَصْمٍ بِبَابِ حُضْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِ النِّحْصَمَ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَتْلَعُ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْبِبْ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْنَهَا أَوْ يَذَرُهَا)).

۴۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ يُونُسَ وَبِهِ حَدِيثُ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَحْنَةَ حَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

۴۷۳- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں۔ پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے کو کلمہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا لے دلا رہا ہوں۔

۴۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۷۵- حضرت ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور قریبا میں آدی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلاؤں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے لیا چھوڑ دے۔

۴۷۶- اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کی پکار سن لی ام سلمہ کے دروازے پر۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(۴۷۷) ☆ نووی نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آدی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی کسی قسم اور آپ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دیتا وہ معلوم ہو جاتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حکم اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور دیکھی باتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے۔ اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ کو مسلمی امر بتا دیتا مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے۔ اور عن لوگوں نے آپ کے اجتہاد میں خطا جان کر کہی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پھر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جوہر علماء جلیلہ مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے۔ (انجمنی مختصراً)

باب فَصِيَّةٌ هِنْدُ

باب ہند ابوسفیانؓ کی بی بی کا فیصلہ

۴۷۷- عَنْ غَابِثَةَ قَالَتْ دَعَلَتْ هِنْدُ بَنْتُ عُثَيْبٍ امْرَأَةً أَبِي سَفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ لَا يُعْطِيَنِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيَنِي وَيَكْفِيَنِي نَبِيَّ إِنَّا مَا اخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بَعِيرٍ عَلَيْهِمْ قَهْلٌ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ حُجَاجٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُلِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيْكَ وَيَكْفِيْ نَبِيَّكَ))

۴۷۸- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۷۹- عَنْ غَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ هِنْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا تَكُنَّ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِيَاءِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعْزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِيَاءِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مُنْمِيكَ قَهْلٌ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَتَفِيقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تَتَفِيقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ))

(۴۷۷) جو نوہوی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے۔ اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور امام ہانگہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سنا کر عورت فیصلہ یا حکم اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا کلمہ گھر سے بغیر اجازت خاندان کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاندان برائے مانے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضا علی الغایب درست ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور جہور علماء کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ کہ حقوق اللہ میں۔ اسی مختصراً

نے فرمایا ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سائے گا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیانؑ بخیل ہے تو کیا مجھے خرچ ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں بغیر اس کی اجازت کے؟ آپ نے فرمایا تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کرے)۔

۳۴۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھروالوں کی ذلت ہو اور آج کے دن مجھے آپ کے گھروالوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور بھی زیادہ ہوگی۔ پھر ہند نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیانؑ کبھوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت

۳۴۸۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑو (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار

۴۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هَذِهِ بِنْتُ عُبَيْةِ بْنِ رَيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ حَيَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذَكِّرَ مِنْ أَهْلِ حَبِيلَاتٍ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ حَيَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعْزُوا مِنْ أَهْلِ حَبِيلَاتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا سُفْيَانَ رَحَلَ رِسْلِكَ فَقِيلَ عَلَيَّ خَرَجَ مِنْ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالًا فَقَالَ لَهَا ((لَا إِلَا بِالْمَعْرُوفِ))

بَابُ الشُّهْمِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ وَ إِضَاعَةِ الْمَالِ

۴۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ اللَّهُ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَقْصِبُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ))

گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنی بے فائدہ خرچ کرنے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقی میں جیسے چنگ بازی آگہاری میں) ۳۳۸۲- ترجمہ وہی ہے اور گزرنا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہو تا ہے اور پھوٹ کا یا بن نہیں کیا۔

۳۳۸۳- مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے شک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر تا فرمائی باتوں کی اور نہ تہہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں)۔ اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گواہ کیا کہ نہیں جتنا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بیک اور بہت پوچھنا اور مال کو بر باد کرنا۔

۳۳۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

۳۳۸۵- شعبیؓ سے روایت ہے مجھ سے مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے خش نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے مغیرہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ مغیرہؓ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو۔ ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں۔ سلم شاہ کی ڈال دھڑی بوی تھی شریک چھوٹی)۔ دوسرے مال کو تباہ کرنا بے جا خرچ کرنا۔ تیسرے بہت پوچھنا۔

۳۳۸۶- دراد سے روایت ہے مغیرہؓ نے معاویہؓ کو لکھا سلام ہو تم پر۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے باپ کی تا فرمائی کو اور بیعتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا

۴۴۸۲- عَنْ سَهْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ وَتَسْحَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَقْرُوا.

۴۴۸۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ غُرُوقَ الْأَمْهَاتِ وَوَادَ الْقَبَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَكِبْرَةَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَتَكْتَرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ)).

۴۴۸۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۴۴۸۵- عَنْ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي كِتَابُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ كَبَّرَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ وَتَكْتَرَةُ السُّؤَالِ)).

۴۴۸۶- عَنْ وَرْثُو قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامًا عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ غُرُوقَ الْوَالِدِ وَوَادَ الْقَبَاتِ وَلَا وَهَاتٍ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ))

وَقَالَ وَكَفَرَةُ السُّؤَالِ وَإِصْطَاعَةُ الْمَالِ.

چاہیے۔ اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پانچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے۔

بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

باب: جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو
اس کا ثواب

۴۳۸۷- ابو قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے انھوں نے سنا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔

۴۴۸۷- عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَكَّمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَّمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

۴۳۸۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۸۸- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ وَرَأَى فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يُزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۳۸۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۴۸۹- عَنْ يُزَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادِ فِي حَبِيعًا.

(۴۳۸۷) ☆ نوٹ: کہا مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق۔ اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں اگر وہ حکم کرے تو گناہ گار ہو گا اگرچہ اس کا حکم اتفاقاً حق ہو جائے۔ اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی غلطی ہیں لیکن غلطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے۔ اس لیے کہ اس نے کوشش کی اور نکتہ کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام اسحاق، امام ابو حنیفہ، کوئی، امام اہل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق، ابن راہویہ، امام بخاری، امام اشعوب، امام سہول، امام طحاوی، امام ابن المبارک، امام ابن جریر طبری، امام ابن ابی حنی، امام وکیع، امام ابویوسف، امام سہام، امام زقرہ، امام حرنی، امام ابویثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد، امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبری، امام شوکانی ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اگرچہ اور ثواب ہوا ہے گواں سے غلط اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انھوں نے خدا کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یاد کوئی سے باز نہ تھا چاہیے۔ راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے۔ آمین یا رب العالمین۔

بَاب كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانٌ

باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

۴۴۹۰- عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا اور میں نے لکھا عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے بھٹان کے، مت حکم کر دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔
۴۴۹۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۹۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي رَسْمًا لَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِمِجَشْنَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ النَّسَبِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَحْكُمَ أَحَدٌ بَيْنَ النَّسَبِ وَهُوَ غَضْبَانٌ)).

۴۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ.

باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین میں نکالی جائیں

بَاب نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُخَذَّاتِ الْأُمُورِ

۴۴۹۲- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے وہ رد ہے)۔
۴۴۹۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

۴۴۹۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَخَذَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)).

۴۴۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

(۴۴۹۰) ☆ نوویؒ نے کہا اور یہ بھی حکم ہے جب ہوگا تو یہاں یا ماضیات سے یا بہت پیش بھرا ہوا رائج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتا اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں ابھی

(۴۴۹۲) ☆ یعنی حق ہے اور مردود ہے اس سے چھٹا جائے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مختصرات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں اور دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

(۴۴۹۳) ☆ یعنی وہ عمل اللہ ہے اس میں یکجہ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتوں کا سارا اڑھا ختم ہو گیا اور ان کا گھر اڑ گیا۔ کیونکہ اگر انھوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے انگوٹھ نے نکالے ہیں اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

باب : اچھے گواہوں کا بیان

۳۴۹۳- زید بن خالد جعفی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے۔

باب : مجتہدوں کا اختلاف

۳۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں جاری قصص اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اسے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد کے پاس آئیں۔ انھوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہو گیا) انکی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ساتھ میں ہوگا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور ان سے حسب حال بیان کیا انھوں نے کہا چھری لاؤ ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کانا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی مان کا دریافت کرنا منظور تھا)۔ چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے مت کاٹ بچہ کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیشتر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں جو حکومت توڑنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا یا صرف بطور فتویٰ کے ہوگا) ابو ہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سبکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو یہ کہہ کر تے تھے۔

باب بیان خیر الشہود

۴۴۹۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ لَهَا)).

باب بیان اختلاف المجتہدین

۴۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَلَهُبَ بَابُ إِيْخَانِهِمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِبَنَاتِيهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِبَنِيكِ أَنْتَ وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِبَنِيكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سَلِيمَانَ عَلَى الْكُبْرَى السَّلَامَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ التَّوَلَّى بِالسَّكِينِ أَشْفَقُهُ يَنْكِحُهَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنَتِي فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يُؤَمِّدُنِي مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ)).

(۳۴۹۳) ☆ یعنی جب کسی کا حق دینا ہو یا غریب طلب ہو تاہم اور حق دالے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو میں بتلائے گواہی دینی چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا چھوٹی یا بھولائی نہ ہو گواہی دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹۶- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَثُلُ
مَعْنَى حَدِيثِهِ وَرَفَاءً.

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ
الْخَصْمَيْنِ

۴۴۹۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا
لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي
عَقَارِهِ جُزْءَ فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ
الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ
فَتَحَاكَمَا إِلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ
أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ
الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
وَأَنْفِقُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا))

۴۴۹۸- هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
الْبُحْرَانُ فِي بَيَانِ كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
بَيَانِ كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
خَرِيدِي يَحْمِلُ فِي زَمَنِ خَرِيدِي اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
هِيَ اس فِي يَدِ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
لَا يَحْمِلُ اس فِي يَدِ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
خَرِيدِي اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
زَمَنِ يَحْمِلُ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
بَالِحٍ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
دُونِ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ
صَلَحَ اس نَظَرًا إِلَى كَيْفِ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ هِيَ فِي حَدِيثَيْنِ هِيَ

کِتَابُ اللَّقْطَةِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

۴۹۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِإِثْمَانٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ ((اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَمَنَّاكَ بِهَا فَإِنْ فَضَّلْتَ الْغَنَمَ فَإِنْ لَكَ أَوْ بِأَحَبِّكَ أَوْ لِلتَّائِبِ فَإِنْ فَضَّلْتَ الْإِبِلَ فَإِنْ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِفَاوُهَا وَجِذَاوُهَا نَوْدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَهْطًا فَإِنْ يَخْتِ أَحْسِبُ قِرَاتٍ عِفَاصَهَا))

۴۹۸- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو۔ آپ نے فرمایا اتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک پھر اگر اس کا مالک آئے تو دے دے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا)۔ پھر اس نے پوچھا بھولی بھنگی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بیخیر کے ہے۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھنگے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب ہے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے (بیت میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جو تے بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔

(۴۹۸) ☆ نووی نے کہا لفظ یعنی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ چاہے ایسی ہو جہاں اس میں ہو تو اٹھالینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو اٹھانا اور شناخت کرنا واجب ہے بالا حقیقی اگر وہ حقیر شے نہ ہو۔ اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شے کو اسے دنوں تک اٹھانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا۔ اور اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور جمعوں میں پھارے کہ جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو وہ میرے پاس پہنچے۔ پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی شے پہچان لے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی۔ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعویٰ کو ثابت نہ کرے اور پائے دلا اگر تصدیق نہ کرے تو زیادہ رست نہیں اور جو تصدیق کرے تو زیادہ رست ہے اور جب تک گواہ کا قلم نہ ہو اس وقت تک پائے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا۔ یہ سب جب تک ہے کہ پائے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر مالک بھر تک بھٹکے اور مالک نہ ملے تو پائے والے کو اختیار ہے خود اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے پاس کا مالک بن جائے امیر یا غریب۔ اور مالک بننے کی یہ شے اس کے ذہان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لی۔ اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو قطع

۳۴۹۹- زید بن خالد جعفی سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لفظ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو تھلا پھر پہچان رکھ اس کا ڈھکنا اور اس کی قیصل (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو اور کر دے اس کو ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ بھئی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ کو قصہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسارے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا بعد اس کے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشک یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے۔

۳۵۰۰- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک تھلا پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔

۴۱۹۹- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ ((عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْهَا وَكَأَنَّمَا وَغِيفَاصُهَا ثُمَّ اسْتَفِيقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَذِّهَا إِلَيْهِ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّبِّ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْمَرَتْ وَخَنَاءُ أَوْ اخْمَرَتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

۴۵۰۰- عَنْ أَبِي غَلِبٍ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَنَّى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرُو فِي الْحَدِيثِ ((فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَفِيقْهَا)).

۴۵۰۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّرَ نَحْوُ حَدِيثِ إِبْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَخْمَرَتْ وَجْهَهُ وَجَبِيئَهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً ((فَإِنْ لَمْ يَجْعَلِ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ)).

یہ وہ اپنے سے سب زیادہ ت کے لے لے گا اور بعد مالک ہونے کے وہ شے پائے والے کے پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان لازم ہو گا اور لوگوں کے نزدیک لازم نہ ہو گا اور بکری اور اونٹ میں آپ نے فرق کیا کسی لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک تلاش کے کات کرکھا گیا یا مالک آیا تو تاوان دینا ہو گا۔ ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک سوا ان نہ ہو گا۔ ابی حنیفہ

۳۵۰۲- زید بن خالد جعفی سے روایت ہے جو صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا سونا یا چاندی کے لفظ کو آپ نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کی جھلی پھان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت رہے گا تیرے پاس (اور ضرر نہ کرنے سے بچھے جب مالک آئے تو اتنا دینا ہوگا) پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کر۔ اور پوچھا آپ سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو۔ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جو تاپے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے درخت کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو۔ اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اس کو لے لے کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بیھیرے کی ہے۔

۳۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے جھلی کو وہ کیسی ہے اور گنتی کو کتنے رہے ہیں اور بندھن کو وہ کیسا ہے؟ پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ نہ تیرا ہے۔

۳۵۰۳- زید بن خالد جعفی سے روایت ہے جناب رسول اللہ سے پوچھا لفظ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تحصیل اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔

۳۵۰۵- وہی ہے جو اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تحصیل اور اس کا شمار۔

۳۵۰۶- حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن

۴۵۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّفْظَةِ الذَّهَبِيَّةِ أَوْ الْوَرَقِ فَقَالَ ((اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفَاصُهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاَسْتَفِيقْ وَلَتَكُنْ وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَائِفَتُهَا يَوْمًا مِنَ الشَّعْرِ فَأَذَّهَا إِلَيْهِ)) وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ ((مَا لَكَ وَلَهَا دَعُهَا فَإِنْ مَعَهَا جِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رُثْيَا)) وَسَأَلَهُ عَنْ الشَّاةِ فَقَالَ ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّبِي))

۴۵۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رِيعَةً فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَتَاهُ وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ يَسْخَرُ حَدِيثَهُمْ وَزَادَ ((فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصُهَا وَعُدَّهَا وَوَكَّأَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَبِي لَكَ))

۴۵۰۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اللَّفْظَةِ فَقَالَ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرِفْ ((فَاعْرِفْ عِفَاصُهَا وَوَكَّأَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ))

۴۵۰۵- عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ غَشَّانَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنْ اعْرِفْتُ فَأَذَّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصُهَا وَوَكَّأَهَا وَعُدَّهَا))

۴۵۰۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ

ربیعہ جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا اس کو اٹھالیا۔ زید اور سلمان نے کہا جھینکو۔ میں نے کہا نہیں پھینکنا بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ گئے کہ جھینک پر میں نے نہ مانا۔ ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہاں ابی بن کعب سے ملا ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان کہتے تھے انھوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی سواشر فیوں کی جناب رسول اللہ کے زمانے میں اس کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا سال بھر دریافت کر اس کے مالک کو۔ میں نے دریافت کیا کوئی پچھاننے والا نہیں ملا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر۔ میں نے پوچھا کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اس کی گنتی کر اور اس کی تھیلی اور ڈھکن دل میں جمالے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لاؤ میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کے لیے فرمایا ایک سال کے لیے۔

۳۵۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ شعبہ نے کہا میں سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک بتلا۔

صُوحَانٌ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِيَيْنِ قَوَّحَتُنِ سَوَطًا فَأَخَذَتْهُ فَقَالَتْ لِي دَعْنِي فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أُرِيدُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا فَضَيَّ لِي أَنِّي خَضَعْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَنِي بْنَ كَعْبٍ فَأَعْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالَ إِنِّي رَجَعْتُ صَرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَرَّفْتَهَا ((حَوْلًا)) قَالَ فَعَرَّفْتَهَا فَلَمْ أَحِذْ مِنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرَّفْتَهَا حَوْلًا)) فَعَرَّفْتَهَا فَلَمْ أَحِذْ مِنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ ((عَرَّفْتَهَا حَوْلًا)) فَعَرَّفْتَهَا فَلَمْ أَحِذْ مِنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عِذَّتَهَا وَوَعَادَهَا وَوَكَاةَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ((وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا)) فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَكَّةٍ فَقَالَ لَا أَذْهَبِي بِهَا لَوْ أَحْوَالُ أَوْ حَوْلٍ وَاجِدِي.

۱۵۰۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْشَلٍ أَوْ أَعْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَوَّحَتُنِ سَوَطًا وَأَقْتَصَّ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَّفْتَهَا عَامًا وَاجِدًا.

۴۵۰۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْشَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

(۳۵۰۷) امام نووی نے کہا جو بعض راویوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی طلسمی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علامہ الکافق اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

عَاشِرٍ أَوْ ثَلَاثَةَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ((فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ يُغَيِّرُكَ بَعْدَهَا وَرِغَابَهَا وَرِغَابَهَا فَأَغْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْفٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْنَعِ بِهَا)) .

بَاب فِي لَفْظَةِ الْحَاجِّ

٤٥٠٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَفْظَةِ الْحَاجِّ .

٤٥١٠- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ أَرَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْهَا)) .

بَاب تَحْرِيمِ خَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

مَالِكِهَا

٤٥١١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَخْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٌ إِلَّا يَأْذِيهِ أَيْجِبُ أَحَدَكُمْ أَنْ تَوْتِيَ مَشْرُوبَةً فَكَسَرَ خَيْرَ اللَّهِ فَيَقْتُلَ طَعَامَهُ إِنَّمَا تَخْرُجُ لَهُمْ ضَرْوُعُ مَوَالِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَخْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٌ إِلَّا يَأْذِيهِ)) .

باب: حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان

٣٥٠٩- عبد الرحمن بن عثمان صحابی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

٣٥١٠- زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے (اس سے معلوم ہوا کہ لفظ کا بچان کرنا اور بتلانا ضروری ہے)۔

باب: جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے

حرام ہے

٣٥١١- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دھوئے مگر اس کی اجازت سے۔ کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کونٹری میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے؟ اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے میں کھانے کو تو کوئی نہ دھوے کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے۔ (مگر جو مرتا ہوا دے بھوک کے وہ بہتر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بغیر اجازت کے کھا سکتا ہے۔ لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک مردار

کھالے اور بعضوں کے نزدیک غیر کھانا۔)

۳۵۱۲- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۵۱۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ

حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَلِيلِهِمْ جَمِيعًا

((قَبِضْتُ)) إِبِلَ اللَّيْلِ بْنِ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

((قَبِضْتُ طَعَامَهُ)) كَرَوَايَةِ مَالِكٍ.

باب: مہمان داری کا بیان

بَابُ الضَّيَافَةِ وَنَحْوِهَا

۳۵۱۳- ابوشریح عدویٰ سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا

اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جو

شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے

کہ خاطر دہری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ۔ لوگوں

نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلف ایک دن

رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ

کھانا کھلائے)۔ اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دو دن معمولی

کھانا کھلائے)۔ پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے۔ اور جو

شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ

نیک بات کہے یا چپ رہے۔

۴۵۱۳- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ

سَمِعْتُ أَدْنَاهِي وَأَبْصَرْتُ غَيْبَاهِي حِينَ نَكَلَمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

جَائِزَتَهُ)) قَالُوا وَمَا حَازِرَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ

وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ

لْيَصْمُتْ)).

(۳۵۱۳) ☆ نوٹی کرنے کے اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور حنفیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت

ہے واجب نہیں ہے۔ لیکن لیث اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے۔ اور امام احمدؒ نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے

رہنے والوں پر جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے۔ علم

اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضروری ہے جیسے علم طب، بدنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ تمام شرور اور بری

باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ ازماست کہ برماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ پاؤں

اور شرمگاہ۔ پھر جس نے ان تینوں کو عقل، سیم اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا وہ مراد کو پہنچ گیا۔ اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود

ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور ملاحظت شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموش ہے تو بے فکر ہے جہاں

کوئی بات کرنا چاہیے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی یا پائل میں تو پیدا نہ ہوگی۔ اگر غور سے یہ امر ثابت ہو

تو مشائخہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت نہ ہو ورنہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے فقط۔

۴۵۱۴- ابو شریح خزاعی سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا نیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہر رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپؐ نے فرمایا اس کے پاس ٹھہر رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے۔

۴۵۱۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۵۱۴- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَخَانِزَتْهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَلَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ قَالَ ((يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْبِرُ بِهِ)).

۴۵۱۵- عَنْ شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ لُذْنَانِي وَبَصْرَ عَتِيْبِي وَوَعَاءَ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجِلِّ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ ((وَلَا يَجِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ بِجِلِّ)) مَا فِي حَدِيثٍ وَكَيْفٍ.

۴۵۱۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کرویں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔

۴۵۱۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْتَرِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَعْرِفُونَنَا فَمَا نَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ تَرَكْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلصِّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخَذُّوا مِنْهُمْ حَقَّ الصِّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ)).

(۳۵۱۶) ☆ تو قرآن و تلوۃ وہ اس کی نسبت کرے گا کہ بڑا ہے یا آدمی ہے یا کھین سے حرام مال لا کر کھلائے گا تو ہر حال میں کتاب گھر ہو گا۔ غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہو گا تو حاجت نہیں ہے۔ (تورق)

(۳۵۱۶) ☆ امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث حنفیہ کے باب میں ہے جو بھوک کے مارے مرنا ہو اس کی سیافیت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بھجور بٹے لے۔ یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو پان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث ادا کرنا اسلام میں بھی مہمانداری جب واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گئی۔ حضرت نے صلی کی بھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی۔ پر یہ دونوں تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہیے اور مسلح اس شرط پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی نہ کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں۔ (تورق)

باب استیجاب المؤمنِ

بِفُضُولِ الْمَالِ

٤٥١٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ حَاءَ رَجُلٌ عَلَيَّ رَاحِلَةً لَهُ قَالَ فَحَمَلْتُ يَصْرِفُ بَصَرَهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ فَلْيُفْضِلْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُزِدْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَإِنْ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرْتُ حَتَّى رَأَيْتَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ».

باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان

کی خاطر زاری میں صرف کرے

٣٥١٧- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زادہ سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس توشہ نہیں۔ پھر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

باب استیجاب خَلَطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قُلْتُ

وَالْمُؤَاسَاةَ فِيهَا

٤٥١٨- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنَحِرَ بَعْضُ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَحَمَمْنَا مَزَادَنَا فَسَطَنَّا لَهُ نَطْعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَيَّ النُّطْعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ بِأُخْرَةٍ كَمْ هُوَ فَزَوْرُهُ كَوْنُ بَعْضِ الْقَوْمِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا حَمِيمًا ثُمَّ حَشَوْنَا خُبْرًا

باب: جب توشہ کم ہوں تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے

٣٥١٨- ایسا بن سلمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا ہے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سواروں کے کاٹنے کا۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم دیا ہم نے اپنے توشوں کو جمع کر کے۔ اور ایک چڑا بچھایا اس پر سب لوگوں کے توشے اکٹھے ہوئے۔ سطر نے کہا میں لمبا ہوں اس کے تاپے کے لیے تو تپا اس کو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (لٹکر کے) چودہ سو تھے۔ پھر ہم سے لوگوں نے کھایا

(٣٥١٨) ☆ بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استیجاب ہے نہ کہ وجوب۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

(٣٥١٨) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث میں دو ہجرت ہیں حضرت کے ایک تو کھانا بڑھ چکانا دوسرا پانی بڑھ جانا۔ ماری نے کہا یہ مجھرو اس طرح پر تھا کہ جو بڑھایا یہی کار صاف ہو تا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا جزا اور پورا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ میرے ہو گئے۔ اور آپ کے ہجرت دوسری قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو ہر اتر ثابت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑھانا پانی بڑھانا اور مانند اس کے اور یہ لفظ اگرچہ متواتر ہے

خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ وان کو بھر لیا۔
تب جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص ڈول میں
ذرا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور
ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا، خوب بہاتے جاتے تھے
چودہ سو آدمیوں نے بعد اس کے آٹھ آوی اور آئے انھوں نے
کہا وضو کا پانی ہے؟ جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو ہو چکا۔

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((قَهْلٌ مِنْ وَضُوءٍ)) قَالَ
فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَمْرَعَهَا فِي
قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدْغِغُهُ دَغْفَغَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ
مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةً فَقَالُوا خَلْ
مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((فَرِغِ الْوَضُوءَ))



لے نہیں ہیں پر مرنے والا تر ہیں جیسے حاتم کی سخاوت یا اخف بن قیس کا علم۔ اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام کا سکوت ایسے معجزے بیان ہوتے وقت
دلیل ہے اس کے صحت کی۔

ت۔ بالخیر

ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

زبور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلزبا و لفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ ادب نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما نگہداشتہ احادیث کا ایک اتمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔